تو لاکھ چھپے پردے میں اے رُوحِ یزیدی لعنت تیری تصویر پہ ہم کرتے رہیں گے

کتابِ لاجواب

کردارِ یزید

در جواب

خلافتِ معاویہ اور یزید

از قلم حقیقت رقم:

خادم مذہب حقہ وکیل آلِ محمدؐ
علامہ غلام حسین نجفی (فاضل عراق)
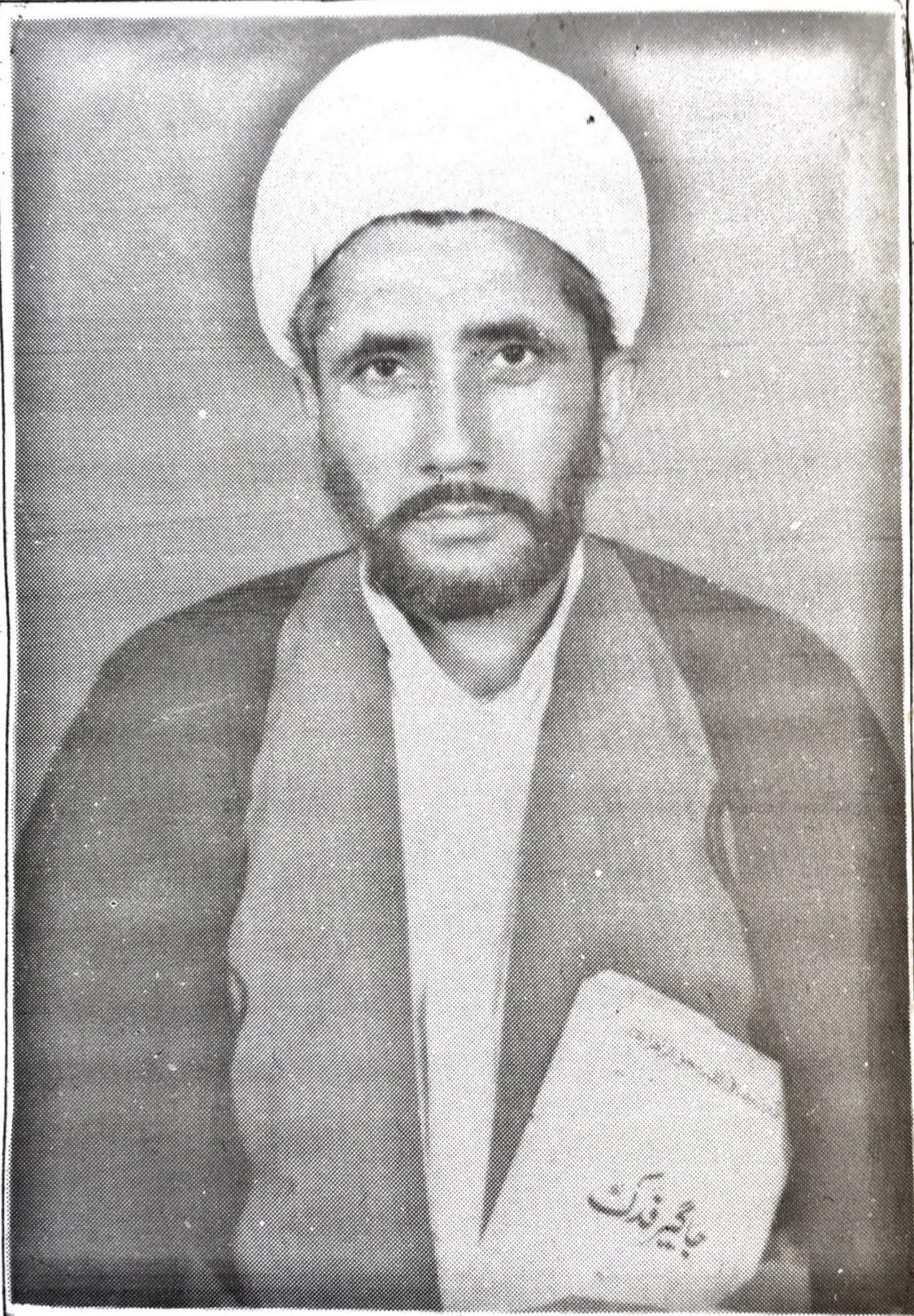
وکیل آل محمد حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی فاضل عراق

سید ذوالفقار علی شاہ مشہدی

ہمارے شعبۂ تبلیغ کی نویں پیش کش

(۹)

کردار یزید لعین

در جواب

خلافت معاویہ لعین اور یزید لعین

از قلم حقیقت رقم:

وکیل آل محمد حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

ناشر

وفاق علماء شیعہ پاکستان ضلع نواب شاہ سندھ

فن مناظرہ کی چند لاجواب کتابیں

(۱) جاگیر فدک : اس کتاب میں مسئلہ فدک پر تفصیلی بحث ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں جناب فاطمہ زہرا کی سچائی کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے صفحات

(۲) سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم : اس کتاب میں مسئلہ دامادی عمر کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور مخالف کی دکھتی ہوئی رگوں کو بھی دبایا گیا ہے یہ کتاب حکومت نے ضبط کر لی ہے ۔

(۳) قول مقبول فی اثبات وحدۃ بنت الرسول ، اس کتاب میں دامادی عثمان کا ٹھوس جواب دیا گیا ہے اور بنو امیہ کی دکھتی ہوئی رگوں کو بھی دبایا گیا ہے یہ کتاب حکومت نے ضبط کر لی ہے اور اس کتاب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

(۴) ماتم اور صحابہ مراسم عزاداری کے ثبوت میں یہ کتاب بڑی مفید ہے ۔ اس میں گریہ نوحہ ، ندبہ ، ماتم خونی ۔ ماتم فاقہ سر میں خاک ڈالنا ۔ ذوالجناح ۔ علم ۔ جھولا ۔ روضہ مبارک اور دیگر امور کا قرآن وسنت کی روشنی میں ثبوت میں دیا گیا ہے ۔

(۵) حقیقیہ فقہ حنفیہ در جواب حقیقیہ فقہ جعفریہ میں مخالف کے کیچڑ کی صفائی کر دی گئی ہے اور مخالف کی فقہ کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں ۔

(۶) قول سدید در جواب وکلا دیزید : اس رسالہ میں قوم معاویہ کے واقعہ کربلا پر تمام اعتراضات کا ٹھوس جواب دیا گیا ہے ۔

(۷) اسلامی نماز مع دیگر عبادات : اس رسالہ میں فقہ جعفریہ کے تمام ضروری احکام کو آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے یہ رسالہ ہر نمازی کا مکمل کورس ہے ۔

غرضِ تالیف

میرے محترم قارئین ۱۹۵۹ء کا دور تھا کہ ایک ناصبی محمود احمد عباسی نے ایک کتاب خلافت معاویہؓ و یزید نامی لکھی جس میں اس ناصبی نے دل کھول کر خاندان نبوت خصوصاً امیر المومنین علیؑ بن طالبؑ اور حضرت سید الشہدا امام حسینؑ کی پاکیزہ سیرت کو داغ دار کرنے کی ناکام کوشش کی۔ نقل کفر، کفر نہ باشد کے عنوان سے عرض خدمت ہے کہ اس ناصبی نے حضرت علیؑ کی صحت خلافت میں شکوک اور شبہات اور نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی خاطر امام حسینؑ کی عظیم قربانی پر بغاوت کے الزام لگائے ہیں۔ ناصبیت کی جس مردہ کھیتی کو عباسی نے سیراب کیا تھا وہ اب کافی حد تک ہری ہو چکی ہے اور دشمنان خاندان نبوت کہ یہودیوں کی طرح جن کے نصیب میں ذلت ہی ذلت لکھی ہے وہ خطرناک سانپ اور بھوکے بھیڑیے کی طرح منہ کھول چکے ہیں اور وہ سگہائے بنو امیہ اور کلاب بنو مروان آج پاکستان کے گوشہ گوشہ سے خاندان نبوت کے خلاف عوعو کر رہے ہیں اور یہ دشمنان اسلام ہر قسم کے رواداریوں کو چھوڑ کر ہر جگہ پر ناصبیت کا جھنڈا گاڑنے میں ناکام کوشش کر رہے ہیں ناصبیت اور یزیدیت کے دفاع کے محاذ پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے یزید کی صفائی میں اس وقت تک تک نواصب کافی مقدار میں رسالے اور کتابیں تحریر کر چکے ہیں جن کی ایک مختصراً فہرست ہم نے اپنے رسالہ قول سدید در جواب و کلا ء یزید میں پیش کر دی ہے قول سدید میں واقعہ کربلا کے بارے نواصب کے الزامات اور ہر قسم کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ناصبیت کی دکھتی ہوئی رگ کو دبانے کی بھی سخت ضرورت تھی یعنی یزید بن معاویہ کا کردار اور اس کا حدود اربعہ بیان کرنا تاکہ زندہ درگاہ رحمت یزید بن معاویہ کا ظلم اور فسق و فجور اور بدکاری کا سادہ لوح لوگوں کو بھی پتہ چل جائے۔ کربلا کے میدان میں خاندان نبوت کے قتل عام کے علاوہ بھی صحابہ کرام اور دیگر اہل اسلام کے قتل عام کی ذمہ داری یزید پر ہے اور قتل کے علاوہ بھی زنا کرنا، شراب پینا جھوٹ بولنا عبادات کو ترک کرنا کتے پالنا لونڈے بازی

کرنا بندیوں سے کھیلنا احکام اسلام کا مزاخ اڑانا بھی یزید کی سیرت میں نمایاں داغ ہیں پس
اسی ضرورت کی خاطر رسالہ کردار یزید ہم نے ترتیب دیا ہے - اور اس رسالہ کے ذریعہ
عالم اسلام کو دعوت فکر اور انصاف دی ہے -

کچھ نواصب بے شرم گالیاں لکھ کر بھی مجھے خطوط کے ذریعہ ارسال کرتے ہیں لہذا میں اپنے
کرم فرماؤں کی خدمت میں نہایت ہی ادب سے یہ جواب پیش کرتا ہوں کہ السماء والارض
وما فیھما فی فروج امھاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم کچھ لوگ مجھ پہ
یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ آپ غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور کسی کے اشارہ پہ کام کر رہے ہو جواباً
گذارش ہے کہ کسی کی بدگمانی کا علاج بہت مشکل ہے - جہاں تک صفائی کا تعلق ہے تو بندہ
پاکستان صوبہ پنجاب ضلع سرگودھا کے قصبہ جلال پور ننگیانہ کا اصل باشندہ ہے اور پھر
وہاں سے ہجرت کر کے صوبہ سندھ ضلع نواب شاہ کی تحصیل نوشہرہ فیروز میں آباد ہو گیا
ہے - اور خدائے وحدہ لا شریک گواہ ہے کہ خاندان نبوت کے دشمنوں کے خلاف
کے خلاف جوابی کاروائی کے محاذ پہ خداوند عالم کی ذات اور خاندان نبوت کی نگاہ کرم کے
علاوہ کوئی سہارا نہیں ہے - اس رسالہ میں اہل سنت دوستوں کے جذبات کا احترام کیا گیا
ہے اور جب تک توفیق خداوندی اور خاندان نبوت کی نگاہ کرم ہے تو نواصب کے خلاف ہماری
محاذ آرائی جاری رہے گی یہ دشمنان اسلام کسی رواداری کے لائق نہیں ہیں اور رسگھائے
بنو امیہ سے ہمیں کسی اتحاد کی ضرورت نہیں ہے اے خدا مجھے اس محاذ پر کامیاب ہونے
کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کر اور بندہ اس ادنیٰ خدمت کے بارے میں خاندان نبوت
سے اور خصوصاً سید الشہداء امام حسینؑ کی بارگاہ سے صلہ اور انعام کا آرزومند ہے ۲ ۲۱/۸۶

خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمد غلام حسین نجفی - ساکن ضلع نواب شاہ سندھ
تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ پھل بمقام گوٹھ علی آباد (ہمیشہ رہے آباد) آمین
خط و کتابت کا پتہ : حوزہ علمیہ رشیعہ یونیورسٹی / جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

فہرست

حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ سے عقیدت رکھنا فرض ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صہ ۳۰۹/۷ سورہ شوریٰ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن پ ۲۵ آیت مودت
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روح المعانی پ ۲۵ آیت مودت
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صہ ۲۲/۲۶ آیت مودت
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک صہ ۲۹۲/۴ ایت مودت
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب۔ تفسیر بیضاوی صہ ۵۲/۵ آیت مودت
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری صہ ۱۶/۲۵
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صہ ۱۱۲/۴ آیت مودت

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ پ ۲۵ سورت شوریٰ۔

ترجمہ: اے رسولؐ کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ) رسالت پر کسی اُجرت کا سوال نہیں کرتا سوائے قربیٰ کی محبت کے۔

تفسیر غرائب القرآن کی عبارت { عن سعید بن جبیر قال لما نزلت هذه الآیة قالوا یا رسول الله من هولاء الذین وجبت علینا مودتهم لقرابتك فقال علیؑ وفاطمة وابناهما

ترجمہ : راوی کہتا ہے کہ جب مذکورہ ایت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ قربت دار آپ کے کون ہیں کہ جن کی عقیدت ہم پر فرض ہے آنجناب نے فرمایا وہ علیؑ ہیں اور فاطمہؑ اور ان کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ۔

نوٹ : ارباب انصاف حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام حسنؑ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں کہ ان سے عقیدت رکھنا بحکم قرآن ضروری ہے جس شخص کے دل میں ان کی عقیدت نہیں ہے وہ قرآن پاک کا مخالف ہے۔

ارباب انصاف کیا معاویہ اور یزید نے اس ایت پر ایمان رکھا تھا۔ کیا انہوں نے اس فرمان خداوندی کی اطاعت کی ہے کیا اسی چیز کا نام محبت و مودت ہے کہ خاندان نبوت کا قتل عام کرایا جائے اولاد نبی کو زہر دلوا کر شہید کرایا جائے معاویہ اور یزید کے مظالم سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے اور پھر آج جو کچھ وکلاء یزید کر رہے ہیں کیا یہ اجر رسالت ادا ہو رہا ہے یہ لوگ مولانا صاحبان لمبی داڑھیوں والے جو آج یزید کی وکالت کرتے ہیں اگر یہ لوگ کربلا کے میدان میں ہوتے تو آل نبی پر یہ لوگ اسی طرح ظلم کرتے جس طرح شمر اور عمر بن سعد و ابن زیاد نے کئے تھے۔

حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا منافق کی نشانی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۲ مناقب علیؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر سنن نسائی ص ۱۱۹/۸ کتاب الایمان
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۵۸۳/۲ ۱۹ باب مناقب علیؑ قرابت
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوۃ شریف ص ۱ باب مناقب
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲/۷ باب مناقب علیؑ

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۴۵ کتاب الایمان باب حبُ علی من الایمان ۔

ترمذی شریف عن ابی سعید الخدری قال کنا لنعرف المنافقین ببغض علیؑ بن ابی طالب
کی عبادت

ترجمہ: ابی سعید فرماتے کہ نبی کریم کے زمانہ میں منافقین کی پہچان ہم یوں کرتے تھے کہ جو لوگ حضرت علیؑ سے دشمنی رکھتے تھے ہم ان کو منافقین سمجھتے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ کسی نجومی کی بات نہیں ہے کہ دشمن علیؑ منافق ہو گا یہ فرمان ہے اس رسول پاک کا جس کی زبان اقدس سے ہمیں قرآن پاک ملا ہے پس یہ مولانا صاحبان کے روپ میں وکلاء یزید جن کی تقریر اور تحریر سے حضرت علیؑ کی دشمنی کی بو آتی ہے یہ اہل اسلام کے لبادہ میں منافقین ہیں اور یہ لوگ خاندان نبوت کی شان میں یونہی بکتے ہیں جیسے منافقین شان رسالت میں بکواس کرتے تھے

حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنے والا نطفہ حلال نہیں ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۱۱۷ فصل ۶
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص۲۷ مقدمہ کتاب
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء المیت فی فضائل اہل بیت ص۴۳
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۰۳ ایت ۱۴ قل لا اسئلکم
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص۶۲ ذکر معتصم باللہ
۷- اہل سنت کی معتبر فرائد السمطین ص۱۳۲ ص۱۳۵ باب ۲۲

مران خاندان نبوت کی شان میں عوعو کر رہا ہے تو آپ یقین کریں کہ وہ شخص یا منافق ہے یا ولد الزنا یا ولد الحیض ہے خواہ وہ کسی مسجد کا امام ہو یا دورہ حدیث پڑھاتا ہے یا حکومت میں اعلیٰ عہدے پر فائض ہے ۔

حضرت علیؑ کا دشمن علت ابنہ کا بیمار ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب نہایہ ابن اثیر ص ۱۵۵ ج ۵ لغت نکس

قال الامام جعفر الصادق لا یحب منا ولد الزنا و ذو رحم منکوسہ

ترجمہ : امام جعفرؑ صادق فرماتے ہیں کہ وہ شخص ہم سے محبت نہیں رکھے گا جو نطفہ حرام ہوگا اور علّت اُبنہ کا بیمار ہوگا ۔

نوٹ : ارباب انصاف اس نشانی کو بھی نظر انداز نہ کریں جو سگھاے بنوامیہ اور کلاب بنومروان یزید کی وکالت کرتے ہیں وہ اسی قماش کے لوگ ہیں ان کے امام مسجد ہونے سے یا شیخ الحدیث ہونے سے یا قاری قرآن یا حافظ ہونے سے یا دنیاوی طور پر کسی اعلیٰ عہدے پر فائض ہونے سے دھوکہ نہ کھائیں یہ بیماری دشمنان خاندان نبوت میں پائی جاتی ہے آپ تحقیق کریں ۔

قوم معاویہ کی زبان اور قلم سے زنا کے فضائل

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب التوضیح والتلویح ص ۵۷ فصل النہی اما من الحسیات

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات الادبار ص ۳۵۶ ج ۱ الحد الخامس

۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایت السعداء صـ۱
۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب مودت القربیٰ صـ المودۃ الثانیہ

ریاض النضرہ کی عبادت } عن ابی بکر قال رسول اللہ لعلیؑ و فاطمہؑ و الحسنؑ و الحسینؑ طوبیٰ لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب الولادۃ و لا یبغضھم الا شقی الجد ردی الودۃ

ترجمہ: نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ اور حسنین شریفین کے بارے میں فرمایا کہ جو ان سے محبت و عقیدت رکھتا ہے وہ نیک بخت ہے اور اس کی ولادت صحیح ہے اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے وہ بدبخت اور نطفہ حرام ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف خاندان نبوت کی تنقیص میں جو صاحبان رسالے لکھتے ہیں ان کی ماں کا قصور ہے۔

حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنے والا نطفہ حیض ہے

صواعق محرقہ کی عبادت } فھو لاحد ثلاث اما منافق او لزنیۃ و اما امرأ حملتہ امہ فی غیر طھر

ترجمہ: عترت نبیؐ کا دشمن یا منافق ہے یا ولد الزنا ہے یا نطفہ حیض ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت علیؑ علیہ السلام کے دشمن کی نشانیاں آپ خوب یاد کر لیں اور جہاں کہیں دیکھیں کہ کوئی سگ بنو امیہ اور کلب بنو

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب منقول از استقصاء الافحام صـ۸۵۱

توضیح تلویح } وقد نشاھو ولد الزنا اصلح من ولد الرشدۃ
کی عبادت } فی امر الدین والدنیاہ فیکون دلیلا علی ان
الحدیث لیس علی عمومہ ولھذا یستحق ولد الزنا جمیع الکرامات
التی یستحقھا ولد الرشدۃ من قبول عبادتہ وشہادتہ وقضائہ
وامامتہ وغیر ذالک

ترجمہ: اعلیٰ حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ ہماری تحقیق وتجربہ ومشاہدہ یہ ہے کہ دین کے معاملات میں حلال زادہ سے حرام زادہ میں صلاحیت زیادہ ہے۔ پس حدیث اپنے عموم پر باقی نہ رہی اور یہی وجہ ہے کہ (فقہ امیہ) میں بھی حقوق اولاد حلال کو جو حاصل ہیں اولاد حرام کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں مثلاً اولاد زنا کی عبارت قبول ہے وہ قاضی بھی بن سکتا ہے اور امام بھی بن سکتا ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

مسلمان بھائیو فقہ بنو امیہ کی جھلک آپ نے ملاحظہ فرمائیں اور وکلاء بنو امیہ اور بنو مروان کی محنت اپنے دیکھیں چونکہ فرمان رسول تھا کہ خاندان نبوت کا دشمن ولد الزنا ہوگا پس وکلاء بنو امیہ نے یوں پینترا بدلا کہ اولاد زنا میں اولاد حلال سے دین اور دنیا کے امور میں صلاحیت زیادہ ہے پس انہوں نے خاندان نبوت سے منہ ہی پھیر لیا اور حضرت علیؑ کی خلافت میں بھی شک کرنے لگے اور حضرت امام حسینؑ نے نظام مصطفیٰ کی خاطر آواز اٹھائی تو بغاوت کا الزام لگا کر ان کو شہید کر دیا

خاندان نبوت کے کسی امام پر ان کا دل مطمئن نہیں ہے ان کے پوپ پال اور گرو گھنٹال ہر دور میں ائمہ اہل بیت پر تنقید کرتے رہے ہیں ثبوت میں ان کی پوتھی منہاج السنۃ اور العواصم من القواصم کا مطالعہ کریں اس قسم کی کتابیں ان کو قرآن پاک سے بھی زیادہ پیاری ہیں۔ شراب سے مست شاہوں کے نطفے جوان لونڈیوں کے رحم میں ٹھہرے کہ وہ بھی شراب پینے سے بے ہوش تھیں اور پھر جو اولاد پیدا ہوئی ان کو خاندان نبوت کے مقابلہ میں کھڑا کیا گیا اور ان کے سروں پر قضاوت اور امامت کے تاج رکھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایسے حکمرانوں کے ہاتھوں بنو ہاشم کا قتل عام ہوتا رہا اور ہر زمانہ میں خاندان نبوت کو ذبح کیا گیا بے دردی سے

فقہ بنو امیہ کا قانون ہے کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں

محاضرات کی عبارت } قال قدامہ اولاد الزنا أنجب لان الرجل یزنی بشھوۃ ونشاط فیخرج الولد کاملا وما یکون عن حلال فعن تصنع الوصل الی المرأۃ

ترجمہ: اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث قدامہ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کہ آدمی زنا پوری شہوت اور خواہش سے کرتا ہے پس جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ کامل پیدا ہوتا اور اولاد حلال تو صرف عورت کا حق پورا کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

نوٹ: جن لوگوں کو حدیث مدینہ قیصر کی کتابوں میں نظر آتی ہے ان کی توضیح تو یہ

اور محاضرات میں یہ عبارتیں پڑھتے ہوئے بینائی ختم ہو جاتی ہے کیا انہی بچوں کی نجات کی فکر ہے۔

عالم اسلام کو دعوت فکر

مسلمان بھائیوں ایک دفعہ آپ نعرہ لگائیں کہ فقہ بنوامیہ زندہ باد وکلاء بنوامیہ زندہ باد اور اسلام پھیلانے والے وکلاء بنومروان زندہ باد بلے - بلے - بلے واہ - واہ - واہ

ع کیا بات ہے واللہ = توضیح تورح اور محاضرات قوم معاویہ کی مایہ ناز کتابیں بندہ مسکین حجۃ الاسلام والمسلمین وکیل ال محمد کے پاس موجود ہیں وقت ضرورت عدالت عالیہ میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

ارباب انصاف چونکہ فرمان رسولؐ تھا کہ حضرت علیؑ کا دشمن ولد الزنا ہوگا اور یہ فرمان معاذ اللہ کسی نجوم کا کلام یا پیش گوئی نہیں تھی بلکہ زبان رسالت سے نکلی ہوئی پیش گوئی تھی۔

پس دشمنان حضرت علی علیہ السلام نے یہ قرارداد پاس کی کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے اچھے ہوتے ہیں اور وکلاء بنوامیہ اور بنومروان نے یہ قرارداد جس مجبوری کے ماتحت پاس فرمائی ہے ہمیں ان کی اس بے بسی کا اچھی طرح علم ہے کہ کون کون ان کے مایہ ناز بزرگ نکاح جماعت سے پیدا ہوئے ہیں اور یہ سارے حفاظتی اقدامات انہی کی خاطر کئے جارہے ہیں۔

محترم قارئین اس قانون سے یہ راز بھی معلوم ہو گیا کہ وکلاء بنوامیہ زیادہ قابل کیوں ہوتے ہیں۔ زیادہ پڑھے لکھے کیوں ہوتے ہیں۔ دینی اور دنیاوی تعلیم

سے آراستہ وپیراستہ کیوں ہوتے ہیں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیوں ہوتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ وکلاء بنو امیہ جب پیدا ہوتے ہیں تو کامل پیدا ہوتے ہیں اور ان کو دنیا میں لانے کی خاطر ان کے ماں باپ نے وہ کارروائی پوری توجہ کے ساتھ سرانجام دی ہوتی ہے پس یہ ایسے قابل اور چالاک ہوتے ہیں۔

کہ حدیث فتح قسطنطنیہ اور حدیث مدینہ قیصر پر تمام زندگی ریسرچ اور تحقیق کرتے رہتے ہیں اور بیچارے وکلاء خاندان نبوت جتنا بھی شور مچاتے رہیں کہ بھائی یہ بھی حدیث شریف ہے کہ حضرت علیؑ کا دشمن یا ولد الزنا ہوگا یا منافق ہوگا یا ولد الحیض ہوگا تو ان مسکینوں کی آواز پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور اگر توجہ کرتے بھی ہیں تو پھر یہ زریں اور سنہری اصول ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ میاں چپ رہو تم تو بدھو ہو تمہیں کیا پتہ کہ اسلام میں تو زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے شمار ہوتے ہیں پس ایسے زریں اصولوں کے سامنے تم شیعوں کی ٹیں ٹیں کون سنتا ہے۔

ارباب انصاف چونکہ اتحاد بین المسلمین کی سخت ضرورت ہے اور اس اتحاد کا علم دار مجھ سے زیادہ اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے پس اس رواداری کی خاطر بندہ نے نزہت القلوب کی عبارت کو پیش کرنے کی جسارت نہیں کی قول مقبول کتاب تلاش کریں۔

دشمنان علیؑ کی تعریف میں ایک رباعی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص۸۰

ما احسن ما قاله الناصر العباسی قسما بمکۃ والحطیم و زمزم
بمکۃ والراقعات ۲ سعین منی بغض الوصی ــــــ مکتوبۃ
کتبت علی جبہات اولاد الزنا ء

ترجمہ: شہر مکہ اور مقام حطیم اور آب زمزم کی قسم اور میدان منیٰ کی طرف جانے والی سواریوں کی قسم کہ امیر المومنین وصی الرسول علی بن ابی طالب سے سے دشمنی رکھنا یہ اولاد زنا کی وہ نشانی ہے جو اولاد زنا کے رخساروں پر لکھی ہوئی ہے

نوٹ: ارباب انصاف زرقا خاتون کی نسل کی وکالت کرنے والے زیاد بن ابیہ کی برادری ہے اور یہ لوگ مجرمانہ ذہنیت کے مالک ہیں اور جیسا آدمی ہو وہ اپنے مزاج کے مطابق پناہ گاہ تلاش کرتا ہے۔ جن کا نسب اور خصلات بنو امیہ جیسے ہیں وہ خاندان نبوت پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور بنو امیہ کی تعریف کرتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ

جن لوگوں نے کربلا کے میدان میں بنو ہاشم کا قتل عام کرایا ہے وہ حضرت علیؓ اور نبیؐ کریم کے دشمن تھے اور یہ عذر کہ یزید نے خاندان نبوت کے قتل عام کا حکم نہیں دیا تھا غلط ہے اور ہم نے اپنے رسالہ قول سدید میں ثابت کیا ہے کہ خاندان نبوت بنو ہاشم کے قتل عام کی ذمہ داری یزید پر ہے۔

اعتراض: جب حضرت علیؓ بقول شیعوں کے نبیؐ کریم کے بعد سب سے افضل انسان ہیں اور بڑی خوبیوں کے مالک ہیں تو پھر قوم معاویہ ان کی دشمن کیوں بن گئی اور ان کو مقبولیت زیادہ کیوں نہیں ہوئی۔

جواب ۱:

وکذلک جعلنا لکل نبی عدو ا شیاطین الانس والجن
(س الانعام)

جنات اور انسانوں میں جو شیطان ہیں وہ ہر نبی کے دشمن ہیں ۔

ع۲ : وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین

اور مجرمین ہر نبی کے دشمن ہیں ۔

ع۳ : من کان عدو اللہ و ملائکتہ و رسلہ و جبریل و میکایل

۔ اللہ تعالیٰ کے اور فرشتوں کے اور رسولوں کے اور جبرئیل اور میکائیل کے جو دشمن ہیں ۔

نوٹ : ارباب انصاف جس طرح خدا اور رسول کے بھی دشمن ہیں مگر اس سے ان کی شان و منزلت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسی طرح اگر حضرت علیؑ کے بھی دشمن ہیں تو ان کی شان میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ مذکورہ تمام ہستیاں برحق ہیں ۔

حضرت علیؑ کی محبت کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوگا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربی ص المودۃ الخامسہ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۲۵۲

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص ۲۸ فصل ۶ ص ۴۴ فصل ۱۵۷ ما تمام ۱۶، ۲۵

مودۃ القربی کی عبادت { لو ان عبداً عبد اللہ مثل ما تمام نی قومہ الخ

ترجمہ : اگر کوئی شخص ۳۵ سو سال خدا کی عبادت کرے اور احد کے پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں قربان کرے اور ایک ہزار حج پیادہ چل کر

بجالائے اور صفا اور مروہ کے درمیان مظلوم قتل ہو جائے اور اگر اس کے دل میں حضرت علیؑ کی محبت نہیں ہے تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ بلکہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔

نوٹ: افسوس ہے ان وکلاء بنو امیہ پر جو حدیث مدینہ قیصر پر تو ریسرچ و تحقیق کرتے ہیں مگر ان تمام احادیث کو نظر انداز کر دیتے ہیں جن میں خاندان نبوت کی عقیدت اور محبت کے فریضہ کو بیان کیا گیا ہے۔

حضرت علیؑ کے دشمن راوی کی روایت قبول نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کید ۴۷ صـ ۹۵ ۔ ۴۷ باب ۲

وتزو اھل سنت لبغض اھل بیت و امیر المومنین از قوادح صحت روایت است گو صاحب ال صادق القول باشد و صالح العمل الخ

نوٹ:

ارباب انصاف بڑے دُکھ کی بات ہے کہ وکلاء بنو امیہ اُن کے بالکل الٹ چلتے ہیں اور دشمنان حضرت علیؑ کی روایت بخوشی قبول کرتے ہیں۔

عالم اسلام کو دعوت فکر

ارباب انصاف یہ مسئلہ اہل اسلام میں طے شدہ ہے کہ خاندان نبوت کے دشمن کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا پس مدینہ قیصر کی فتح والی حدیث سے یزید کی نجات ثابت نہیں ہوسکتی کیوں کہ یزید بن معاویہ ناصبی تھا دشمن خاندان نبوت تھا۔ دشمن اسلام تھا اور دشمن قرآن تھا اور اس بات کے ثبوت ہم اس رسالہ میں آپ کی خدمت میں ٹھوک کے حساب سے پیش کریں گے پس یزید کی نجات ثابت کرنا۔ خیال است و محال است و جنون است ہم قوم معاویہ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اپنے دل میں جھانکیں اور دیکھیں کہ آپ کے عقیدہ میں کیا شیخین پر تبرا کرنے والے کی نجات کو آپ کا دل اور انصاف مانتا ہے کیا حضرت عمر کو قتل کرنے والوں کی نجات کا وہ فتویٰ دے سکتے ہیں۔ کیا قاتلان عثمانؓ کو وہ جنت کی بشارت سنا سکتے ہیں۔ کیا حضرت عائشہ پر اگر تبرا کرے تو نبیؐ پاک اس پر خوش ہوں گے کیا عائشہ کی بہن اسماء کو اگر کوئی گالیاں دے تو وہ جنتی ہے اگر کوئی نبیؐ کے سسر، سالوں اور سالیوں کے بارے میں آپ کے دل میں اعتقاد رد ہے کہ ان کو صرف برا بھلا کہنے والا بھی دوزخی ہے تو آپ کو پھر شرم و حیاء کرنا چاہیے کہ خاندان نبوت کا قتل عام کروانے والا اور نبیؐ کریم کی بیٹیوں کو قید کرانے والا اور مجمع عام میں ان کی توہین کرنے والا اور فرزند رسول کے سر مبارک کو بیت مارنے والا کس طرح جنتی ہوسکتا ہے۔

خاندان نبوت اور حضرت علیؑ سے محبت کے فوائد

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۲۶ ص ۲۳ سورۃ شوریٰ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۲۲۹/۲ آیت مودت

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۳۹۰/۷ آیت مودت

۴-

تفسیر کبیر کی عبادت } (۱) قال رسول اللہ من مات علیٰ حب ال محمدؐ مات شہیداً

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا وہ شہادت کی موت مرا ہے

۲- آلامن مات علیٰ حب علی ال محمد مات مغفود الہ

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا وہ مغفرت کی موت مرا ہے۔

۳- آلامن مات علی حب ال محمدؐ مات تائبا

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا وہ مغفرت کی موت مرا ہے

۴- آلامن مات علی حب ال محمدؐ مات مؤمنا مستکمل الایمان

جو شخص ال محمدؐ کی محبت کا دم بھرتے ہوئے مرے گا وہ حالت ایمان میں مرا ہے۔

۵- آلامن مات علی ال محمدؐ لبشرہ ملک الموت بالجنہ

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا۔ اس کو موت کا فرشتہ جنت کی خوشخبری سنائے گا پھر منکر اور نکیر بھی۔

۶- آلا من مات علی حب ال محمد یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا

جو آل محمد کی محبت میں مرے گا اس کو دلہن کی طرح زینت دے کر جنت میں پہنچایا جائے گا۔

۷- آلا من مات علی حب آل محمدؐ فتح لہ بابان فی قبرہ الی الجنۃ

جو آل محمدؐ کی محبت میں مرے گا۔ اس کی قبر میں دو دروازے جنت سے کھولے جائیں گے۔

۸- آلا من مات علی حب ال محمدؐ جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ

جو شخص آل محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا اس کی قبر کو فرشتگان رحمت کے لئے زیارت گاہ بنایا جائے گا۔

خاندان نبوت سے دشمنی رکھنے کے نقصانات

۹- آلا من مات علی بغض ال محمدؐ جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ

جو آل محمدؐ کی دشمنی رکھتے ہوئے مرے گا جب قیامت کے دن آئے گا تو اس دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ رحمت خدا سے مایوس ہے۔

۱۰- آلا من مات علی بغض ال محمدؐ مات کافرا

جو شخص ال محمدؐ کی دشمنی رکھتے ہوئے مرے گا وہ کفر کی موت مرے گا۔

۱۱- آلا من مات علی بغض ال محمدؐ لم یشم رائحۃ الجنۃ

جو شخص آل محمدؐ کی دشمنی رکھتے ہوئے مرے گا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف جس قوم نے حدیث مدینہ قیصر کو آڑ بنا کر اہل اسلام میں ایک فتنہ برپا کر رکھا ہے آپ ان سے یہ کیوں نہیں سوال کرتے کہ خاندان کی محبت بحکم قرآن و حدیث فرض ہے اور جس شخص نے یہ فریضہ ادا نہیں کیا تو وہ کفر و نفاق اور ناصبیت کی موت مرا ہے اور وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا اور یہ فرمان کسی نجومی کا معاذ اللہ کلام نہیں ہے بلکہ زبان رسالت کا ارشاد ہے اور اس حدیث شریف کی روشنی میں دیکھیں کہ یزید بن معاویہ کے دل میں خاندان نبوت کی عقیدت کس قدر تھی ہم نے اپنے رسالہ قول سدید میں یہ ثابت کیا ہے کہ کربلا کے میدان میں خاندان نبوت کا قتل عام یزید بن معاویہ کے حکم سے ہوا ہے پس جس طرح بنو اسرائیل کے بچوں کے قتل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرعون پر ڈالی ہے کیوں کہ فرعون قتل کا حکم دینے والا تھا۔ اسی طرح قتل خاندان نبوت کی ذمہ داری یزید پر ہے

پس کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ یزید بن معاویہ پکا ناصبی تھا اور دشمن خاندان نبوت تھا اور جب مرا ہے تو کفر اور نفاق اور ناصبیت کی موت مرا ہے اور جنت میں جانا تو کجا یزید جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔ خلاصہ الکلام منافق اور دشمن خاندان نبوت ناصبی شخص جنت میں نہیں جا سکتا اور ناصبی وہ لوگ ہیں جس طرح معاویہ اور یزید تھے اور اگر تسلی نہیں ہوئی تو ہم پہلے آپ کو کچھ مقدار ناصبیوں کا تعارف کرواتے ہیں اور پھر اصل مقصد کی طرف رجوع کریں گے۔

نواصب کی پہچان" امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالب سے دشمنی رکھنا ہے"

١- اہل سنت کی معتبر کتاب قاموس ص ٥٣ باب الباء

٢- اہل سنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص ٢٧٧/٤ باب الباء مرتضی الزبیدی

٣- اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص ٧٦٢/١ از ابن منظور مصری

٤- اہل سنت کی معتبر کتاب ہدیہ السائل الی ادلہ المسائل ص ٤٩٦ از نواب صدیق حسن خاں ۔

٥- اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب ابن عساکر ص ٣٥٢/٤ ذکر حسین بن علی المقری دمشقی

٦- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ٢٢٢/٦ ص ٧

٧- اہل سنت کی معتبر کتاب تدریب الراوی ص ٣١١ از علامہ جلال الدین سیوطی

٨- اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ٣

لسان العرب کی عبادت { والنواصب قوم یتدیّنون ببغضۃ علیؑ

نواصب وہ قوم ہے جو حضرت علیؑ کی دشمنی کو دین سمجھتی ہے۔

تاج العروس کی عبادت { اهل النصب وهم المتدینون ببغضۃ سیدنا امیرالمومنین ویعسوب المسلمین علیؑ بن ابی طالب لانهم نصبوه ای عادوه واظهروا

له الخلاف وهم طائفة من الخوارج ۔

ترجمہ : اہل نصب وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین یعسوب المسلمین حضرت علیؑ کی دشمنی کو دین سمجھتے ہیں اور آنجناب کی مخالفت کرتے ہیں وہ لوگ خارجیوں سے ایک گروہ ہے ۔

تدریب الراوی کی عبادت | النصب ھو بغض علی وتقدیم معاویۃ

ترجمہ : ناصبیت یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی رکھنا اور معاویہ کو بہتر جاننا ۔

ھدیۃ السائل کی عبادت | منجملۂ ابتداع نصب است کہ بدتر باشد چہ نصب تدین ببغض علیؑ است

ترجمہ : بدعت کی ایک قسم نصب ہے تو بدتر ہے کہ نصب یہ ہے حضرت علیؑ کی دشمنی کو دین و ایمان بنالیا ۔

قبائل میں بنو امیہ اور بنو مروان پہلے درجہ کے ناصبی تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا صـ۱۸۹ ذکر معاویہ نیز جـ۱ـ۲

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صـ۲۴۳ ذکر عمر بن عبدالعزیز

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر صـ۲۰ جـ۵ ذکر عمر بن عبدالعزیز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صـ۵۵ جـ۳ ذکر علیؑ

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صد ۱ے مناقب علی

تاریخ ابوالفداء کی عبادت { کان خلفاء بنو امیہ یسبون علی بن ابی طالب فی الخطبہ فلما ولی عمر بن عبد العزیز ابطلہ

تاریخ الخلفاء کی عبادت { کان بنو امیہ یسبون علیا فی الخطبہ

تاریخ کامل کی عبادت { کان بنو امیہ یسبون امیر المومنین علیا الی ان ولی عمر الخلافۃ وترک ذالک وکتب الی العمال فی الافاق بترکہ

ترجمہ: بنو امیہ اور ان کے خلفاء امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کو خطبہ میں سب کرتے تھے اور گالیاں دیتے تھے اور جب عمر بن عبد العزیز حاکم بنا تو اس نے اس برائی کو روکا اور اپنے گورنروں کو حکم دیا کہ اس برائی کو وہ ترک کریں۔

نوٹ: ارباب انصاف نصب کا معنی پیش کر دیا ہے کہ خاندان نبوت سے دشمنی رکھنا ہی ناصبیت ہے اور عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب دائرہ المعارف صد ۱۰۶/۲۹ مؤلف شیخ سلیمان شیخ محمد حسین میں ناصبیت کے بارے میں یہ لطیفہ لکھا ہے کہ سید رضی سید مرتضیٰ کے بھائی جب کم سن تھے اور جس استاد کے پاس نحو پڑھتے تھے ایک دن استاد نے پوچھا کہ اس مثال میں رایت عمر میں علامت نصب ہے سید رضی نے فوراً جواب دیا کہ بغض علیؑ بن ابی طالب کے عمر میں ناصبیت کی علامت ہے حضرت علیؑ کی دشمنی البتہ جواب میں ایک لطافت ہے جس کو علم نحو پڑھے ہوئے لوگ سمجھتے ہیں۔

خلاصہ الکلام بنو امیہ کے خلفاء ناصبی تھے اور دلیل یہ ہے کہ وہ خلفا

جمعہ کے روز خطبوں میں خاندان نبوت کو گالیاں دیتے تھے اور معاویہ و یزید اس بدعت کے بانی تھے پس دونوں پکے ناصبی تھے کیوں کہ دونوں نے خاندان نبوت کو برا بھی کہا ہے اور دونوں نے خاندان نبوت سے جنگ بھی کی ہے۔

الاستیعاب کی عبارت { فان بنی مروان شتموا علیا ابن ابی طالب ستین سنۃ فلم یزدہ اللہ بذالک الا رفعۃ

ترجمہ: ساٹھ برس تک بنو مروان حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے رہے ہیں مگر آنجناب کے رتبہ میں اور مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بلندی کو اور زیادہ بلند کیا ہے۔

فتح الباری کی عبارۃ { ثم کان من امر علیٰ ما کان فنجمت طائفۃ اخری حاربوہ ثم اشتد الخطب فتنقصوہ واتخذوا لعنہ علی المنابر سنۃ

ترجمہ: پھر حضرت علیؑ کا معاملہ جس طرح بھی ہوا وہ ہوا پس ایک گروہ ایسا ظاہر کہ جس نے حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کی پھر حالات ایسے بگڑے کہ اس گروہ نے حضرت علیؑ کی برائی کرنا شروع کر دی اور آنجناب کو منبروں پر لعنت کرنا سنت بنا لیا

نواصب کی چند خاص نشانیاں

ارباب انصاف خاندان بنو امیہ ایک بدترین قبیلہ تھا قوم عرب میں کیونکہ اسلام میں بہت بڑا گناہ کہ جس کے بعد نماز، روزہ اور دیگر عبادات قبول نہیں ہوتے وہ جرم ناصبیت ہے یعنی خاندان نبوت اور حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا

اور اس برائی میں تمام قبائل سے بنو امیہ پہلے نمبر پہ ہیں اور بنو امیہ کے افراد میں چند لوگ اس ناصبیت میں پہلے نمبر پہ ہیں اور اختصار رسالہ کے پیش نظر نمونہ کے طور پر ہم یہاں بعض ناصبیوں کا آپ سے تعارف کرواتے ہیں۔ البتہ اس نکتہ کو آپ کبھی فراموش نہ کریں کہ ناصبیوں کی تمام نشانیاں معاویہ اور یزید پہ فٹ آتی ہیں مثلاً خاندان نبوت سے جنگ کرنا۔ جمعہ کے خطبوں میں خاندان نبوت کو گالیاں دینا۔ خاندان نبوت کی مصیبت کے دن خوشی کرنا۔ تقریر اور تحریر میں خاندان نبوت پر طنز کرنا۔ لوگوں کے دلوں میں خاندان نبوت کی دشمنی کے بیج بونا۔ صحابہ کرام کا نام عزت و احترام سے لینا ہے اور اہل بیت رسولؐ کا نام بے پرواہی سے تحریر و تقریر میں ذکر کرنا۔ بنو امیہ اور بنو مروان کی وکالت کرنا اور خاندان نبوت پر الزام تراشی کرنا جنگ صفین میں معاویہ کو اور جنگ کربلا میں یزید کو حق بجانب ثابت کرنا اور اپنی خاص محافل میں کھل کر خاندان نبوت کے خلاف زہر اُگلنا۔ امام حسینؑ کی شہادت کے ذکر سے ان کے رنگ سیاہ ہو جانا آل نبی پر صلوٰۃ نہ پڑھنا اور یزید کو رح لکھنا اور یزید کی صفائی میں رسالے شائع کرنا ہر مسئلہ میں بنو امیہ سے اور معاویہ و یزید سے ہمدردی کرنا اور اہل سنت علماء پر رافضیت کے الزام لگانا اور بنو امیہ کے خلاف ہر بات کو ٹھکرا دینا وغیرہ

نواصب درجہ اول کا تعارف

پہلا ناصبی حکم بن عاص ہے

بیانہ کتاب اہل سنت اسد الغابہ ذکر حکم میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ نے

اس حکم کو مدینہ سے نکال دیا تھا کیوں کہ یہ ایسا کمینہ تھا کہ رسول خدا کی نقلیں اتارتا تھا اور نبیؐ کریم کے گھر میں جھانکتا تھا اور کتاب اہل سنت تفسیر روح المعانی پ۲۹ سورہ نون والقلم اور آیت عتل بعد ذالک زنیم میں لکھا ہے کہ یہ حکم بن عاص فخر قوم لوط بھی تھا اور قوی احتمال ہے کہ نبیؐ کریم نے اس کو اس لئے مدینہ سے نکال دیا ہو کہ یہ شخص مدینہ کی زمین کو پلید نہ کرے اور اس کی وہ عادت دوسرے صحابہ کرام میں پھیل نہ جائے۔

دوسرا ناصبی مروان بن الحکم

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ صـ۲۵۹/۸ میں کہ "کان یسب علیا کل جمعۃ علی المنبر" کہ یہ مروان جب معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا تو جمعہ کے خطبہ میں یہ حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا اور کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ صـ۶۵ باب ۲ کید ۴۷ میں لکھا ہے کہ مروان از جملہ نواصب بلکہ رئیس ان گروہ شقاوت پژوہ بود کہ مروان بھی گروہ نواصب سے تھا بلکہ اس گروہ کا سردار تھا۔

تیسرا ناصبی معاویہ بن ابی سفیان ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم صـ۳۲۳ باب فضائل علیؑ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف جـ۲ صـ۳۱۹ ذکر مناقب علیؑ
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صـ۱۲ ذکر علیؑ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی صـ۵۵ صـ۳۷
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ۳۴۱/۷ ذکر فضائل علیؑ

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صہ ۱۲۳

کی عبارت { البدایہ فلما فرغ معاویۃ ادخلہ دارلندوہ فاجلسہ معہ علی سریرہ ثم ذکر علی بن ابی طالب فوقع فیہ فقال سعد بن ابی وقاص اجلستنی علی سریرک ثم وقعت فی علی تشتمہ۔

ترجمہ: معاویہ حج سے فارغ ہوا اور سعد بن ابی وقاص کو دارالندوہ میں داخل کیا اور اپنے برابر بٹھایا پھر معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر چھیڑا اور بدزبانی کرنے لگا سعد نے کہا کہ تونے مجھے اپنے برابر بٹھایا ہے پھر تو حضرت علیؑ کے بارے میں بدزبانی کر رہا ہے اور حضرت علیؑ کو گالیاں دے رہا ہے۔

کی عبارت { فتاوی عزیزی صہ ۱۲۳ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند بہتر ھمیں است کہ این لفظ سب رابرظاھرش جاری۔ باید داشت نہایت کاد انکہ ارتکاب ابن فعل شنیع یعنی سب بیا امر سب از معاویہ بن ابی سفیان لازم خواھد آمد

ترجمہ۔ مطبوعہ سعیدی صہ ۲۱۳

معاویہ نے سعد کو حضرت علیؑ پر سب کرنے کا جو حکم دیا ہے بہتر یہی ہے کہ اس لفظ سب کو ظاہری معنی پر رکھا جائے اور اس سے یہ لازم آئے گا کہ معاویہ نے حضرت علیؑ کو گالیاں دی ہیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے معاویہ نے حضرت علیؑ سے جنگ بھی کی ہے اور جنگ کرنا گالی سے بڑا ہے . . . اور ہر جگہ خطا اجتہادی کو بہانہ بنانا بے باکی سے خالی نہیں ہے۔

نوٹ: معاویہ کا حضرت علیؑ کو گالیاں دینا ایک یقینی امر ہے اور یہ حرکت

نصب کی یقینی علامت ہے پس معاویہ کا ناصبی ہونا ایک یقینی بات ہے۔

چوتھا ناصبی یزید بن معاویہ ہے

کتاب اہل سنت شذرات الذہب ص ۶۹ مؤلف صلاح الحنبلی میں لکھا ہے۔

قال الذھبی فیہ کان ناصبیا فظا غلیظا یتناول المسکر افتتح دولتہ بقتل الحسینؑ و ختمھا بوقعۃ الحرہ

ترجمہ: امام ذہبی نے یزید کے بارے میں فرمایا تھا کہ یزید ناصبی تھا بد خلق اور بد مزاج تھا۔ شراب پیتا تھا اور اپنی حکومت کا آغاز خاندان نبوت کے قتل عام سے کیا اور اختتام واقعہ حرہ پر کیا ہے (جس میں مدینہ کی خواتین سے جبری زنا کیا گیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف درجہ اول کے نواصب ہم نے نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں ورنہ ان سے پہلے کچھ اہم شخصیتیں اور کچھ نامور لوگ بھی ناصبی ہیں کچھ مجبوریوں کے باعث اور رواداری کی خاطر ان کے نام نامی اور اسما گرامی آپ کے سامنے پیش کرنے کی جسارت نہیں کی اس زمانہ میں اتحاد بین المسلمین کا علم بردار مجھ سے بڑا کوئی بھی نہیں ہے۔

یزید سے محبت رکھنا نواصب کی بڑی نشانی ہے

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ص ۲۲۹ باب اخبار فتح

قلت الناس فی یزید بن معاویہ اقسام فمنھم من یحبہ و یتولاہ وھم طائفۃ من اھل الشام من النواصب

ترجمہ لوگ یزید بن معاویہ کے بارے مختلف قسم کے ہیں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو (اس قاتل اولادِ نبیؐ) کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور وہ ٹولہ اہل شام سے ہے ناصبیوں سے۔

نوٹ: نواصب کی پہچان کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ یزید سے عقیدت رکھتے ہیں۔

نواصب کی ایک اور پہچان کہ وہ خاندان نبوت کی مصیبت کے دن خوشی کرتے ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۰۲/۸

وقد عاکس الشیعہ یوم عاشوری النواصبُ من اصل الشام دیتخذ ون ذالک الیوم عیداً ویظھرون السرور والفرح

ترجمہ: اور امام حسینؑ کی شہادت کے دن روز عاشورہ قوم شیعہ کے لئے اہل شام سے ناصبی لوگ دیکھیں دیگیں پکاتے ہیں غسل کرتے ہیں خوشبو اور لباس فاخرہ پہنتے ہیں اور اس دن کو عید مناتے ہیں اور خوشی کرتے ہیں۔

نوٹ محرم الحرام میں شادیاں کرنے والے یا تو جاہل لوگ ہیں اور یا

نواصب ہیں اور پاکستان کے نواصب کو ہمارا مشورہ ہے کہ شادی بیاہ کے لئے وہ مرگ عثمان یا مرگ معاویہ کا دن قومی طور پر تجویز فرمالیں یہ مشورہ اگر قبول افتد زہے عز و شرف کیوں کہ آپ تو اس بزرگ کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں جس دن کہ بقول بخاری شریف کے گھر میں بیوی کا جنازہ رکھا تھا اور وہ ہم بستری کر رہا تھا اور قیامت تک تم صفائی نہیں دے سکتے کہ آنجناب نے اپنی پیاس یا آگ مردہ یا زندہ بیوی سے بجھائی تھی اگر کسی ناصبی میں جرأت ہے تو وکیل آل محمدؐ بات چیت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ

کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صؔ ۹ ذکر مذاہب اھل سنت نواصب را بدترین کلمہ گویان و ھمسر کلاب و خنازیر میدانند

ترجمہ: علماء اہل سنت ناصبی لوگوں کو بدترین کلمہ گو سمجھتے ہیں اور ان کو کتے اور خنزیر کے برابر جانتے ہیں۔

نوٹ:- ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ شاہ عبدالعزیز نے نواصب کے بارے میں جو کچھ لکھ دیا ہے اب مزید کچھ لکھنے کی گنجائش ہی نہ رہی۔ البتہ اس بات پر مزید غور و فکر کریں کہ معاویہ اور یزید کا کردار کیسا تھا۔

یزید کے بارے تفصیلات اسی رسالہ میں آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں اور معاویہ کے بارے میں ہماری کتاب فضائلِ معاویہ ملاحظہ کریں۔ اس جگہ یہ ملحوظ رکھیں کہ معاویہ وہ شخص ہے جس نے خاندان نبوت کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا اور بغاوت کرکے آل نبی کی حکومت میں تخریب کاری کی اور فساد فی الارض کا ارتکاب کیا اور پھر اپنی مایہ ناز مکاری اور عیاری کے ذریعہ حکومت اسلامیہ پر قابض ہوگیا اور پھر منبروں پر جمعہ کے خطبوں میں خاندان نبوت اور حضرت علیؑ پر لعنت کرنے کا آغاز کیا اور یہ بدعت تقریباً ایک صدی تک جاری رہی اور پھر اپنے خاندان میں اس حکومت کو ہمیشہ ہمیشہ رکھنے کے لئے اتنے داؤ پیچ لگائے اور اتنی مکاری و عیاری کی اور ایسے مظالم کئے کہ جس سے عالم اسلام کی گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں ایک لحاظ سے معاویہ کا قرآن و سنت کی مخالفت میں گزرا ہے۔ اہل اسلام اور صحابہ کرام کے قتل عام میں گزرا ہے اور اموال مسلمین کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر ناجائز استعمال میں گزرا ہے اور ہر وقت خاندان نبوت کے خلاف جنگ و جدل میں اور ان کے خلاف سازشیں تیار کرنے میں گزرا ہے اور معاویہ کی برائیوں کے پہاڑ کا ایک چھوٹا سا سنگریزہ یہ ہے کہ معاویہ نے اپنے مرنے سے پہلے اپنے شرابی و کبابی بیٹے کو خلیفہ نامزد کرکے عالم اسلام پر ٹھونس دیا تھا اور معاویہ کا یہ ہتھیار اسلام کو برباد کرنے کے لئے بڑا کامیاب ثابت ہوا اور خلافت یزید سے جتنی برائیاں پیدا ہوئی ہیں اور خاندان نبوت کا جتنا قتل عام ہوا ہے اور قیامت تک جتنی برائیاں پیدا ہوتی رہیں گی ان تمام کی ذمہ داری معاویہ پہ ہے۔

خلاصہ الکلام کردار معاویہ و یزید کو ہم دیانتداری سے تاریخ اسلام میں

پڑھا ہے اور ہمارا انصاف یہ ہے کہ اگر اس عالم اسلام میں معاویہ اور یزید ناصبی نہیں تھے تو پھر کوئی بھی ناصبی نہیں ہے اور ہم شیعان حیدر کرار کا نظریہ نواصب کے بارے وہی ہے جو نظریہ شاہ عبدالعزیز نے بیان کیا ہے۔

کہ نواصب خاندان نبوت کے دشمن ہیں اور بدترین کلمہ گو ہیں اور شاہ صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں پس ناصبی کی حکومت کو خلافت کا نام دینا خلافت کو رسوا کرنا ہے امام ذہبی کا بیان گزر چکا ہے کہ یزید نامی ناصبی تھا اور ناصبی کی حکومت کو خلافت نبوی کا نام دینا روح نبی کو تکلیف دینا ہے پس شیعوں کے نزدیک تو نواصب اہل اسلام میں شمار نہیں ہیں کیوں کہ جو شخص اولاد نبی آل رسول کو گالیاں دیتا ہے۔ یا دیتا تھا اور جس نے خاندان نبوت کا قتل عام کیا ہے۔ اس کو امیر یا سیدنا یا رحم اللہ کہنا یا رضی اللہ عنہ کہنا تاریخ اسلام سے بغاوت ہے اور اس کو مسلمان کہنا اسلام کو بدنام کرنا ہے اور ہمارا یہ نظریہ کسی ذاتی دشمنی یا مذہبی تعصب کی بنا پر نہیں ہے بلکہ علماء اہل سنت کی پیش کردہ رپورٹوں سے بنا ہے جن کی کچھ تفصیل اس رسالہ میں ہم آپ کے سامنے پیش کر کے آپ کو بھی دعوت انصاف دیتے ہیں اور حکومت یزید کس طرح بنی اور اس کو ولی عہد کس طرح بنایا گیا اس سلسلہ میں اس کے باپ معاویہ کے عیاریوں کا اور اس کے بدکلاد کی مکاریوں کا پردہ چاک کرتے ہیں۔

مجسمہ ناصبیت یزید بن معاویہ کا تعارف

ارباب انصاف ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس ناصبی کی سوانح حیات لکھیں اور نہ ہی یہ اس قابل ہے ہم صرف رواداری کی خاطر اس کو ابن معاویہ

لکھتے ہیں مگر اس پر ہمارا عقیدہ نہیں ہے اور مشہور ایسا ہے اس کی ماں کا نام میسون ہے اور اس میں بھی ہمیں شک ہے ہم نے تو صرف اس کے بد کرداری کو بیان کرنا ہے کہ بقول حسن بصری کے کہ معاویہ میں بفرض محال اگر اور کوئی عیب نہیں تھا تو معاویہ کا صرف یزید کو خلیفہ نامزد کرنا ہی ایسا گناہ ہے جو مٹ نہیں سکتا۔ اور اس سلسلہ میں خطا اجتہادی اور اجماع امت کے بہانے سب فراڈ ہے اور ہم اس سلسلہ میں ٹھوک اور پرچون دونوں طرح سے علماء اہل سنت کی کتابوں کے حوالہ جات پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیں گے اور یہ بہانہ کہ یزید کے خلاف رپورٹ دینے والے تقیہ باز رافضی ہیں دین دشمن سبائی ہیں متعہ کی پیداوار ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یزید کی موافقت میں بیان دینے والے ناصبی ہیں دشمن خاندان نبوت ہیں اور حلالہ کی سٹ ہیں اور اگر اس کے بعد بھی وکلاء یزید اس کے خلاف رپورٹ دینے والوں کو بُرا سمجھتے ہیں تو پھر جواب یہ ہے کہ جن علماء کی کتابوں سے ہم نے یزید کے خلاف مواد حاصل کیا ہے بے شک وکلاء یزید ان کو بُرا کہیں گوشت خورد دندان سنگ چشم ما روشن و دل ما شاد

دین اسلام اور نظام مصطفیٰ کی تباہی کی خاطر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت کو اہل اسلام پر ٹھونس دیا۔

معاویہ بیعت یزید کی سازش کو ۷ برس تک تیار کرتا رہا

ثبوت

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص۲۴۷ ج۲ ذکر معاویہ

فلم یزل یروض الناس لبیعتہ سبع سنین یعطی الاقارب ویدانی الاباعد

ترجمہ: سات برس تک معاویہ لوگوں کو رام کرتا رہا اور بعیت یزید کی طرف ان کو مائل کرتا رہا اور اپنے ہم خیال لوگوں کو اسی مقصد کے لئے انعامات دیئے وہ لوگ جو نظریات معاویہ سے دور تھے ان کو بھی قریب لانے کی کوشش کرتا رہا۔

نوٹ:۔ علامہ امینی نے الغدیر ص۲۲۸ ج۱ میں کتاب اہل سنت الاستیعاب ص۱۴۲ ج۱ سے نقل کیا ہے کہ معاویہ نے امام حسنؑ کی زندگی میں بعیت یزید لینے کا اشارہ کیا تھا مگر اس نیت کا اظہار امام حسنؑ کی شہادت کے بعد کیا تھا۔ اندھی بعیت یزید لینے کا زہریلا درخت معاویہ کے دل میں اس دن سے پیدا ہو چکا تھا جس دن سے وہ خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کر کے حکومت اسلامی پر ناجائز قابض ہو چکا تھا۔ پس اموی حکومت کا بانی جناب عثمان کے بعد معاویہ ہے اور مغیرہ بن شعبہ کے مشورہ نے معاویہ کو بعیت یزید کے اظہار کرنے کا موقع فراہم کیا تھا۔

نوٹ ۲:

یزید کو کس تاریخ سے خلیفہ نامزد کرنے کی تجویز شروع ہوئی اور کس تاریخ کو یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا اس بابت قوم معاویہ کے وکلاء نے بھانت بھانت کے قول لکھے ہیں ہمارے نزدیک یہی قول معتبر ہے کہ معاویہ و یزید کی حکومت کا آغاز معاویہ کی بغاوت کے دن سے شروع ہو گیا تھا اور کون راوی پہلے مرا اور کون بعد

ہیں مرا ہماری جانے بلا ہمارا مدعا یہ ہے کہ یزید کو خلیفہ نامزد کرنے میں معاویہ
نے دھاندلی کی ہے اور اپنے مارشل لاء کا سہارا لیا ہے اور یہ بات تاریخ سے تواتر
کے ساتھ ثابت ہے اور تواتر مفید یقین ہے خبر متواتر میں سند کا کوئی رول نہیں ہوتا
اور مارشل لاء کے سہارے حکام جو کچھ کرتے ہیں وہ ارباب انصاف سے پوچھ لیجئے۔

اسلام کی بربادی اور اپنی گورنری کے تحفظ کے لئے یزید کو خلیفہ بنانے کا منصوبہ معاویہ کے گورنر مغیرہ بن شعبہ نے مرکز میں پیش کیا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص $\frac{79}{8}$ ذکر سنہ ۵۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص $\frac{252}{3}$ سنہ ۵۶
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون ص $\frac{16}{3}$
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۵ ذکر معاویہ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص $\frac{209}{2}$ ذکر معاویہ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ السیاسہ ص ۱۵۲
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ذکر معاویہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص ۳۷

• البدایہ کی عبارت { فجاء المغیرہ الی یزید ابن معاویہ فاشار علیہ بان لیسائل من ابیہ ان

ولی العهد فسال ذالك من ابیه فقال من امرك بهذا قال المغیره، فاعجب ذالك معاویه المغیره وردہ الی عمل الکوفة و امرہ أن یسعی فی ذالك فعند ذالك سعی المغیرہ فی توطید ذالك الخ۔

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کی گورنری سے ہٹا کر سعید بن عاص کو حاکم کوفہ بنانے کا معاویہ نے ارادہ کیا تھا) مغیرہ کو جب اس منصوبہ کی خوشبو پہنچی تو فوراً دمشق میں آیا اور یزید بن معاویہ کو یہ پٹی پڑھائی کہ وہ اپنے باپ معاویہ سے خواہش کرے کہ وہ اس کو اپنا ولی عہد اور خلیفہ نامزد کرے یزید نے اس چیز کا معاویہ سے سوال کیا معاویہ نے پوچھا کہ یہ سبق آپ کو کس نے پڑھایا ہے۔ یزید نے کہا مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ اس مشورہ کی بابت مغیرہ پر بہت خوش ہوا اور اس کو کوفہ کی گورنری پر بحال رکھا اور حکم دیا کہ بیعت یزید کا بیج بونے کی خاطر زمین ہموار کرے۔ مغیرہ واپس کوفہ میں آیا اور بیعت یزید کی خاطر اپنا پر فریب جال بچھانا شروع کر دیا۔

نوٹ: یزید کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنے کی معاویہ کی اپنی دلی خواہش تھی۔ مغیرہ کے مشورہ کے بعد معاویہ کی آرزوؤں کو تقویت مل گئی اور مذکورہ کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ معاویہ کو بیعت یزید کا مشورہ دینے کے بعد مغیرہ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں نے معاویہ کے قدم کو ایسے مشکل پیچ میں پھنسایا ہے کہ تا قیامت نہیں نکلے گا اور پھر مغیرہ واپس آیا کوفہ میں آیا اور بنو امیہ کے طرف داروں سے دس آدمی چن کر اور ان کے جیب خوب بھر کر ان کو ایک سبق یاد کرایا اور اپنے بیٹے موسیٰ بن مغیرہ کی سربراہی میں ان کو معاویہ کے پاس دمشق روانہ کیا یہ دین فروش

وفد معاویہ کے پاس آکر یزید کی تعریف کرنے لگا اور اس کو خلیفہ نامزد کرنے کی سفارش بلکہ مطالبہ کیا۔

معاویہ نے موسیٰ بن مغیرہ سے پوچھا کہ تیرے باپ نے ان لوگوں سے ان کا دین کس قیمت پر خرید کیا ہے اس نے کہا تیس ہزار درہم پہ اور ایک روایت میں ہے کہ چار سو دینار پہ معاویہ نے کہا کہ بڑا سستا سودا ہوا ہے۔ مذکورہ کتب میں سے یہ بھی ملتا ہے کہ پھر معاویہ نے اپنے گورنر زیاد بن سمیہ کو خط لکھا کہ بیعت یزید کے سلسلہ میں تعاون کرے۔ مگر ابن سمیہ نے بھرپور حمایت کا یقین دلایا اور اس کی وجہ مورخین نے یہ لکھی ہے کہ زیاد ابن ابیہ معاویہ کے بعد اپنے آپ کو خلافت کے لائق سمجھتا تھا۔

خلاصہ الکلام معاویہ کے گورنروں نے اموی حکومت اور اپنی گورنری کے تحفظ کی خاطر یزید کی بیعت کو کامیاب کرنے کے لئے معاویہ سے مل کر کوشش کرنا شروع کردی اور اس منصوبہ کی تکمیل میں سب سے زیادہ رکاوٹ یہ تھی کہ امام حسنؑ سے صلح کے وقت معاویہ نے یہ شرط بھی قبول کی تھی کہ معاویہ کے بعد بادشاہ اسلام امام حسنؑ ہوں گے اور آنجناب کے علاوہ معاویہ کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ کسی اور کو اپنا ولی عہد مقرر کرے پس معاویہ کی رگ ناصبیت حرکت میں آئی۔

آج ہمارے سامنے حدیث مدینہ قیصر پیش کی جاتی ہے ارباب انصاف کیا یہ حدیث اسی بخاری میں نہیں لکھیں کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ امانت میں خیانت کرے اور وعدہ میں بے وفائی کرے۔ ہاں یہ حدیث وکلاء یزید کو کیوں نظر آئے۔ ناصبی نے تو کمیونسٹوں کی طرح اپنے

مطلب کو حاصل کرنا ہوتا ہے اس کو ایمان یا انصاف سے کیا سروکار، پس معاویہ کی رگ ناصبیت حرکت میں آئی اور وہ ظلم کیا کہ قبر رسولؐ لرز گئی عرش خدا کانپ گیا اور نواسہ رسولؐ کے جگر کے ٹکڑے معاویہ کے زہر دینے سے کٹ کٹ کر باہر آ گئے اور امام حسنؑ خدا کو پیارا ہو گیا۔

معاویہ سے صلح کرنے میں راز کیا تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۱۹۸ ج ۱۱ کتاب الفتن
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۳۶۱ ج ۱۱ کتاب الفتن
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۷۹ ج ۱۱ ب مناقب اہل بیت
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۳۷ ج ۱ ذکر امام حسنؑ

ارشاد الساری کی عبارت : فقد ترك الحسن الملك ورعاو رغبة فيما عند الله ولم يكن ذالك لعلة ولا لقلة ولا لذلة بل صالح معاوية للدين و تسكينا للفتنة

ترجمہ : امام حسنؑ نے دنیا کی بادشاہی کو کسی علت یا کمی یا ذلت کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ فتنہ اور خون ریزی کو کم کرنے کی خاطر امام پاک نے صلح فرمائی ہے۔

نوٹ : ارباب انصاف حضرت امام حسنؑ نے معاویہ سے جنگ بندی کا معاہدہ قبول فرمایا تھا۔ مگر کیوں اس بابت وکلاء معاویہ و یزید نے بھانت بھانت کے اقوال لکھے ہیں مگر ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ حکومت اسلامیہ کیا معاویہ کی پدری جاگیر تھی کہ جس کے حصول کے لیئے جنگ صفین میں صحابہ کرام کا اہل اسلام کا معاویہ نے

مطلب کو حاصل کرنا ہوتا ہے اس کو ایمان یا انصاف سے کیا سروکار، پس معاویہ کی رگ ناصبیت حرکت میں آئی اور وہ ظلم کیا کہ قبر رسولؐ لرز گئی عرش خدا کانپ گیا اور نواسہ رسولؐ کے جگر کے ٹکڑے معاویہ کے زہر دینے سے کٹ کٹ کر باہر آگئے اور امام حسنؑ خدا کو پیارا ہو گیا۔

معاویہ سے صلح کرنے میں راز کیا تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۱۹۸/۱ کتاب الفتن
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۳۶۱/۱۱ کتاب الفتن
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۳۷۹/۱۱ ب مناقب اہل بیت
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعات ص ۳۷/۱ ذکر امام حسنؑ

ارشاد الساری کی عبارت فقد ترك الحسن الملك ودعا ورغبة فيما عند الله ولم يكن ذالك لعلة ولا لقلة ولا لذلة بل صالح معاوية للدين وتسكينا للفتنة

ترجمہ: امام حسنؑ نے دنیا کی بادشاہی کو کسی علت یا کمی یا ذلت کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ فتنہ اور خون ریزی کو کم کرنے کی خاطر امام پاک نے صلح فرمائی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت امام حسنؑ نے معاویہ سے جنگ بندی کا معاہدہ قبول فرمایا تھا۔ مگر کیوں اس بابت وکلاء معاویہ و یزید نے بھانت بھانت کے اقوال لکھے ہیں مگر ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ حکومت اسلامیہ کیا معاویہ کی پدری جاگیر تھی کہ جس کے حصول کے لیے جنگ صفین میں صحابہ کرام کا اہل اسلام کا معاویہ نے

قتل عام کرایا تھا اور پھر وہ حضرت امام حسنؑ سے بھی جنگ کرنا چاہتا تھا اور بقول وکلاء معاویہ امام حسنؑ نے اپنے نانا بزرگ وار کی امت پر ترس کھایا تھا اور بقول وکیل معاویہ ابن حجر عسقلانیؒ کے امام پاک نے دنیاوی حکومت سے اس شرط پہ دستبرداری فرمائی کہ معاویہ کو اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور معاویہ نے بھی شرط کو قبول کیا تھا ہم کہتے ہیں پھر معاویہ کو ناصبیت کا دورہ کیوں پڑا اور اپنی اولاد میں ہمیشہ کے لئے حکومت رکھنے کی سازش کیوں کی خاندان نبوت کو نظر انداز کیوں کیوں کیا ابن خلدون کی بھی یہ ناصبیت ہے کہ یزید کے علاوہ کسی اور پہ بنو امیہ راضی نہیں تھے بنو امیہ کس باغ کی مولی تھے۔

اگر معاویہ مخلص ہوتا اور ناصبیت کا شکار نہ ہوتا تو معاویہ کے بعد بھی خاندان نبوت کی حکومت قائم ہو سکتی تھی۔ مگر معاویہ جان بوجھ کر وہ پیر مارا گیا کہ جس کے نتیجہ میں حکومت تو ایک طرف رہی خاندان نبوت کا کربلا میں قتل عام ہوا اور اس کی ذمہ داری معاویہ پر ہے۔

شرائط صلح میں معاویہ نے قبول کیا تھا کہ میرے بعد امام حسنؑ بادشاہ اسلام ہوگا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۶۵ ج ۱۳ کتاب الفتن

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۳۸ ج ۱۱ باب مناقب اہل بیت

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸۰ ج ۸ سنہ ۵۷

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۵۳/۱ ذکر خلفاء
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۹/۲ ذکر امام حسنؑ
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ ص ۱۵ صلح حسنؑ
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۳۷/۱ ذکر امام حسنؑ

فتح الباری کی عبادت } انی اشترطت علی معاویہ لنفسی الخلافۃ من بعدہ

البدایہ کی عبادت } وقد کان معاویہ لما صالح الحسنؑ عہد للحسن بالامر من -

ترجمہ: دونوں عبارتوں کا ابن کثیر فرماتے ہیں کہ وقت صلح معاویہ نے اپنے بعد امام حسنؑ کی بادشاہی کو قبول کیا تھا اور ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ وقت صلح امام حسنؑ نے فرمایا تھا کہ میں نے صلح میں یہ شرط رکھی ہے کہ معاویہ کے بعد میں خلیفہ ہوں گا۔

نوٹ: بعض کتب اہل اسلام میں یہ بھی لکھا ہے کہ وقت صلح معاویہ نے یہ شرط قبول کی تھی کہ میرے بعد خلیفہ بنانے کی خاطر مجلس شوریٰ مقرر کی جائے گی۔

ارباب انصاف جب معاویہ نے یزید کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ کیا تھا تو وہ امام حسنؑ کی موجودگی کی وجہ سے سخت پریشان تھا اور اس سلسلہ کی ایک میٹنگ میں ایک عراقی سردار نے واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دیا کہ امام حسنؑ کی موجودگی میں یزید کو ولی عہد کوئی بھی نہیں مانے گا اور خود معاویہ بھی شرائط صلح میں یہ بات تسلیم کر چکا تھا کہ میرے بعد خلیفہ امام حسنؑ ہو گا مگر ناصبیت کی گرمی نے معاویہ کو چین نہ لینے دیا اور وعدہ وفائی کی تمام آیات اور احادیث کو فراموش کر دیا اور نبیؐ کے بیٹے کو راستہ سے ہٹانے کی کوشش کو تیز کر دیا اور پھر جبہ اخلاص پر وہ داغ عصیاں دھر لیا جس کی

جلن قیامت تک باقی رہے گی ۔

بیعت یزید کے وقت امام حسنؑ کی موجودگی سے معاویہ کی سخت پریشانی اور امام پاک کو زہر دلوا کر راستہ سے معاویہ کا ہٹانا ں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ والسیاست صـ۱۵۵ ذکر بیعت یزید
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صـ۱ ذکر امام حسنؑ
۳۔ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب مقاتل الطالبیین صـ۲۹ ذکر حسنؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید صـ۴ ذکر صلح حسنؑ

الامامۃ کی عبادت { ان اھل الحجاز و اھل العراق لا یرضون بھٰذہ ولا یبایعون لیزید ما کان الحسن حیا

ترجمہ :۔ ایک عراقی سردار اخنف بن قیس نے معاویہ سے کہا تھا کہ جب تک امام حسنؑ زندہ ہیں کوئی حجازی اور عراقی مسلمان یزید کی بیعت نہیں کرے گا ۔

مقاتل کی عبادت { لما اراد معاویۃ البیعۃ لابنہ یزید فلم یکن شیئ اثقل علیہ من امر الحسنؑ بن علی و سعد بن ابی وقاص فدس الیھما سما فماتا منہ

ترجمہ - جب معاویہ نے اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ کیا تھا تو امام حسنؑ کی موجودگی سے اس کے لئے کوئی چیز زیادہ پریشان کرنے والی نہیں تھی اور سعد بن ابی وقاص کا وجود بھی اس کے لئے گراں تھا پس معاویہ نے امام حسنؑ اور سعد کو زہر دلوایا اور وہ دونوں بزرگوار وفات پا گئے۔

نوٹ: ارباب انصاف کتاب خصائل معاویہ ہیں ص۔ ۳۱ عدد کتب اہل سنت سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ معاویہ نے امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کیا تھا اور چودہ ۱۴ عدد کتب اہل سنت سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ امام حسنؑ کی شہادت کی خبر سن کر معاویہ خوش ہوا تھا اور مناظر اہل سنت کا فتوی تحفہ اثناء عشریہ سے بھی گزر چکا ہے کہ خاندان نبوت کی مصیبت کے وقت خوشی کرنے والا مرتد ہے خلاصہ الکلام معاویہ نے امام حسنؑ کو زہر دے کر شہید کرنے کے منصوبہ کا وقت صلح ہی اشارہ کر دیا تھا پس وہ بعیت یزید جو قتل اولاد رسول کے سہارے پروان چڑھی ہے اس کو خلافت کے بجائے فرعونیت کا نام دینا مناسب ہے حدیث مدینہ قیصر کا مجوسی الاصل ایرانی کی کتاب سے نظر آجانا اور قرآن پاک سے قتل مومن کی سزا جہنم ہے۔ نظر نہ آنا یہ ناصبیت کی ٹھوس دلیل ہے۔

امام حسنؑ سے صلح کے بعد معاویہ کی پہلی غداری کہ تمام شرائط میرے قدموں میں ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ص ۲۳ ذکر حسنؑ
۲- عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب مقاتل الطالبین ص ۲۹ ذکر حسنؑ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ و النہایہ ص۱۳۱ ج۸ ذکر معاویہ

مقاتل کی عبارت { قال معاویۃ ، وکل شرط شرطتہ فتحت قدمی ھاتین لا افی بہ

ترجمہ :- صلح کے بعد معاویہ نے کوفہ میں آکر یہ پہلا خطبہ دیا تھا کہ اے اہل کوفہ میں نے نماز، زکوٰۃ اور حج کی خاطر آپ سے جنگ نہیں کی یہ کام تو آپ پہلے ہی کرتے ہیں میں نے تو آپ سے اس لئے جنگ کی ہے کہ آپ پر سرداری اور حکومت کروں۔ یہ الفاظ البدایہ کے ہیں اور مقاتل و شرح حدیدی میں یہ بھی لکھا ہے کہ معاویہ نے کہا کہ صلح سے پہلے جتنے شرائط میں نے قبول کئے ہیں وہ تمام میرے قدموں میں ہیں اور میں ان کو پورا نہیں کروں گا۔

نوٹ : ارباب انصاف مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بیعت یزید کا زہریلا درخت کاشت کرتے وقت معاویہ نے پہلا جرم تو یہ کیا کہ شرائط صلح میں غداری کی وعدہ میں بے وفائی کی اور بخاری شریف میں لکھا کہ منافق کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اذا وعد اخلف کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور دوسرا جرم یہ کیا کہ اپنے بیٹے کو خلیفہ نامزد کرنے کی خاطر رسول اللہ کے بیٹے کو قتل کیا اور تیسرا جرم یہ کیا کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یزید شرابی اور کبابی ہے اور اہل اسلام نے اور اس کے بعض گورنروں نے اس کو متوجہ بھی کیا تھا کہ یزید فاسق و فاجر ہے اور اپنی بدکرداری کے باعث خلافت کے لائق نہیں ہے۔ مگر معاویہ نے کوئی پرواہ نہیں کی اور ایک فاسق و فاجر کو خلیفہ نامزد کرکے شریعت اسلامیہ کا جنازہ نکال دیا اور چوتھا جرم یہ کیا کہ خاندان نبوت کی بربادی کا سب سے بڑا سبب اپنے ہاتھوں سے تیار کیا کیوں کہ یزید کو عالم اسلام کی مخالفت کے

باوجود معاویہ نے خلیفہ نامزد کر کے واقعہ کربلا کی ذمہ داری اپنے اوپر ڈال لی ہے
نوٹ: بعض کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ امام حسنؑ کو یزید بن معاویہ نے زہر دلوا کر شہید کیا تھا اور ہمارا نظریہ یہ ہے کہ معاویہ اور یزید دونوں کے مشورہ سے فرزند نبیؐ امام حسنؑ کو شہید کیا گیا کیوں کہ امام پاک کی موجودگی میں بیعت یزید کے لئے کوئی مسلمان تیار نہ تھا۔ کیوں کہ معاویہ نے شرائط صلح میں یہ قبول کیا تھا کہ میرے بعد امام حسنؑ خلیفہ ہو گا۔

عبدالرحمٰن بن خالد بھی بیعت یزید کی بھینٹ چڑھ گیا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص۴۰۲ ذکر عبدالرحمٰن
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۳۱ ج۸ ذکر سنہ ۴۶
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص۲۸۹ ج۳ ذکر عبدالرحمٰن

الاستیعاب کی عبادت: اختصار کی خاطر بجائے عربی کے صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جب معاویہ بوڑھا ہو گیا تو اہل شام سے کہا کہ میں تمہارے لئے ایک حاکم بنانا چاہتا ہوں آپ کی منشا کیا ہے اہل شام نے کہا کہ ہم عبدالرحمٰن بن خالد کو پسند کرتے ہیں یہ بات معاویہ کو ناگوار گزری کیوں کہ وہ یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پس اس کے بعد عبدالرحمٰن بیمار ہوا اور معاویہ نے اپنے طبیب ابن آثال یہودی کو حکم دیا کہ عبدالرحمٰن کو زہر قاتل پلا کر ہلاک کر دے۔ پس طبیب نے عبدالرحمٰن کو زہر پلا کر ہلاک کر دیا۔

نوٹ:۔ اس عبدالرحمٰن کا کچھ ذکر مقتولین معاویہ کے بیان میں ہو چکا ہے یہ عبدالرحمٰن بقول قوم معاویہ سیف اللہ خالد بن ولید کا بیٹا ہے اور جنگ صفین میں معاویہ کی فوج کا افسر تھا اور سپہر ہند کی باغیانہ کاروائی میں اس کی مدد کرنے کا عبدالرحمٰن کو خوب صلا مل گیا۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے دیکھا کہ یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی ہوس معاویہ میں کتنی تیز تھی بلکہ یہ خواہش جنون کی حد تک پہنچ چکی تھی اور اپنے دبیگانے کی تمیز معاویہ میں ختم ہو چکی تھی اور یزید کی مقبولیت کا یہ حال تھا کہ سوائے درباری چمچوں کے خود اہل دمشق اس کو نہیں چاہتے تھے مثلاً اگر اسلام آباد میں کسی کو وزیر نامزد کیا جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پنڈی اور اسلام کے تمام مسلمان اس کی وزارت کے مشتاق تھے اور مارشل لا کے سامنے خاموشی کو عین رضا سمجھا سخت نادانی ہے اور معاویہ کا مارشل لا تو بہت سخت تھا وہ تو خاندان نبوت کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا معاویہ کے مارشل لا میں تو صحابہ کرام اور اہل اسلام کا قتل عام ہو ا ہے۔ ارباب انصاف معاویہ شاہی کے یہ گرہیں کہ مسلمان آج تک انصاف کے کے لئے ترس رہے ہیں۔

یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی معاویہ کی طرف سے تیاری اور جناب ابوبکر کے خاندان کی مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی پیشکش

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸۹/۸ ذکر عبدالرحمٰن
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۴۰۰/۲ ذکر عبدالرحمٰن
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۴۰۰/۲ ذکر عبدالرحمٰن
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص ۵۹/۱ سنہ ۵۳
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص ۱۷۲ فصل ۹
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۴۹
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۳ ذکر معاویہ
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۳۷/۲

البدایہ کی عبارت: لما جاءت بیعۃ یزید بن معاویہ الی المدینہ قال عبد الرحمٰن بن ابی بکر لمروان جعلتموھا واللہ ھرقلیہ وکسرویہ فقال مروان اسکت .... قال لبعث معاویہ الی عبد الرحمٰن بن ابی بکر بمائۃ الف درھم لعد ان ابی البیعۃ لیزید بن معاویہ فردھا عبد الرحمٰن وابی ان یأخذھا وقال أبیع دینی بدنیای۔

ترجمہ: معاویہ نے اپنے گورنر مروان کو خط لکھا کہ اہل مدینہ سے یزید کی بیعت لے جب مروان نے اہل سلام سے بات چیت کی تو جناب ابوبکر کے فرزند عبدالرحمٰن نے کہا کہ جس طرح ایک کسریٰ یا فرعون کے بعد دوسرا کسریٰ یا فرعون اس کا جانشین ہوتا تھا تم نے وہی کھاتہ بنا لیا ہے کہ ایک اموی جبار کے بعد دوسرا اموی جبار اس کا جانشین بناتے ہو مروان نے کہا خاموش رہو۔ راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن نے جب بیعت یزید کا انکار کیا تھا تو معاویہ نے اس کو انکار کے بعد ایک لاکھ درہم روانہ کیا تھا مگر عبدالرحمٰن نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کیا ہو سکتا ہے کہ میں اپنے دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالوں۔

نوٹ: ارباب انصاف چونکہ اختصار بھی ملحوظ ہے ورنہ اس موقع پر مروان اور جناب عائشہ کا مقابلہ تاریخ میں پڑھنے کے قابل ہے جناب عائشہ سے حکم اور مروان کی اس موقع پر جتنی مذمت کی جا سکتی تھی اس میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑی خلاصہ الکلام عبدالرحمٰن جناب ابوبکر کے خاندان کا سربراہ تھا اور بیعت یزید کو اور ایک لاکھ رشوت کو ٹھکرا کر اعلان کر دیا کہ یزید خلافت کے لائق نہیں ہے اور اس کی بیعت کرنا دین فروشی ہے۔

اہل سنت کے مایہ ناز عالم محمود ابوریہ مصری اپنی مایہ ناز کتاب شیخ المضیرہ ابوہریرہ الدوسی صد ۱۶۸ باب معاویہ وکیف کان یحکم میں لکھتا ہے کہ معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت لوگوں سے جبر اور سختی سے لی ہے اور جن لوگوں نے انکار کیا تھا۔ معاویہ نے ان کو سزا دی تھی۔

ان ما لسم کما فعل بالحسن وعبد الرحمٰن بن ابی بکر وعبد الرحمٰن بن خالد وکل هولاء قد ماتو ابا لسم۔

اور اگرچہ وہ سزا زہر دینا ہی کیوں نہ ہو جس طرح کہ معاویہ نے امام حسنؑ

اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور عبدالرحمٰن بن خالد کو زہر دیا تھا اور یہ سب لوگ معاویہ کے زہر سے وفات پا گئے۔

میرے محترم قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے جناب ابوبکر کے بیٹے حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی اور رسول اللہ کے سالے کو بھی قتل کیا ہے اور جس دل میں ابوبکر کی ذرا سی بھی محبت ہے اس دل میں معاویہ سے ذرا سی بھی عقیدت کی گنجائش نہیں ہے بصورت دیگر وہ ابوبکر سے دعوے ا عقیدت میں جھوٹا ہے۔

ارباب انصاف معاویہ نے بیعت یزید کی خاطر جس طرح فرزند رسولؐ کو قتل کر کے بہت بڑا جرم کیا ہے اسی طرح ابوبکر کے بیٹے کو قتل کر کے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور وکلاء معاویہ اور یزید، بیعت یزید پر جس اجماع امت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ دعویٰ سفید جھوٹ ہے اور اجماع کے نام کو رسوا کرنے والی بات ہے البتہ وہ اجماع جس کے یہ ارکان ہیں کہ کوڑے۔ قید۔ جرمانہ۔ قتل۔ دھاندلی، رشوت، مکر و فریب۔ مخالف کو زہر دے کر مرا ڈالنا۔ اس قسم کی تدابیر کو اجماع کے بجائے اگر اس کا نام معاویہ شاہی رکھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے حضرت عائشہؓ کو بھی قتل کر دیا

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر جز سوم جلد اول ص ۵۸ در تاریخ حافظ ابرو از ربیع الابرار و کامل السفینہ منقول

است کہ در شہور سنہ ستہ وخمسین کہ معاویہ بن ابی سفیان بجہت بیعت یزید بمدینہ رفتہ الخ

ترجمہ : تمام عبارت گزر چکی ہے اس جگہ صرف ترجمہ ملاحظہ فرماویں۔

سنہ ۵۶ھ میں بیعت یزید کی خاطر معاویہ مدینۃ الرسول میں آیا اور حضرت عائشہ نے بیعت یزید لینے کے بارے میں معاویہ پر اظہار ناراضگی فرمایا پس معاویہ نے کسی عزیز کے گھر ایک کنواں کھدوایا اور گھاس سے اس کا منہ چھپا دیا اور آبنوس کی کرسی اس پر رکھ دی اور جناب عائشہ کی دعوت کر دی اور حضرت عائشہ کو کھانے کے وقت اسی کرسی پر بٹھایا پس بیٹھنے کی دیر تھی کہ محترمہ اس کنوئیں میں گر پڑی معاویہ نے اس کنوئیں کو بند کرا دیا اور مدینہ سے مکہ چلا گیا۔

نوٹ : ارباب انصاف بیعت یزید کی خاطر معاویہ کا حرم رسولؐ ام المومنین کو قتل کرنا بھی اس کا ایک ناقابل معافی بہت بڑا جرم ہے اور کتاب حبیب السیر کی تحفہ اثنا عشریہ سے توثیق اسی رسالہ میں ص گزر چکی ہے۔

حضرت عائشہ مومنوں کی ماں ہے اور کوئی مومن اپنی ماں کے قاتل کو عقیدت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا اور بیعت یزید پر جو اجماع امت کا نواصب دعویٰ کرتے ہیں اس دعویٰ کی بھی کوئی عقیدت مند حضرت عائشہ کا تصدیق نہیں کر سکتا۔ محترم قارئین آپ نے دیکھا کہ بیعت یزید وہ آفت اور بلا تھی کہ جناب ابوبکر کے ایک بیٹے اور بیٹی کو بھی ہڑپ کر گئی پس وہ بیعت جو قتل حضرت امام حسنؑ اور قتل عبدالرحمٰن بن ابوبکر اور قتل سعد بن ابی وقاص اور قتل عبدالرحمٰن بن خالد اور قتل حضرت عائشہ سے پروان چڑھی ہے اس کو اجماع امت کا نام دینا عالم اسلام کو نادان بنانے والی بات ہے۔ میں دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر نواصب کو کہتا کہ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ حضرت عثمان کے جواز قتل پر اہل اسلام کا اجماع ہو گیا

تھا تو آپ اس اجماع کو تسلیم کرتے ہیں۔

خلاصہ الکلام نواصب نے فتوحات معاویہ کی جو فہرست بنائی ہوئی ہے اس میں قتل حضرت عائشہ کو پہلے نمبر پہ اور بیعت یزید نمبر ۲ پہ رکھ دیں۔

بیعت یزید کے وقت جناب عمر کے خاندان کی طرف سے مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی ادائیگی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱۳ ص ۷ کتاب الفتن
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۱۵۹ باب اثم الغادر
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ج ۴ ص ۱۸۲ ذکر عبداللہ بن عمر
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۹۶ ذکر عبداللہ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۵۳ سنہ ۵۶

فتح الباری کی عبارت: عن نافع ان معاویۃ اراد ابن عمر علی ان یبایع لیزید فابی فارسل الیہ معاویۃ بمائۃ الف درھم فاخذھا فدس الیہ رجلا فقال ما یمنعک ان تبایع فقال ان ذاک لذاک

ترجمہ: معاویہ نے عبداللہ بن عمر سے یزید کی بیعت طلب کی عبداللہ نے انکار کیا تھا پس معاویہ نے ایک لاکھ درہم ابن عمر کی خدمت میں بطور رشوت

روانہ کیا اور عبداللہ بن عمر نے قبول فرما لیا پھر معاویہ نے خفیہ ایک کارکن ابن عمر کی خدمت میں بھیجا اور گزارش کی کہ اب بیعت کرنے سے کیا رکاوٹ ہے جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ درہم اس بیعت کی خاطر ہیں اور بعض کتب میں ہے کہ ابن عمر نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرا دین اتنا سستا نہیں ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ بیعت یزید میں فاروقی خاندان کے سربراہ کی طرف سے مخالفت بھی ہوئی ہے اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی پیش کش بھی ہوئی ہے اور ایسے حالات میں جس تدبیر سے جو بیعت پروان چڑھی ہے اُسے عالم اسلام بیعت شرعیہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

صدیقی اور فاروقی خاندان کی بیعت یزید سے نفرت کا مزید ثبوت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۱ / ۵ کتاب المغازی غزوہ خندق

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۳۳ / ۶ سورہ الاحقاف

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۵۷۶ / ۸ الاحقاف ص ۴۰۳ / ۷ غزوہ خندق

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۱۴۹ / ۹ الاحقاف

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد السار ی ص ۳۴۶ / ۷ الاحقاف ص ۳۳۵ / ۶

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فیض الباری ص ۲۳۱ / ۴

صحیح بخاری کی عبادت اختصار کے مدنظر ترجمہ پیش خدمت ہے جناب عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت حفصہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ حکومت سازی میں ہمارا کوئی دخل نہیں رہا۔ حفصہ نے کہا آپ تشریف لے جائیں لوگ آپ کے منتظر ہوں گے اور میں ڈرتی ہوں کہ آپ کے غیر حاضر ہونے سے وہاں پھوٹ پڑ جائے گی پس حفصہ نے مجھے روانہ کر کے ہی چھوڑا جب لوگ چلے گئے تو معاویہ نے کہا کہ اس خلافت والے معاملہ میں اگر کوئی کچھ کہنا چاہتا ہے تو وہ اپنا سینگ تو ذرا اونچا کرے ابن عمر کہتا ہے کہ میں نے اپنی چادر کھول دی معاویہ کے اس کلام کے بعد کہ ہم اس سے اور اس کے باپ سے خلافت کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

حبیب بن مسلمہ نے ابن عمر سے کہا آپ نے اس کو جواب کیوں نہ دیا۔ ابن عمر کہتا ہے کہ میرا ارادہ بنا کہ میں اس کو یہ جواب دوں کہ خلافت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہے جس نے تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی ہے مگر خون ریزی کے خوف سے میں خاموش رہا۔ حبیب نے کہا آپ محفوظ رہے اور بچ گئے۔

بخاری ص۱۱ ج۵ غزوہ خندق

نوٹ: فتح الباری ص۳۰۴ میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ کان ھذا فی زمن معاویۃ لما اراد ان یجعل ابنہ یزید ولی عھد کہ مذکورہ واقعہ معاویہ کے زمانہ میں اس وقت پیش آیا تھا جب اس نے اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

ارباب انصاف مذکورہ روایت نے ایک بات تو یہ بتلائی کہ معاویہ حضرت عمر کی شان میں گستاخ تھا اور اپنے آپ کو عمر سے خلافت کا زیادہ حق دار سمجھتا تھا اور دوسری بات یہ بتلائی ہے کہ معاویہ نے بیعت یزید کے وقت رعب سلطانی سے کام لیا ہے اور تیسری بات یہ بتائی ہے کہ فاروقی خاندان کے سربراہ حضرت عبداللہ بن عمر

بیعت یزید کے وقت گزرتے رہے اور خون ریزی کے خوف سے چپ رہے جناب عمر بقول بعض بزرگان دین کے ڈرپوک تھے لالچی تھے اور عیاش تھے۔ پس اسی لئے تو وہ خاموش رہے اور کھل کر بیعت یزید پر تنقید نہ فرمائی اور دل سے ان کو معاویہ یزید کی بیعت اور حکومت سے سخت نفرت تھی۔

صحیح بخاری کی عبادت } صـــ ۱۳۳ ج-۶ سورہ الاحقاف مروان بن حکم کو معاویہ نے حجاز کا گورنر بنایا تھا اور مروان نے ایک خطبہ دیا اور لوگوں سے بیعت یزید کا ذکر کیا تاکہ معاویہ کے بعد اس کو خلیفہ تسلیم کیا جائے عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے خطبہ سن کر کچھ کہا مروان نے آرڈر دیا کہ عبدالرحمٰن کو گرفتار کیا جائے اس نے بھاگ کر حضرت عائشہ کے گھر میں پناہ لے لی اور بچ گیا۔

نوٹ: بخاری شریف کی ان تینوں شروحات فتح۔ عمدہ اور ارشاد الساری میں لکھا ہے کہ مروان کی تقریر سن کر عبدالرحمٰن نے کہا تھا۔ کہ معاویہ کے بعد بیعت یزید کرنا ایسے ہی جیسے ایک ہرقل اور فرعون کے بعد دوسرے ہرقل اور فرعون کی حکومت تسلیم کرنا ہے۔

نوٹ: بخاری شریف کے یہ دونوں حوالہ جات اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ خلافت معاویہ اور یزید کو صدیقی اور فاروقی خاندان کے سربراہ اسلامی حکومت نہیں مانتے تھے بلکہ ان کی حکومت کو ہرقل جیسے کفار بادشاہوں کی حکومت کی مانند سمجھتے تھے۔

نوٹ :-

کتاب اہل سنت ریاض النضرہ صـــ ۱۱۲ ج-۴ ذکر سعید بن زید میں لکھا ہے کہ یہ سعید حضرت عمر کا سالا اور بہنوئی اور چچا زاد بھائی تھا جس کو قوم معاویہ نے عشرہ مبشر کے ساتھ نتھی بھی کیا ہے جب بیعت یزید کا مسئلہ اس کے سامنے پیش

کیا گیا تو اس نے بھی ناک چڑھائی تھی۔

بیعت یزید کے بارے میں عبداللہ بن عمر نے کئی پینترے بدلے

ارباب انصاف آج کل کے نواصب بیعت یزید کی صحت ثابت کرنے کی خاطر ابن عمر کے رویہ کو قرآن پاک کی آیات سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور واقعہ حرہ میں تمام اہل مدینہ کی قربانیوں پر ابن عمر کے رویہ والا جھرلو پھیر دیتے ہیں یہ ابن عمر کیسا تھا۔ کتاب اہل سنت عمدۃ القاری ص ۳۴۶ / ۱۱ اور الاستیعاب ص ۳۳۷ / ۲ ذکر ابن عمر میں لکھا کہ یزید تو یزید رہ گیا یہ ابن عمر خود معاویہ کو واجب القتل اور اُس کے خون کو حلال سمجھتا تھا اور اس بات کا وقت موت تک اس کو افسوس رہا کہ میں نے حضرت علیؑ سے مل کر معاویہ کو قتل کیوں نہ کیا اور بیعت یزید کو یہ شخص دین فروشی سمجھتا تھا مگر معاویہ نے جو ایک لاکھ درہم اس کو ٹکا دیا تھا اس رشوت نے ابن عمر کے تمام جوش ٹھنڈے کر دیئے تھے اور پھر اُموی نوازشات کا اس کو ایسا چسکا پڑا کہ جس کے نتیجے میں اس کا دل کچھ کہتا تھا اور زبان کچھ کہتی تھی کسی نے سچ کہا کہ پیسہ بولتا ہے۔

واقعہ حرہ کے موقع پر ابن عمر نے یزید کی حمایت میں جو فتویٰ داغ دیا تھا حقیقت میں ابن عمر نہیں بول رہا تھا بلکہ وہ ایک لاکھ رشوت وہ پیسہ بول رہا تھا اور یہ عبداللہ بن عمر بھی ہلکے درجہ کا ناصبی تھا جب خاندان نبوت کی حکومت قائم ہوئی تھی تو اس نے بھی ہلکے درجہ کی بغاوت کی تھی اور امام الاولیاء سید الاوصیاء و امیر

المومنین یعسوب المسلمین حضرت علیؑ بن ابی طالب علیہما السلام کی بیعت سے انکار کیا تھا مگر خاندان نبوت کی شرافت تھی کہ اس ناصبی کو صرف اس کی بد خلقی کی شکایت کر کے اس کو نظر انداز کر دیا۔ اور کتاب اہل سنت الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ذکر ترجمہ علیؑ میں لکھا ہے کہ یہ ابن عمر کہتا ہے کہ ہم زمانہ رسالت میں بزرگوں کے درجات یوں بیان کرتے تھے ابوبکر، عمر عثمان اور پھر خاموش ہو جاتے تھے ابو عمر صاحب کتاب لکھتا ہے کہ ابن عمر کی اصل رپورٹ کو ابن معین نے غلط قرار دیا ہے کیوں کہ یہ رپورٹ مذہب اہل سنت کے خلاف ہے کیوں کہ اہل سنت کے نزدیک عثمان کے بعد حضرت علیؑ افضل ہیں۔ پس حدیث ابن عمر اگرچہ اسناداً صحیح ہے مگر معنی غلط ہیں۔

ارباب انصاف مقام فضلیت میں حضرت علیؑ کا ذکر نہ کرنا یہ ابن عمر کی ناصبیت کا ٹھوس ثبوت ہے علاوہ ازیں واقعہ کربلا اور بحکم یزید خاندان نبوت کا قتل عام اہل اسلام کے لئے وہ مصیبت عظمیٰ تھی کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ فوراً یزید کو قتل کر دیا جاتا مگر ظالم حکام کی گرفت اور یزید کا مارشل لاء اتنا سخت تھا کہ مسلمان دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور سوچنے لگے کہ جس ظالم نے خاندان نبوت کے قتل عام کی پرواہ نہیں کی وہ کسی غیر کی پرواہ بھی نہیں کرے گا اور معاویہ کے زمانہ میں یہ جھوٹا پراپیگنڈہ بھی بہت کیا گیا کہ ظالم حکام کے خلاف آواز نہ اٹھائی جائے اور صبر کیا جائے پس ان جیسے امور نے اہل اسلام کو یزید کے خلاف کارروائی سے روکے رکھا مگر اہل مدینہ نے جرأت کا مظاہرہ کیا اور واقعہ کربلا میں یزید کے مجرم ہونے کے باعث انھوں نے یزید کو حکومت اسلامی سے برطرف کرنے کا اعلان کر دیا اور پاؤں سے جوتے اتار کر کہتے تھے کہ یزید کو ہم نے حکومت سے یوں اتارا ہے جیسے پاؤں سے ہم نے جوتا اتارا ہے۔ اور اس موقع پر عبداللہ بن عمر نے تمام اہل مدینہ کو چھوڑ کر اپنی

ناصبیت کا تاریخ اسلام یوں ثبوت فراہم کیا کہ تمام اہل مدینہ ایک طرف اور ایک ابن عمر ایک طرف اس نے بڑے زور شور سے یہ ڈھولی بجائی کہ بیعت یزید توڑنا جرم ہے مگر اس کی گمراہ کن آواز پر کسی نے کان نہ دھرا کیوں کہ لوگوں کو یہ راز معلوم ہو چکا تھا کہ یزید کی حمایت میں ابن عمر نہیں بولتا بلکہ وہ لاکھ درہم رشوت والا بولتا ہے۔

ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ معاویہ نے بیعت یزید کی خاطر حضرت عمر کے خاندان کو کس طرح خرید کیا قابل غور یہ نکتہ ہے کہ جن لاکھوں درہموں کی بیعت یزید کی خاطر معاویہ ادائیگی کرتا تھا یا پیش کرتا تھا وہ کہاں سے آتے تھے۔ کتب اہل سنت گواہ ہیں کتاب خصائص معاویہ میں ہم نے ثابت کیا ہے کہ بیت المال کو معاویہ نے اپنی ذاتی جاگیر بنالیا تھا۔ پس مال المسلمین میں خیانت کر کے اپنے بیٹے کی ولیعہدی کو لوگوں پر ٹھونسنے کے لئے لاکھوں درہم خرچ کرنا اور جو لوگ رقم سے رام نہ ہو سکے ان کو قتل کر دینا شریعت اسلامیہ اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتی پس بیعت یزید کے سلسلہ میں دو امر ایک قتل ناحق اور دوسرا مال خدا کو ناجائز خرچ کرنا معاویہ کے ذمہ ثابت ہے اور اس قماش کے لوگوں کو سیدنا کہنے کی ہماری غیرت اسلامی اجازت نہیں دیتی۔

بیعت یزید کے وقت جناب عثمان کے خاندان کی مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی ادائیگی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸۰/۸ ذکر سنہ ۵۶

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر صفحہ ۱۵۹/۶ ذکر سعید بن عثمان
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۱۶۴/۱ ذکر بیعت یزید
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب کامل لابن اثیر صفحہ ۲۵۳/۳ ذکر بیعت یزید
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۱۷۶/۷ ذکر بیعت یزید

البدایہ | وقد عاتب معاویۃ فی ولایتہ سعید بن عثمان
کی عبادۃ | ابن عفان وطلب منہ ان یولیہ مکانہ الخ

ترجمہ: سعید بن عثمان معاویہ پر سخت ناراض ہوا تھا اس بابت کہ معاویہ نے یزید کو اپنا جانشین نامزد کیا ہے اور ابن عثمان نے معاویہ سے یہ مطالبہ کر دیا تھا کہ یزید کے بجائے معاویہ اس کو اپنا جانشین مقرر کرے۔

امامۃ وسیاسہ | اتاہ سعید بن عفان وکان شیطان قریش
کی عبادت | ولسانا۔

ترجمہ: بیعت یزید کے وقت سعید بیٹا عثمان بن عفان کا معاویہ کے پاس آیا اور کہا اے امیر شام تو کس وجہ سے یزید کو اپنا خلیفہ نامزد کر رہا ہے اور مجھے نظر انداز کر رہا ہے (پھر سعید نے اپنی کچھ خوبیاں کیں) پھر کہا فاذا ابیت فاعطنی مما اعطاک اللہ فقال معاویہ لک خرسان قال سعید وما خرسان قال انہا لک طعمۃ وصلۃ رحم۔ سعید بڑا سخن ور اور ابلیس تھا کہنے لگا اگر تو مجھے خلیفہ بنانے سے انکار کرتا ہے تو کچھ تو مجھے بھی دے معاویہ نے کہا میں نے تجھے خرسان دیا ہے سعید نے کہا کس عنوان سے خراسان دیا جا رہا ہے۔ معاویہ کے شان میں ایک نعت شریف لکھی جس کے آخری مصرع میں کہا کہ اگر میرا باپ عثمان بھی ہوتا تو مجھے معاویہ کے عطیہ سے زیادہ نہ دیتا

ابن عساکر کی عبارۃ کان اهل المدینه یحبون سعید ادیکرهون یزید فقدم علی معاویه فقال له یا بن أخی ما شئ یقوله اهل المدینه قال ما یقولون قال قولهم شعر... فولاه معاویه خراسان واجاره بمائة ألف درهم

ترجمہ: اہل مدینہ سعید بن عثمان کو پسند کرتے تھے اور یزید بن معاویہ کو برا جانتے تھے۔ بیعت یزید کے وقت سعید بن عثمان معاویہ کے پاس آیا پس معاویہ نے کہا اے برادر زادے یہ کیا بات ہے جو اہل مدینہ کرتے ہیں سعید نے کہا کہ فرمایئے معاویہ نے اس کو اہل مدینہ کا وہ شعر سنایا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی قسم خلافت کو یزید نہیں پائے گا تا وقتیکہ کھوپری کو لوہانہ کاٹے معاویہ کے بعد ہمارا سردار سعید ہے۔ سعید نے یہ شعر سن کر معاویہ سے کہا کہ اس کلام میں آپ کو کیا برا لگا ہے پھر سعید نے اپنی خوبیاں بیان کرنا شروع کر دیں اور معاویہ نے بجائے بحث کرنے کے سعید کو ایک لاکھ درہم بھی دیا اور خراسان کا گورنر بھی بنا دیا۔

لوٹ: ارباب انصاف یہ سعید بن عثمان اپنے باپ کے بعد عثمان کے خاندان کا سربراہ تھا اور ایک لاکھ رشوت اور خراسان کی گورنری ملنے کے بعد رام ہوا ہے ورنہ نگارے کی چوٹ پر اس نے بھی بیعت یزید کی مخالفت کی ہے اور بیعت یزید پر دعویٰ اجماع کی دھجیاں اڑا رہے ہیں وکلاء یزید کو چاہیے کہ دعویٰ اجماع کے بجائے وہ یوں دعویٰ کریں کہ بیعت یزید رشوت سے پروان چڑھی ہے اسے پہلے صدیقی اور فاروقی خاندان کے سربراہوں کے تذکرہ میں ایک ایک لاکھ درہم کا ذکر آپ پڑھ چکے ہیں پس معلوم ہوا کہ کتاب بیعت یزید

الامامۃ کی عبارت — فکان اول ما رزق ألف دینار فی کل ھلال وفرض له فی اھل بیته مائة

ترجمہ: علامہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ فرماتے ہیں کہ بیعت یزید کے وقت مروان بھی بگڑ گیا اور ایک وفد لے کر معاویہ کے پاس دمشق پہنچا اور غم و غصہ و لالچ کا اظہار کیا پس معاویہ نے ایک ہزار دینار ماہوار مروان کا وظیفہ مقرر کر دیا اور سو سو اس کے افراد خانہ کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

مروج الذھب کی عبارت — والثانی لعد ولی عھدہ وجعله ولی عھد یزید وردہ الی المدینة ثم انه عزله عنھا

ترجمہ: علامہ علی بن حسین مسعودی فرماتے ہیں کہ بیعت یزید کے موقع پر مروان بگڑ گیا اور معاویہ کے پاس دمشق پہنچا اور اپنی بزرگی اور اپنی خوبیاں جتلائیں معاویہ نے اس کو یوں ٹھنڈا کیا کہ تو میری مثل ہے اور میرے ولی عہد کے بعد تو خلیفہ ہے اور مروان کو یزید کا ولی عہد بنایا اور اس کو واپس مدینہ لوٹایا اور پھر اس کو ولی عہدی سے معزول کر دیا۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف معاویہ نے جن حیلوں اور تدبیروں سے یزید کو خلیفہ نامزد کر کے ملت مسلمہ کے اوپر ٹھونس دیا تھا آپ ہی ذرا خوف خدا فرما کر بتائیں کہ کیا خدائی نمائندے اسی طرح بنتے ہیں کیا اللہ پاک نے بھی کسی کو امام یا نبی رشوت کے زور سے بنایا ہے۔ کھری بات ہے کہ بیعت یزید رشوت سے پروان چڑھی ہے اور آج اس بیعت پر وکلاء یزید اجماع امت کا جھنڈا لو پھیر کر سادہ لوح اہل اسلام کو گمراہ فرما رہے ہیں۔

حضرت عثمان اور مروان دونوں بنو امیہ سے تھے اور ان کے خاندان والوں نے بھی یزید کو ناپسند کیا ہے اور خاموشی بھی کچھ لو اور کچھ دو کے زرین اصول کی وجہ

کا جو ورق بھی الٹا جائے اس میں قتل اور رشوت اور رعب سلطانی نظر آتا ہے معاذ بیعت یزید پر کسی مورچہ میں بی بی عائشہ کی لاش نظر آتی ہے اور کسی میں سعد بن ابی وقاص کا مردہ جسم دکھائی دیتا ہے۔ کہیں عبدالرحمٰن بن ابو بکر بیعت یزید کی بھینٹ چڑھتا ہوا نظر آتا ہے اور کہیں بیعت یزید عبدالرحمٰن بن خالد کو ہڑپ کرتی ہوئی نظر آتی ہے اور کسی جگہ بیعت یزید سے انکار کے باعث کوئی میدان خاندان نبوت کے مقدس خون سے لالہ زار نظر آتا ہے اور کس لائن پر معاویہ شاہی کا رعب اور گرج چمک ہے اور کسی جگہ سونے چاندی کے درہم و دیناروں کی چھنکار ہے ہیں نواصب کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہو کہ کیا اسی مذکورہ کارروائی کا نام اجماع ہے اسلام میں اگر جواب ہاں میں ہے تو لا حول و لا قوۃ الا باللہ بھائی ہمارا تو ایسے اجماع کو دور سے سلام ہے۔

بیعت یزید کے وقت مروان کی مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاست صہ ۱۶۲ ذکر بیعت یزید

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب صہ ۳۸ بیعت یزید

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب دائرۃ المعارف صہ ذکر یزید

سے کی ہے۔

معاویہ کے زمانہ میں صدیقی اور فاروقی اور عثمانی خاندان قوم معاویہ میں بڑی اہمیت والے تھے بیعت یزید کے بارے ان خاندانوں نے جو کردار ادا کیا ہے علماء اہل سنت نے اس کی رپورٹ پیش کر کے عالم اسلام کو ایک دعوت فکر دی ہے کہ جب ان خاندانوں کو خریدنے کی خاطر معاویہ نے بھاری رقمیں خرچ کی ہیں تو دوسرے قبائل کا حال خود بخود معلوم ہو جاتا ہے۔

مذکورہ رپوٹ سے صحابہ کرام اور اہل اسلام کی عزت پر حرف آتا ہے

بیانہ ہو سکتا ہے کہ نواصب دفاع میں ہتھیار استعمال کریں کہ مذکورہ رپوٹ کا مطلب یہ ہے کہ معاویہ کے دور میں بیعت یزید کے وقت تمام صحابہ کرام جو موجود تھے وبکاؤ مال اور اس وقت کے مسلمان بھی معاذ اللہ ڈرپوک یا لالچی تھے اور اس چیز کو کوئی مسلمان باور نہیں کرتا کیوں کے اسسے تو قوم معاویہ کے دین دیانت کا جنازہ نکل جاتا ہے پس مذکورہ رپورٹ ہی غلط ہے۔

صحابہ اور مسلمانوں نے قتل عثمان کے وقت کون سی توپ چلائی تھی

بیانہ صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی خاموشی کی کوئی قیمت نہیں ہے کیونکہ
انھیں لوگوں کے سامنے دن دہاڑے عثمان قتل ہوا تھا اور یہ صحابہ گھروں میں بیٹھے
رہے اور تین دن تک عثمان کو دفن بھی نہ کیا پس جس طرح بقول قوم معاویہ عثمان
ناحق قتل ہوا اور تمام اہل مدینہ بلکہ تمام صحابہ اور مسلمان خاموش رہے اسی طرح
بیعت یزید بھی ناحق تھی اور صحابہ اور مسلمان لالچ یا خوف کی وجہ سے خاموش رہے
جس طرح قتل عثمان کے وقت ان کی خاموشی سے ان کی خاموشی سے ان کے دین
دیانت کا کچھ نہیں بگڑا اسی طرح بیعت یزید کے وقت ان کی خاموشی سے نواصب
کا یہ اعتراض کہ رپورٹ دینے والے جھوٹے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ آئیں ہم
تو یہی کہتے ہیں کہ ان جھوٹوں کی کتابوں کو چھوڑو اور خاندان نبوت کے دروازے پر
آؤ افسوس ہے کہ مذکورہ رپوٹر جب نماز روزہ اور دیگر عبادات کی بات کریں تو سچے
ہیں اور اگر یزید کے خلاف کچھ لکھ دیں تو جھوٹے ہیں اسی کو کہتے ہیں. میٹھا میٹھا
ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو۔

بیعت یزید کے وقت عرب قبائل کی مخالفت

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تلخیص ابن عساکر ص ۹۲/۵ ذکر خالد بن المعمر

ابن عساکر کی عبارت: ارادہ معاویہ الناس علی بیعۃ یزید فتثاقلت ربیعۃ ولحقت بعبد القیس بالبحرین واجتمعت بکر بن وائل الی خالد ابن المعمر فلما تثاقلت ربیعۃ تثاقلت العرب فضاق معاویہ بذالک ذرعا

ترجمہ: جب طاغیہ شام نے لوگوں سے بیعۃ یزید لینے ارادہ کیا تو

قبیلہ ربیعہ نے سستی کی اور قبیلہ عبد القیس کے ساتھ بحرین میں مل گئے (یعنی بیعت نہ کی) اور قبیلہ بکر بن وائل کے لوگ خالد بن المعمر کے ساتھ مل گئے اور جب قبیلہ ربیعہ نے بیعت یزید سے انکار کیا تو باقی عرب نے بھی سستی کی اور انکار کیا اور معاویہ کا اس کی وجہ سے دل تنگ ہوا۔

نوٹ: قوم معاویہ کے اس مایہ ناز وکیل کی اس رپورٹ سے بیعت یزید کے بارے جس اجماع امت کا جھوٹا دعویٰ کیا جاتا ہے اس کی دھجیاں اُڑ گئی۔

نواصب کے پوپ پال حجاج بن یوسف کی یزید کی بدکرداری کے بارے گواہی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۰ ج ۲

انا الذی ضربت مائة الف بسیفی هذا کلهم یشهدون علی ابیك بالکفر وشرب الخمر حتی اقروا بانه خلیفة

ترجمہ: طاغیہ شام کے پوتے خالد بن یزید سے ایک مرتبہ قوم معاویہ کے مجتہد حجاج بن یوسف نے کہا کہ میں وہ ہوں جس نے ایسے لاکھ آدمی کو اپنی تلوار سے مارا جو تیرے باپ پر اس کے کافر ہونے کی اور اس کے شرابی ہونے کی گواہی دیتے تھے یہاں تک کہ میری تلوار کے خوف سے انہوں نے گواہی دی کہ یزید خلیفہ تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اگر اس فرعون امت محمد حجاج کو ابلیس کو خلیفہ منوانے کا کام سپرد کر دیا جاتا تو یہ اس میں بھی کامیاب تھا۔ بلے بلے وہ خلیفہ جس

کی خلافت حجاج نے منوائی اور یلے بلے وہ اجماع جس کی خلافت یزید پر ہو
ہے خلافت ثلثہ پر بھی اسی قسم کا اجماع ہو گا۔

اجماع تو یزید کے باپ پر بھی نہیں ہوا تھا

ارباب انصاف کسی آدمی کو حکومت کے لائق سمجھ کر بدل وجان اس
حاکم یا خلیفہ تسلیم کرنا اور اس مملکت کے تمام لوگوں کا یا اکثریت کا اس کی حکومت
یا خلافت پر اتفاق کر لینا یہ ہے اجماع اور ایسا اجماع تو یزید کے باپ معاویہ
پر بھی نہیں ہوا تھا بقول امام اہل سنت حسن بصری کے معاویہ نے لڑ بھڑ کر اور
مکر و فریب سے حکومت اسلامیہ پر قبضہ کیا تھا۔
اور کسی کے شر سے بچنے کی خاطر اور وسائل نہ ہونے کے باعث کسی ظالم
حاکم کے خلاف آواز نہ اٹھانا اور دل وجان سے اس کی حکومت کو تسلیم نہ کرنا بلکہ
جان و مال کے تحفظ کی خاطر خاموش ہو جانا یہ اس حاکم کی حکومت پر اجماع نہیں
ہے۔ پس معاویہ اور یزید کی حکومت پر اجماع نہیں ہوا۔ بلکہ معاویہ نے
صحابہ کرام کو بھاری رقمیں دے کر یہ پراپیگنڈہ کرایا تھا کہ تم اس بات کی شہرت
کر دو کہ دور فتن آ گیا ہے اور ظالم حکام کے خلاف آواز اٹھانا شرعاً صحیح نہیں
ہے اور اس غلط پالیسی کو حدیث شریف کا رنگ بھی چڑھا دو پس معاویہ
اپنی اس سیاست میں کامیاب ہو گیا اور حکومت امیہ کی بنیاد مضبوط ہو گئی
معاویہ نے جب یزید کو خلیفہ نامزد کیا تھا۔ معاویہ کے اس جھوٹے پراپیگنڈہ
سے مسلمانوں کے ذہن متاثر ہو چکے تھے۔
پس اکثریت نے عوام نے یزید کو ظالم حاکم سمجھ کر خاموشی اختیار کر

اور مسلمانوں کی اس مجبوری اور خاموشی کو پھر نواصب نے اجماع کا غلط رنگ
دے دیا اور بنو ہاشم نے جب دیکھا کہ یزید کے ہاتھوں اسلام کا گلشن ویران
ہو رہا ہے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے
انہوں نے آواز اٹھائی مگر کربلا کے میدان میں یزید نے ان کا قتل عام کروا دیا
اور یزید کو یہ غصہ بھی تھا کہ بنو ہاشم نے معاویہ کے دور میں بھی میری حکومت
کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

بیعت یزید کے وقت بنو ہاشم کی مخالفت اور اسی وجہ سے کربلا میں ان کا قتل عام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت و السیاست ص ۱۶۳ ج ۱
امامت کی (۳ صدی کے اہل سنت کے مایۂ ناز عالم عبداللہ بن مسلم بن
عبادت) قتیبہ دینوری نہایت ہی دیانتداری سے یہ رپورٹ پیش
کرتے ہیں کہ جب معاویہ نے حضرت امام حسینؑ کی طرف خط لکھا کہ جس کا
مطلب یہ تھا کہ بنو ہاشم کی سلامتی میرے بیٹے یزید کی حکومت کو تسلیم کرنے
میں ہے اور بنو ہاشم کو میرے منصوبوں کی مخالفت سے بچنا چاہیے۔

اس خط کے جواب میں امام پاک نے فرمایا اور معاویہ کو خط لکھا جس کا
کچھ اقتباس اور خلاصہ یہ ہے کہ اے معاویہ تیرا گروہ ظالم کا گروہ ہے
اور تیرے ساتھی شیطان رجیم کے مددگار ہیں تو نے صلحاء مومنین کا قتل عام
کرایا ہے اور قانون اسلام کی مخالفت کرتے ہوئے تو نے زیاد بن سمیہ

کو اپنا بھائی بنایا ہے اور اس نے تیرے حکم سے ظلم کا بازار گرم کیا تھا۔ تیری سیرت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تو امت محمد سے نہیں ہے اور خدا تجھے تیری اس منفی سے معاف نہیں کرے گا کہ تو ایک ایسے بچہ کو خلیفہ نامزد کر رہا ہے جو کتوں سے کھیلتا ہے اور شرابی و کبابی ہے والسلام

الامامہ و السیاسۃ کی عبادت ﴿ اہل سنت کے مایہ ناز عالم ابن قتیبہ نے نہایت ہی دیانتداری سے اپنی مذکورہ کتاب میں یہ باب باندھا ہے کہ مدینۃ الرسول کے رہنے والے لوگوں کا بیعت یزید کو ناپسند کرنا اور اس کو رد کرنا۔

اہل سنت کے علامہ اس میں لکھتے ہیں معاویہ نے اپنے صوبہ حجاز کے گورنر سعید بن عاص کو خط لکھا کہ اہل مدینہ کو بیعت یزید کی طرف دعوت دیں اور جو قبول کریں اور جو انکار کریں ان کے بارے میں مجھے آپ آگاہ کریں اور بیعت لینے میں سختی کریں۔ اموی گورنر نے اہل مدینہ کو بیعت یزید کی طرف دعوت دی اور نتیجہ یہ نکلا فأبطأ الناس عنها الا اليسير لاسيما بنو هاشم فانه لم يجبه منهم احد

ترجمہ: سوائے چند لوگوں کے باقی تمام اہل مدینہ نے یزید کو خلیفہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور خاص طور پر بنو ہاشم نے یزید کو خلیفہ تسلیم کرنے سے اس طرح انکار کیا کہ کسی ایک نے بھی اس کی خلافت کو قبول نہیں کیا۔

معاویہ کے گورنر کا واپس جواب ﴿ ابن قتیبہ مذکورہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ سعید نے معاویہ کو یہ جواب لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے خلافت یزید کو اہل مدینہ نے قبول نہیں کیا۔

لاسيما اهل البيت من بنى هاشم فانه لم يجبنى منهم احد

ترجمہ: بیعت یزید کو خاص طور پر بنو ہاشم میں سے کسی نے بھی

قبول نہیں کیا۔

معاویہ کا عبداللہ بن عباس ہاشمی اور عبداللہ بن جعفر ہاشمی کو خط لکھنا

اہل سنت کا علامہ ابن قیتبہ مذکورہ کتاب میں فرماتے ہیں کہ اپنے گورنر کے جواب میں معاویہ نے خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کوشش جاری رکھیں اور میں رؤسا بنو ہاشم کو خود خط لکھ رہا ہوں۔

معاویہ کا خط ابن عباس ہاشی کے نام اما بعد اے ابن عباس میرے بیٹے یزید کی بیعت سے تیرے انکار کرنے کی خبر مجھے پہنچی ہے اگر خون عثمان کے بدلے میں تجھے میں قتل کر دوں تو مجھے حق پہنچتا ہے کیوں کہ قتل عثمان پر تو نے لوگوں کو بھڑکایا تھا اور ہماری طرف سے تیرے پاس کوئی عہد یا امان کی سند بھی نہیں ہے جو آپ کے لئے سکون اور اطمینان کا باعث بنے جب آپ کے پاس میرا یہ خط پہنچے تو مسجد نبوی میں جا کر قاتلان عثمان پر لعنت کرنا اور میرے گورنر کے ہاتھ پر یزید کی بیعت کرنا۔ ہم نے آپ کو آنے والے خطرہ سے آگاہ کر دیا اور ہماری طرف سے حجت تمام ہو گئی اور تو اپنے دل اور حالات کو زیادہ جانتا ہے۔

ابن عباس کی طرف سے معاویہ کے خط کا جواب اما بعد اے معاویہ تیرا خط مجھے ملا ہے اور میں تیری تحریر کا مقصد سمجھ گیا ہوں کہ میرے پاس تیری طرف سے کوئی امان کی سند نہیں ہے اور تو اس قابل ہی نہیں ہے کہ

تجھ سے امان طلب کی جاتی ہے اور اس پر اعتبار کیا جائے اور امان تو اللہ تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے اور تیرا میرے قتل کرنے کی دھمکی دینا [illegible] اگر تو مجھے قتل کرے گا تو اللہ پاک کی عدالت میں اس طرح جائیگا کہ میرے خون کا دعوے عدالت الٰہی میں تیرے خلاف نبی کریم فرمائیں گے اور جس شخص کے خلاف اللہ کا رسول ہوگا وہ کبھی بھی نجات نہ پاسکے گا اور خون عثمان سے میں بری الذمہ ہوں اور عثمان کی اولاد موجود ہے اگر وہ چاہیں تو قاتلان عثمان پر لعنت کرنے سے ان کو کون روکتا ہے والسلام ۔

معاویہ کا خط ابن جعفر ہاشمی کے نام } اما بعد میرے خیالات آپ کے بارے اچھے تھے اور آپ کی طرف سے کچھ ایسی باتیں میری طرف پہنچی ہیں جن کو میں ناپسند کرتا ہوں اگر آپ میرے بیٹے یزید کی خلافت کو تسلیم کر لیں ہم آپ کے مشکور ہوں گے اور اگر آپ انکار کریں گے تو پھر ہم آپ کو دیکھ لیں گے ۔ والسلام

عبداللہ بن جعفر ہاشمی کی طرف سے جواب } اما بعد آپ کا خط پہنچا اور میں آپ کے مقصد کو پہنچ گیا ہوں اور آپ کا یہ ارادہ کہ آپ مجھے خلافت یزید کو تسلیم کرنے پر مجبور کریں گے تو ہم نے بھی تجھ کو اور تیرے باپ کو دین اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا تھا ۔ والسلام

نوٹ : ارباب انصاف اہل سنت دوستوں کی تاریخ گواہ ہے کہ جن چار بزرگوں کو وہ خلفاء راشدین سمجھتے ہیں ان کے چار خاندانوں نے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے میں معاویہ کی مخالفت کی تھی اور ہر خاندان کے سربراہ نے ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا تھا کہ یزید کو خلیفہ بنانا غیر شرعی کام ہے اور غیر قانونی ہے پس آجکل بیعت یزید پر اجماع امت والا جھرلو پھیر کر سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے

اس بیعت اور خلافت کو پیش کرنا یہ وکلاء یزید کی تاریخ اسلام سے کھلی ہوئی بغاوت ہے۔

بیعت یزید کے وقت عشرہ مبشرہ کی اولاد کی مخالفت اور معاویہ کا ان کو گالیاں دینا اور یزید کو ان کے قتل کی وصیت کرنا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۱۵/۸ ذکر وفات معاویہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۴۷/۲ ذکر بیعت یزید
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص ۱۷۵/۱ ذکر بیعت یزید
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۲۵۴/۲ ذکر بیعت یزید

عقد الفرید کی عبادت { فضحك معاوية وقال ثعلب رواغ تعلمت الشجاعة عند الكبر

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ ابن عبد الربہ اندلسی مالکی فرماتے ہیں کہ معاویہ نے بیعت یزید کے وقت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ تیرا اس بیعت کے بارے میں کیا نظریہ ہے۔ ابن زبیر نے کہا کہ اس معاملہ میں آگے بڑھنے سے پہلے آپ خوب غور کر لیں اور شرم ساری سے پہلے خوب فکر کر لیں اس وقت معاویہ نے ہنس کر کہا کہ مکار لومڑی بڑھاپے میں بہادری سیکھ گئی۔

تاریخ کامل } فقال معاویۃ لا مرحبا و لا اھلا ضب
کی عبادت } ضب تلعۃ یدخل راسہ ویضرب
بذنبہ ویوشك ان یوخذ بذنبہ ویدق ظھرہ نحیاعنی
فضرب وجہ راحلتہ

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ ابن اثیر علی بن محمد الجزری فرماتے ہیں کہ بیعت یزید لینے کی خاطر معاویہ مدینہ میں آیا اور ابن زبیر اس کے استقبال کی خاطر اس کے آگے گیا۔ معاویہ نے اس کو دیکھ کر کہا کہ کوئی آپ کی مرحباً اور اھلاً قبول نہیں ہے۔

تو مکار سوسمار (گوہ) کی مانند ہے جو اپنی بل میں اپنا سر داخل کرلے اور باہر اپنی دم ہلاتی رہے اور ممکن ہے کہ اس کی دم کو پکڑ لیا جائے اور اس کی کمر توڑ دی جائے تو مجھ سے دور ہٹ جا اور معاویہ نے ابن زبیر کی سواری کے منہ پر مارا۔

البدایہ } اہل سنت کے علامہ ابو الفدا الحافظ ابن کثیر الدمشقی
کی عبادت } فرماتے ہیں اپنی وفات سے کچھ مدت پہلے معاویہ نے یزید کو وصیت کی تھی کہ ابن زبیر تیری حکومت کو تسلیم نہیں کرے گا اور تیرے خلاف شیر کی طرح حملہ کرے گا اور جب وہ مخالفت کرے تو اس کو ٹکڑے کر دینا۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ عبداللہ بن زبیر حضرت ابوبکر کا نواسہ ہے جناب عائشہ کا بھانجہ ہے اور اس کا باپ بقول اہل سنت زبیر عشرہ مبشرہ میں داخل ہے اور ابن زبیر کچھ اہل سنت کا یزید کے بجائے چھٹا خلیفہ ہے معاویہ نے صرف اس لئے کہ بیعت یزید کا مخالف تھا اس کو لومڑ اور سوسمار بنایا ہے اور نہ ہی ابوبکر کا اور نہ ہی حضرت عائشہ کا کوئی لحاظ کیا ہے۔ پس بیعت

یزید جوکہ صحابہ کرام کو گالیاں دے کر حاصل کی گئی ہے۔ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے اور اس بیعت منحوسہ پر دعوئی اجماع کرنا تاریخ اسلام سے صاف بغاوت ہے۔

نوٹ ۲

مسند امام اعظم ملا علی قاری صـ۱۹۳ کے حوالہ سے محمود احمد عباسی نے تبصرہ محمودی صـ۱۷۴/۲ میں لکھا ہے۔ صحابی رسول حضرت ابن مخرمہ نے مرتے دم تک بیعت یزید نہیں کی۔

نوٹ ۳ : امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی صـ۵۱ بحوالہ المحاضرہ صـ۱۱۵/۲ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اس طرح بیعت یزید لی گئی کہ عباس ابن سعید نے عبداللہ بن عمرو کے دروازے پر آگ اور لکڑیاں جمع کر دیں اور کہا کہ یزید کی بیعت کرو ورنہ تمہارا مکان جلا دوں گا پس مرتا کیا نہ کرتا عبداللہ بھی بیعت یزید والے اجماع میں شامل ہو گیا بلے بلے اجماع امت۔

معاویہ نے یزید کو خلیفہ بناتے وقت رعب حکومت کو بھی استعمال کیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ۷۹/۸ ذکر سنہ ۵۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل صـ۲۵۵/۳ ذکر بیعت یزید
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صـ۱۷۴/۷ سنہ ۵۶ ھ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ صـ۱۶۸/۱ ذکر بیعت
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صـ۸۹ ذکر بیعت یزید

البدایہ کی عبارۃ { استدعی کل واحد من هاؤلاء الخمسة فاوعده وتهدده بانفراده

ترجمہ: پسر ہند کے مایہ ناز وکیل ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں بیعت یزید کو اسلام کی ان پانچ مایہ ناز ہستیوں نے ٹھکرا دیا تھا۔

(۱) عبدالرحمٰن بن ابوبکر (۲) عبداللہ بن عمر (۳) عبداللہ بن زبیر (۴) عبداللہ بن عباس (۵) حسینؑ بن علیؑ پس معاویہ خود مدینہ منورہ میں آیا اور ان پانچ کو بلایا اور ان کو ڈرایا اور دھمکیاں دیں۔

تاریخ کامل کی عبارۃ { ثم دخل معاویه علی عائشة فقال لا قتلنهم ان لم یبایعوا فوعظته وقالت له بلغنی انك تهددهم بالقتل۔

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جب عالم اسلام کی مذکورہ پانچ ہستیوں نے بیعت یزید کو ٹھکرا دیا تو معاویہ عائشہ کے پاس آیا اور کہا اگر ان لوگوں نے یزید کی بیعت نہ کی تو میں ان کو قتل کر دوں گا بی بی جی نے معاویہ کو وعظ فرمایا کہ مجھے بھی خبر ملی ہے کہ تو اولاد خلفاء کو بیعت یزید کی خاطر دھمکیاں دیتا ہے۔

تاریخ طبری کی عبارت { فارسل معاویه الی عبد الرحمٰن بن ابی بکر فقال یا ابن ابی بکر بایة ید او رجل تقدم علی معصیتی قال ارجوان یکون ذالك خیرا لی فقال واللہ لقد هممت ان اقتلك قال لو فعلت لاتبعك اللہ به لعنة فی الدنیا وادخلك به فی الآخرة النار

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ اور مایہ ناز مورخ ابی جعفر محمد بن جریر

الطبری فرماتے ہیں کہ جب ابوبکر کے بیٹے اور حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی اور نبی کریم کے سالے عبدالرحمٰن نے بیعت یزید کو رد کیا اور ٹھکرا دیا تو معاویہ نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور کہا کہ اے پسر ابوبکر کس ہاتھ اور پاؤں سے تو میری نافرمانی کی جرأت کرتا ہے خدا کی قسم میں نے تیرے قتل کا ارادہ کیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا کہ اگر تو نے مجھے قتل کیا تو اس جرم کی وجہ سے خدا تجھ پر دنیا میں لعنت فرمائے گا اور آخرت میں تجھے جہنم میں ڈالے گا۔

نزل الابرار کی عبادت } ترجمہ: جب معاویہ نے یزید کو خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا تو اہل شام سے مشورہ کیا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف آیا اور مکہ و مدینہ کے لوگوں سے بیعت یزید طلب کی اہل حرمین نے انکار کیا اور معاویہ نے ان کو ڈرایا اور دھمکیاں دیں

نوٹ: ارباب انصاف اپنے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ اہل سنت کی جو اولاد خلفاء راشدین ہیں بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے ان کو ڈرایا تھا اور قتل کی دھمکیاں دی تھیں اگر یزید لائق خلافت ہوتا تو ان کے قتل کی نوبت نہ آتی۔

ان حوالہ جات سے بھی معلوم ہوا کہ بیعت یزید پر دعویٰ اجماع سفید جھوٹ ہے بلکہ یہ بیعت منحوسہ رشوت اور رعب شاہی سے پروان چڑھی ہے۔

اور نواصب کا یہ عذر کہ یزید اور معاویہ کے مخالفت میں مذکورہ رپورٹیں دینے والے علماء تقیہ باز رافضی اور دین دشمن سبائی اور متعہ کی پیداوار مجوسی الاصل ایرانی ہیں اور ہم اس کا یہ جواب پیش کرتے ہیں کہ معاویہ اور یزید کی موافقت میں بیان دینے والے ناصبی اور وکلاء بنو مروان کافر اور مشرک الاصل عرب اور نکاح حلالہ کی سٹ ہیں۔ معاویہ اور یزید کے خلاف بیانات تو حافظ ابن کثیر دمشقی نے بھی دیئے ہیں مگر اس قماش کے علماء کو بھی نواصب نے برا کہنا ہے تو بقول شاہ عبدالعزیز گوشت

خرد دندان سگ چشم ما روشن و دل ما شاد هیننا مریٹا یہ سگھاٹے بنوامیہ اسی کے لائق تھے۔

بیعت یزید قبول کرنے والوں پر سرکاری خزانہ سے معاویہ کے انعامات کی نوازش اور بنوہاشم کا انکار کی وجہ سے راشن خرچہ بند

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص۲۵۶ ج۳ ذکر بیعت

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ السیاست ص۱۷۳ ج۱ ذکر بیعت۔

الامامۃ کی عبارۃ } معاویہ نے مدینہ سے مکہ کی طرف کوچ فرمایا اور لوگوں کو انعامات زیادہ دیئے ولم یخرج لبنی ھاشم جائزۃ ولا عطا اور بنو ھاشم کو نہ ہی ان کا راشن دیا اور نہ ہی کوئی انعام دیا کیونکہ انہوں نے بیعت یزید کو ٹھکرا دیا تھا۔

تاریخ کامل کی عبارت } جب معاویہ مکہ سے شام جانے لگا تو ابن عباس نے اسے کہا کہ کیا وجہ ہے مالک جھوتنا کہ تو نے ہم پر جفا اور ظلم کیا ہے۔ معاویہ نے کہا کہ آپ کے رئیس حسینؑ بن علیؑ نے بیعت نہیں کی۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے دیکھ لیا ہے کہ بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے کس طرح چالاکیاں اور اہل سلام کے مال میں کس طرح خیانت کی ہے

بیعت یزید کے وقت معاویہ نے ہر برائی اختیار کی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صہ ۷۳ پارہ ۲۶ سورہ محمد روح المعانی کی عبادت { اگر لوگ تاریخ میں دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے کہ کس طرح بیعت یزید پر مجبور کیا گیا تھا ولقد فعل فی ذالک کل قبیح بیعت کے وقت معاویہ نے ہر برائی کی ہے مبارک۔

نوٹ: بیعت یزید پر اجماع امت کا دعویٰ محض نواصب کا ایک ہتھکنڈہ ہے اس بیعت ملعونہ منحوسہ پر دل و جان سے کوئی کلمہ گو راضی نہیں تھا اور وقتی کامیابی تو دنیا میں ہر ظالم حکمران کو حاصل ہو جاتی ہے محض اس کی تین سالہ حکومت سے اس کو خلیفہ المسلمین ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے فرعون نے تین سو سال جھوٹا خدائی دعویٰ کیا تھا اور اہل مصر کی اکثریت کا اس کی خدائی پر اجماع بھی تھا۔

خلافت یزید پر اجماع امت کا دعویٰ

نواصب کا سفید جھوٹ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان صہ ۱۰۹ ذکر خلاصہ جنگ جمل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عزیزی ص ۲۲۷

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ص مجموعہ الفتاوی ص ۹۶/۲ از عبدالحی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان ص ۱۷۸ از شاہ عبدالحق

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا ص ۱۱ تا ۱۹ از مفتی محمد شفیع

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ما ثبت بالسنۃ ص ۳۶ از شاہ عبدالحق۔

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ص ۵۶/۲ از اکبر شاہ خاں

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ ص ذکر ولی عہدی یزید

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ و استخلاف یزید ص ۳۱۹ از مولانا لعل شاہ بخاری

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا اور یزید ص ۱۸۷ مولانا قاری محمد طیب

تطہیر الجنان کی عبارت { قد یقع من احدھم ما لا یلیق بمقامہ فیعذر لہ یا لنسبۃ الیہ کا ستخلاف معاویۃ لولدہ یزید فان مذید محبۃ الولد زین لہ رؤیۃ کمالہ واعمی عنہ رویۃ عیوبہ التی ھی اوضح من الشمس فی رابعۃ النہار فہذا بحسب کمال معاویہ ذلۃ لیغفرھا اللہ لہ ولا یجوز الناسی بہ فیہا ۔

ترجمہ ۔ معاویہ کا وکیل احمد بن حجر مکی لکھتا ہے کہ صحابہ عادل تھے مگر کبھی کسی صحابی سے ایسی غلطی بھی ہو جاتی تھی کہ اس صحابی کے مقام کے لائق نہ تھی ایسی غلطی اور نہ ہی اس غلطی کے بارے میں کوئی عذر پیش کیا جا سکتا ہے ۔ مثلاً معاویہ کا اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ نامزد کرنا اس کی غلطی ہے اور بیٹے کی محبت نے معاویہ کی نگاہ میں بیٹے کے کمال کو دیکھنا مزین کر دیا اور یزید کے ان عیوب کو دیکھنے سے جو دن چڑھے

سورج سے بھی زیادہ روشن تھے۔ اس محبت نے معاویہ کو اندھا کر دیا پس یزید کو خلیفہ بنانا معاویہ کی غلطی ہے اللہ اس کو معاف کرے اور اس غلطی میں معاویہ کی پیروی کرنا جائز نہیں ہے۔

نوٹ ۱: بقول ابن حجر جس طرح معاویہ بیعت یزید کے وقت اندھا ہو گیا تھا اسی طرح نواصب وکلاء یزید بھی خلافت یزید کو حق ثابت کرنے میں اندھے ہیں ان کو حدیث مدینہ قیصر کے علاوہ قرآن و حدیث سے اور کچھ نظر نہیں آتا مومن کا قاتل دوزخی ہے اہل مدینہ کو ڈرانے والا لعنتی ہے قرآن و سنت سے یہ باتیں ان کو نظر نہیں آتی ہیں۔

نوٹ ۲: عالم اسلام کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر دعوت انصاف دیتے ہیں کہ وکیل معاویہ کا خلافت یزید کو معاویہ کی غلطی شمار کرنا اس باب کا ٹھوس ثبوت ہے کہ خلافت یزید پر نواصب کا دعویٰ اجماع سفید جھوٹ ہے کیونکہ اگر اجماع ہوتا تو پھر یہ خلافت اہل اسلام کی غلطی شمار ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ معاویہ نے محبت یزید میں اندھا ہو کر اس فاسق و فاجر بیٹے کو عالم اسلام پر اپنی مایہ ناز مکاری و عیاری سے ٹھونس دیا تھا۔

مجموعۃ الفتاوی کی عبارت	والمبایعون مکرھون علی بیعتہ کما ھو معروف وغایۃ امرہ انہ جابر فاسق متغلب

ترجمہ: ایک اور وکیل معاویہ عبدالحی فرنگی محلی ابن حجر مکی کا قول منح مکیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ یزید کی بیعت حضرت حسینؓ اور دیگر ان لوگوں کے نزدیک جنہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ سرے سے منعقد ہی نہیں ہوئی اور جن لوگوں نے بیعت کی تھی ان کو بیعت کرنے پر مجبور کیا گیا تھا جیسا کہ یہی بات

مشہور ہے کہ یزید کی خلافت یہ تھی کہ وہ فاسق تھا ظالم تھا اور ڈکٹیٹر تھا۔

نوٹ: اس دلیل معاویہ کا یہ اعتراف کہ یزید کی جن لوگوں نے بیعت کی ان کو بیعت پر مجبور کیا گیا تھا۔ اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ خلافت یزید پر نواصب کا دعویٰ اجماع سفید جھوٹ ہے۔

فتاوی عزیزی کی عبارت | شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ اور کوفہ کے لوگ یزید پلید کے تسلط پر راضی نہ تھے اور حضرت امام حسینؑ عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس اور عبید بن زبیر وغیرہ صحابہ نے یزید کی بیعت قبول نہیں کی۔

نوٹ: ارباب انصاف مکہ اور مدینہ اہل اسلام کے مرکز تھے اور جب ان شہروں کے لوگوں نے یزید کی خلافت کو قبول نہیں کیا تھا تو پھر خلافت یزید پر نواصب کا دعویٰ اجماع کرنا سفید جھوٹ اور بقول ابن حجر مکی معاویہ کو یزید کی محبت نے اندھا کر دیا تھا۔ اسی طرح نواصب کو یزید کی عقیدت نے اندھا کر دیا ہے اور سوائے حدیث مدینہ قیصر کے اور غزالی کے فتوی کے انھیں بھی قرآن و حدیث سے کچھ اور نظر نہیں آتا جن بزرگان دین نے بیعت یزید کے جبری ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہ بھی بلند پایہ علماء اہل سنت ہیں معاذ اللہ یہ لوگ شلغم یا گاجر مولی نہیں ہیں اور شاہ عبدالعزیز وغیرہ تو یزید کو پلید تک لکھتے ہیں۔ ایک طرف سے خلافت کا اثبات ایک طرف سے نجاست کا اثبات

کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات واللہ ع

استخلاف یزید کی عبارت | ہمارے مطالعہ کا حاصل یہ ہے کہ حضرت معاویہ صدر اول میں مسند خلافت پر متمکن ہو کر عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی اور ۴۴ھ میں عصبیت مضر کی پشت پناہی میں بیٹے کو نامزد کر دیتے ہیں

تادم زلیست اس سے زیادہ کسی مسئلہ کو اہم نہیں سمجھا جلیل القدر صحابہ پہلے ہی سیاست سے دست کش ہو چکے تھے۔ کچھ صحابہ اثارت فتنہ اور تفریق امت کے اندیشہ سے خاموش ہو گئے تھے۔ بعض کی آواز سفاک دما اور خون ریزی کے خوف سے حلقوم میں اٹک کر رہ گئی کچھ رودسا ر مناصب کی وجہ سے مجبور تھے بعض کی زبانیں نقرئی مہروں سے بند کر دی گئیں اور بعض کی دہن دوزی لقمہ ہائے چرب سے کر دی گئی اور بعض کو حرص و آز نے ایسا اندھا کیا تھا کہ ملک کے اندر زوال اور استحکام ولایت یزید کے لئے کوشاں تھے مناصب و عہد کی خاطر وفود کے وفود دمشق بھیجے جاتے ہیں آخر ان کی سعی نامشکور بار آور ہوتی ہے اور یزید بن معاویہ جس کے ہاتھوں امت کی تباہی مقدر بن چکی تھی پوری امت پر مسلط کر دیا جاتا ہے اور نبی کریمؐ کی پیش گوئی سچی ہو جاتی ہے کہ لوگوں کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا اور بالاخر لوگوں کے سامنے وہ منظر آ ہی گیا جسے بیان کرتے ہوئے زبان نبوت مرتعش ہو گئی تھی آپ نے فرمایا تھا۔

لو اعتزل الناس عنهم کاش لوگ ان سے جدا ہو جائے

بخاری ص $\frac{104}{2}$

نیز البدایہ والنہایہ ص $\frac{228}{ج 6}$ ذکر اخبار بالغیوب ملاحظہ کریں۔

نوٹ: ارباب انصاف استخلاف یزید کا مصنف مولانا سید لعل شاہ بخاری ہمارے معاصر ہیں۔ اور ان کی بصیرت پر جو گیارہ پردے باطل کے آئے ہوئے ہیں ان میں سے صرف ابھی ایک اٹھا ہے اور میں اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ بحق محمدؐ و آل محمدؐ اس سید کی بصیرت سے حق تعالیٰ باقی دس پردہ بھی اٹھا دے۔ کیوں کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی اپنے آپ کو سید کہلانے والا معاویہ کو رضی اللہ عنہ لکھتا ہے تو مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔

قوم معاویہ کو میں دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جو نقشہ

خلافت یزید کا آپ کے مولانا لعل شاہ بخاری نے کھینچا ہے کیا اسی کا نام اجماع امت ہے کیا یہی اجماع اہل اسلام ہے کیا ابو بکر و عمر و عثمان پر اسی قسم اجماع ہوا تھا یا وہ اجماع اس اجماع سے بھی بدترین تھا۔ کیوں کہ اس اجماع کو حاصل کرنے کے لئے حضرت عمر کو دروازہ زہراء بنت رسول اللہ پر آگ اور لکڑیاں جمع کرنا پڑی تھی ۔

شہید کربلا کی عبادت } یزید کے ذاتی حالات بھی اجازت نہ دیتے تھے کہ اسے تمام ممالک اسلامیہ کا خلیفہ مان لیا جائے ان حضرات نے (صحابہ) نے اس سازش کی مخالفت کی اور ان میں سے اکثر نے آخر دم تک مخالفت پر جمے رہے اس حق گوئی اور حمایت کے حق کے نتیجہ میں مکہ مدینہ میں دار رسن اور کوفہ و کربلا میں قتل عام کے واقعات پیش آئے ۔

نوٹ : مفتی محمد شفیع کے مذکورہ کلام نے بھی خلافت یزید پر دعویٰ اجماع کی دھجیاں اڑا دی ہیں اور نواصب کراچی کے منہ پر مفتی صاحب نے وہ طمانچہ مارا ہے کہ جس کی جلن نواصب کو دوزخ میں بھی نہیں بھولے گی ۔

تکمیل الایمان کی عبادت } شاہ عبدالحق فرماتے ہیں کہ یزید امام حسینؑ کے ہوتے ہوئے امیر ہو کیسے سکتا ہے اور مسلمانوں کا اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جب کہ اس وقت صحابہ کرام صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے ۔ صحابہ نے برملا کہا کہ یزید فاسق ہے خدا کا دشمن شراب نوش ہے ۔ نماز نہیں پڑھتا ، زنا کرتا ہے ۔ محارم سے جماع کرنے سے باز نہیں آتا ۔

نوٹ : مذکورہ کلام بھی اس بات کا گواہ ہے کہ خلافت یزید پر اجماع امت کا دعویٰ ایک فریب ہے اور دھوکہ ہے اور مکر و چالاکی ہے اور نواصب کا سفید جھوٹ ہے ۔

ماثبت بالسنۃ کی عبادت } شاہ عبدالحق فرماتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ بدبخت وسرکش یزید ۲۵ یا ۲۶ میں پیدا ہوا جسے اس کے باپ نے لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود ولی عہد بنا دیا۔

تاریخ اسلام کی عبادت } مولانا اکبر شاہ خاں فرماتے ہیں کہ معاویہ کا اپنی زندگی میں یزید کے لئے بیعت لینا ایک سخت غلطی تھی یہ غلطی غالباً محبت پدری کے سبب ہوئی ہے۔

وقت بیعت محمد بن عمرو بن حزم نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے معاویہ آپ یزید کو خلیفہ تو بناتے ہو مگر آپ قیامت کے دن جواب دہ ہونا پڑے گا محمد بن عمرو بن حزم کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام بھی یزید کی خلافت سے خوش نہ تھے۔

نوٹ: انصاف ارباب انصاف خلافت یزید کے بارے میں علماء اسلام کی ان رپورٹوں کے بعد بیعت یزید پر کسی عالم یا محدث کا دعویٰ اجماع کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ وہ محدث ان لوگوں کے گروہ میں شمار ہے جن کے بارے میں ہے ختم اللہ علی قلوبھم ان کے دلوں پر مہر لگی ہے۔

دمشق کی خلیفہ ساز اسمبلی کی بیعت یزید کے بارے کاروائی کا کچھ نمونہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸۰/۸ سنہ ۵۶

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر ص ۲۵۴/۳ سنہ ۵۶

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۴۸/۲ بیعت یزید

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ و السیاست ص ۱

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان ص ۱۸۸/۱ ذکر الضحاک بن قیس

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب دائرہ المعارف ص ذکر یزید حرف الیار

الامامہ والسیاسۃ کی عبادت } اختصار کے مدنظر ترجمہ پیش خدمت ہے اجلاس کی کارروائی سے پہلے معاویہ نے اپنے ایک درباری سردار کو یہ پٹی پڑھائی کہ جب میں افتتاحی تقریر سے فارغ ہو جاؤں تو تم فوراً کھڑے ہونے کی مجھ سے اجازت طلب کرنا اور ہیں جب آپ کو اجازت دے دوں تو تم کھڑے ہو جانا اور حمد و ثناء کے بعد مناسب الفاظ میں یزید کی تعریف کرنا اور پھر مجھ سے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی خواہش کرنا کیوں کہ یزید کو ولی عہد اور خلیفہ نامزد کرنے کا میرا پختہ ارادہ بن چکا ہے اور ضحاک کو یہ گر سکھانے کے بعد پھر معاویہ نے عبدالرحمٰن بن عثمان ثقفی اور عبداللہ بن مسعدہ خزاری اور ثور بن معن سلمی اور عبداللہ بن عصام اشعر کو آڈر دیا کہ ضحاک بن قیس کے بعد وہ فوراً کھڑے ہو جائیں اور ضحاک کی تائید کریں اور کہیں ضحاک سچ کہتا ہے آپ یزید کو خلیفہ نامزد کریں ۔

اس کے بعد اجلاس شروع ہو گیا اور صدر جمہوریہ امویہ معاویہ کی تقریر شروع ہو گئی ۔ اس کے بعد ضحاک بن قیس نے کھڑے ہو کر بولنے کی اجازت مانگی پس اس کو اجازت مل گئی اس نے کھڑے ہو کر حمد و ثناء کے بعد اتفاق و اتحاد کے فوائد بیان کئے اور اختلاف کے نقصانات بیان کئے اس تمہید کے بعد ضحاک نے یزید کی تعریف کی اور اس کے بعد اس نے معاویہ سے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی خواہش ظاہر کی ۔

ضحاک کے بعد معاویہ نے جن مؤیدین کو تیار کیا ہوا تھا۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے کھڑے ہو کر ضحاک کے مطالبہ کی تائید اور تصدیق کی پھر معاویہ نے پوچھا کہ کیا تم سب کا پختہ ارادہ ہے کہ یزید کو خلیفہ نامزد کیا جائے سب نے کہا جی ہاں اس کے بعد معاویہ نے ایک عراقی سردار احنف بن قیس کو کہا کہ وہ کھڑے ہو کر اپنے خیالات کا اس موضوع پر اظہار کرے۔

صوبہ عراق اور حجاز کے نمائندہ کی دمشقی اسمبلی کی تقریر

احنف بن قیس نے حمد و ثناء کے بعد اپنے سے پہلے مقررین کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بے شک یزید معاویہ کا بیٹا ہے مگر معاویہ آپ ان مشیروں کے مشورے کے بجائے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ امر حکومت کس کے سپرد کر رہے ہیں اور ان مشیروں کے فریب میں نہ آئیں اور بات بالکل درست کہ اہل حجاز اور اہل عراق جب تک امام حسن زندہ ہیں۔ یزید کی بیعت ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔

احنف بن قیس کی تقریر کے درمیان ہی معاویہ کے وہ درباری سرداری کھڑے ہو گئے اور احنف بن قیس اور خاندان نبوت پر کیچڑ اچھالنے لگے معاویہ نے اس ہمدردی کے صلہ میں ضحاک کو کوفہ کا اور عبدالرحمٰن کو جزیرہ کا حاکم بنا دیا۔

وفیات الاعیان کی عبادت } **قال احنف اخافکم ان صدقت واخاف الله ان کذبت**

احنف بن قیس کے بارے میں بن خلکان نے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ جب
معاویہ نے اس سے بیعت یزید کی بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ اگر میں سچ بولتا ہوں
تو مجھ کو آپ سے ڈر لگتا ہے۔ اگر جھوٹ بولتا ہوں تو مجھے رب تعالیٰ سے ڈر لگتا
ہے۔ احنف کے اس کا کلام کو ابن کثیر اور ابن اثیر نے بھی نقل کیا ہے ابن خلکان
نے یہ بھی لکھا ہے کہ اجلاس کے دوران ایک مرد نے معاویہ سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر
آپ مسلمانوں کے معاملات کا یزید کو حاکم نہیں بناتے تو آپنے امور مسلمین کو برباد کیا
ہے اور پھر باہر آکر اسی مرد نے احنف سے کہا کہ **ان من شر خلق الله هذا
و ابنہ** کہ بدترین مخلوق یہ معاویہ اور اس کا بیٹا ہے لیکن انہوں نے اس دولت
اور مال کو تالے لگا رکھے ہیں اور سوائے چاپلوسی کے وہ مال ہمیں نہیں ملتا۔

عقد الفرید اور کامل کی عبادت } علامہ ابن اثیر نے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ اجلاس کے دوران یزید بن المقنع العذری اٹھا اور معاویہ
کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ سردار یہ ہے اور اس کے بعد پھر یزید کی طرف اشارہ
کر کے کہا سردار یہ ہے اور پھر تلوار کی طرف اشارہ کر کے کہا جو ان کی سرداری کو تسلیم
نہ کرے گا تو پھر یہ ہے اور عقد الفرید میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک آدمی کو معاویہ نے
بیعت یزید کے لئے مجبور کیا تھا تو اس نے کہا اے خدایا میں معاویہ کے شر سے پناہ
مانگتا ہوں۔

معاویہ نے کہا تو اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگ اور بیعت کرلے پھر اس نے
کہا کہ میں اس بیعت کو ناپسند کرتا ہوں، معاویہ نے کہا بیعت کرلے اگرچہ تو اس کو ناپسند
کرتا ہے شاید یہ تیرے لئے بہتر ہو۔

نوٹ: ارباب انصاف مکہ اور مدینہ میں بیعت یزید کے بارے قریش کے ساتھ خصوصاً عبداللہ بن عباس - عبدالرحمٰن بن ابی بکر - عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام حسینؑ کے ساتھ معاویہ کی بہت ہی بحث اور تکرار ہوئی ہے اور ان بزرگوں نے بیعت یزید کا صاف انکار کر دیا تھا اور معاویہ نے ان بزرگوں کے ساتھ جو چالاکی کی تھی - اس کا جلوہ قوم معاویہ کی کتابوں سے ہم آپ کو دکھاتے ہیں مذکورہ بزرگوار معاویہ کو قرآن وسنت کی طرف دعوت دیتے تھے - مگر معاویہ قرآن وسنت سے منہ پھیر کر اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا کہ ہر قیمت پر میں تو یزید ہی کو ولی عہد بنا کر چھوڑوں گا -

محترم قارئین حکومت ایک ایسا عہدہ ہے کہ جب مل جائے تو اس کا چھوڑنا بہت مشکل ہے آدمی اگر ستر سالہ بوڑھا بھی ہو تو قتل ہو جانا منظور کر لیتا ہے مگر عہدہ حکومت نہیں چھوڑتا - مثلاً تمام مصیبت اور فتنہ کی ذمہ دار بقول علماء اہل سنت حضرت عثمان پر آتی ہے کیونکہ ان سے چند ایسی غلطیاں ہوئی تھیں کہ اہل اسلام نے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ آپ حکومت سے، صدارت سے الگ ہو جائیں مگر حکومت کا چسکا ایسا بُرا ہوتا ہے کہ انھوں نے قتل ہونا منظور کر لیا مگر صدارت سے الگ نہ ہوئے اور پھر اس خون عثمان کا فتنہ ایسا پھیلا کہ حکومت کی خاطر بنو امیہ تلوار سے کر میدان میں آگئے اور اتنی خون ریزی ہوئی کہ الاماں اگر اس وقت جناب عثمان اہل اسلام کا مطالبہ منظور فرما لیتے تو ہو سکتا ہے کہ آج مملکت اسلامی کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا -

نیز حکومت جب کسی گھر میں آجائے تو اپنی موت کے بعد بھی اس کو کسی دوسرے گھر میں دے دینا مشکل نظر آتا ہے، یہی حال تھا معاویہ کا کہ تمام اہل اسلام جو حل وعقد کی صلاحیت رکھتے وہ معاویہ کو اشارۃً یا کنایۃً یا صراحۃً

منع کرتے تھے کہ وہ اس خلافت اور حکومت کو اپنی اولاد میں اپنے مرنے کے بعد منتقل نہ کرے مگر اولاد ایسی میٹھی شئے ہے کہ اس کی خاطر آدمی بڑے بڑے گھپلے مارتا ہے اور اپنے بہن بھائیوں کے غرباء اور مساکین کے خدا اور رسول کے حق کھا جاتا ہے اور بعض دفعہ تھوڑی سی شئے پر بھی قتل اور خون تک نوبت آجاتی ہے پس معاویہ نے بھی جو کچھ کیا ہے وہ محبت اولاد کی وجہ سے کیا ہے۔ البتہ معاویہ میں ناصبیت کا عنصر بھی غالب تھا اور وہ نہیں برداشت کر سکتا تھا کہ اسلامی حکومت خاندان نبوت کو ملے۔

ایک ضروری وضاحت

نواصب کی طرف سے یہ بھی کتابوں اور رسالوں میں شائع ہوتا رہتا ہے کہ معاویہ حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا اور حکومت کرنا اس کا حق تھا۔ ارباب انصاف اس قسم کے بیانات پڑھ کر ہمارا جگر پھٹ جاتا ہے۔ کیا حکومت اسلامی مادر معاویہ ہند کو مسافر بن ابی عمرہ یا عباس بن عبد المطلب یا ابو لہب یا صباح مغنی کی طرف سے حق مہر میں ملی تھی کہ وہ اس کی مادری میراث تھی پس ہند کے بعد اس کا معاویہ شرعی وارث تھا اور معاویہ کے بعد اس حکومت کی شرعی وارث معاویہ کی اولاد تھی لا حول و لا قوۃ الا باللہ

جب ہم تاریخ اسلام پڑھتے ہیں تو خدا گواہ ہے کہ ہمارا کلیجہ پھٹ جاتا ہے آغاز اسلام میں ہم جس خلیفہ کے حالات دیکھتے ہیں۔ وہ بھی بنو امیہ سے ہے تو معاویہ کے بارہ خلفاء میں سے ۹ بنو امیہ میں سے ہیں اور جناب عثمان کے بعد حضرت علیؑ جو خاندان نبوت سے ہیں آنجناب کی حکومت کو نہ ہی بنو امیہ نے تسلیم کیا ہے

اور نواصب کو بھی حضرت علیؑ کی خلافت میں شک ہے کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ نواصب کا بنوامیہ کا وکلاء معاویہ یزید کا کوئی امام بھی خاندان نبوت سے نہیں ہے کیا معاذ اللہ تمام خاندان نبوت نا اہل تھا اور حکومت اسلامی کی سربراہی کی صلاحیت نہیں رکھتا اور تمام قابلیت اور صلاحیت صرف خاندان بنوامیہ میں جمع ہو گئی تھی۔ بات کھری ہے کہ بنوامیہ نے ظلم اور ستم سے قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے حکومت اسلامی پر قبضہ کر لیا تھا اور پھر روح اسلامی کو اس طرح مجروح کیا کہ آج تک وہ زخم ٹھیک نہیں ہوا اور بنوامیہ ہی علماء اسلام کو ایسی مصیبت میں پھنسا گئے ہیں کہ تمام کتب اسلامی معاویہ خیلوں کی قیل قال اور چوں چوں کا مربہ بن گیا ہے۔

ہم نے دیانت داری سے معاویہ خیلوں کی کتابوں کو پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خلیفہ بنانے میں قوم معاویہ کے پاس کوئی معیار نہیں اسی لئے مسلم حکمرانوں نے تنگ آ کر خلافت کے نام کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا ہے اور اب قوم معاویہ کے پاس سوائے اہل تشیع پر کیچڑ اچھالنے کے اور شیعوں پر کفر کے فتوے لگانے کے فتوے لگانے کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور یہ کفر کا فتویٰ ان کے ہاں اتنا سستا ہے کہ دنیا میں شاذ ہی کوئی مسلم اس فتویٰ کی زد سے محفوظ ہو۔

یزید کو ولی عہد بنانے والی اسمبلی کے آخری اجلاس کی کاروائی کا کچھ نمونہ

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸ سنہ ۵۶

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر ص ۲۵۰ ج ۳ ذکر سنہ ۵۶

۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص۲۴۹/۲ ذکر بعیت یزید۔
۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ والسیاسة ص۱

تاریخ کامل اور عقد الفرید کی عبادات کے مطابق معاویہ نے بعیت یزید کی خاطر آخری اجلاس مکہ مکرمہ میں بلایا تھا اور اجلاس سے کچھ پہلے صدیقی اور فاروقی اور بنو ہاشم کے خاندان کے سربراہوں کو بمع ابن زبیر کے معاویہ نے بلا کر کہا کہ تھوڑی دیر بعد میں ایک تقریر کرنے والا ہوں اور اگر تم میں سے کسی نے بھی میری تقریر کے ایک لفظ کی بھی تردید کی بس وہ اس کا آخری کلمہ ہوگا حتی یسبقها السیف الی راسه اور تلوار سے اس کا سر اڑا دیا جائے گا پھر معاویہ نے پولیس کے ایک افسر کو بلا کر آڈر دیا کہ ان عرب سرداروں میں سے ہر ایک کے سر پر دو دو سپاہی کھڑے کرے اگر ان میں کوئی میری تصدیق یا تکذیب میں موافقت یا مخالفت میں بولے فلیضربا بسیفها تو وہ دونوں اپنی تلواروں سے ان کو قتل کر دیں پھر ان عرب سرداروں کو پولیس کی حفاظت میں اجلاس میں لایا گیا اور معاویہ نے تقریر شروع کی اور ان سرداروں کی خوب تعریف کی اور آخر میں حاضرین سے کہا یہ لوگ بعیت یزید پر راضی ہوگئے ہیں اور انہوں نے بعیت کر لی ہے پھر اجلاس ختم ہوگیا اور لوگوں نے باہر آکر ان عرب سرداروں سے صورت حال کو پوچھا انہوں نے کہا کہ ہم نے یزید کی بعیت نہیں کی لوگوں نے کہا پھر آپ بولے نہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں قتل کا خطرہ تھا۔

نوٹ :

ارباب انصاف بعیت یزید کے بارے یہ آخری اجلاس تھا آپ اس کی کارروائی پڑھ کر معاویہ کے دین دیانت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یزید کی ولی عہدی کے بارے میں شعراء کرام کا نظرانہ عقیدت

اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب صفحہ ۳۷ ذکر بیعت یزید

فان تأتوا برملة او بهند نبايعها اميرة مؤمنينا

اگر ہند اور رملہ (جو کہ معاویہ کی بیٹیاں تھیں) انھیں ہمارے سامنے پیش کیا جائے تو ہم ان کی بھی بیعت کریں گے کہ یہ امیرۃ المومنین ہیں۔

اذا مات كسرى قام كسرى نعد ثلاثة متنا سقينا

جس طرح ایک کسریٰ بادشاہ کی موت کے بعد دوسرا کسریٰ اس کی جگہ میں کھڑا ہوتا ہے اسی طرح بنو امیہ کے ایک جبار کے بعد دوسرا جبار حکومت سنبھال لیتا ہے۔

خشينا الغيظ حتى لو شربنا دماء بنى اميه ما روينا

ہمیں بیعت یزید پہ اتنا غصہ آیا کہ اگر ہم بنو امیہ کا خون بھی پی لیں تو ہم سیراب نہیں ہوں گے۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۶۴ ذکر یزید

ارى الايام تفعل كل نكر فما انا فى العجائب مستزيد

اليس قريشكم قتلت حسينا وكان على خلافتكم يزيد

ترجمہ: خلافت یزید پر ابو العلاء المعری شاعر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اہل زمانہ ہر برائی کرتے ہیں اور میں ان عجائبات میں زیادہ طلب

نہیں کرتا کیا تمہارے قریش نے فرزند نبی امام حسینؑ کو قتل نہیں کیا اور کیا تمہاری خلافت پر یزید نہیں آیا۔

بیعت یزید کی اللہ پاک نے بھی قرآن مجید میں سخت مخالفت کی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن صـ ۸۹/۱ پارہ ۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معالم التنزیل صـ ۸۹/۱ بر حاشیہ خازن
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر صـ ۱۲۰/۱
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک التنزیل صـ ۸۶/۱
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور صـ ۱۱۸/۱
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان صـ ۱۱۸/۱
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب غرائب القرآن صـ ۴۳۹/۱
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر صـ ۱۶۴/۱ آیت ۱۲۴
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن صـ ۶۹/۱ از ابوبکر الجصاص
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صـ ۴۹۴/۱ از امام رازی

لا ینال عھدی الظالمین پارہ ۱ البقرہ آیت ۱۲۴

ترجمہ: اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

غرائب کی عبارت ہے: وکذا الفاسق بحال الفسق لا یجوز عقد الامامۃ لہ باتفاق الجمہور من الفقہاء

ترجمہ: تمام فقہاء اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت فسق میں کسی فاسق کو امام نہیں بنایا جا سکتا۔

خازن کی عبارت { لا ینال ما عاھدت الیک من النبوۃ والامامۃ من کان ظالما من ذریتک وولدک

ترجمہ: حضرت ابراہیم سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے جو عہدہ نبوت و امامت آپ کو عطا کیا ہے یہ آپ کی اولاد سے جو ظالم ہوگا اُس کو نہیں ملے گا۔

نوٹ: پہلے پارہ میں حضرت ابراہیمؑ کے قصہ میں ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کا امتحان لیا تھا۔ چند کلمات کے ساتھ اور وہ اس امتحان میں پورے اترے تھے پھر اللہ پاک نے ان سے فرمایا کہ میں نے آپ کو لوگوں کا امام بنا دیا اس وقت جناب ابراہیم نے عرض کی کہ یہ عہدہ امامت میری ذریت اور اولاد میں بھی رہے اللہ پاک نے فرمایا کہ ظالم لوگوں کو یہ عہدہ نہیں ملے گا محترم قارئین قرآن پاک کا فیصلہ ہے کہ عہدہ امامت کسی ظالم کو نہیں ملے گا۔ اور آیت مذکورہ میں علماء اہل سنت نے لفظ ظالمین کے معنی میں دو احتمال ذکر فرمائے ہیں۔

۱۔ ظالم بمعنی کفر ۲۔ ظالم بمعنی فسق اور یہ دونوں معنی یزید بن معاویہ میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

یزید کے کفر اور فسق کے بارے میں علماء اسلام کا نظریہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صد ۲۳۲ صد ۲۲۴ صد ۲۲۸

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الصواعقہ المحرقہ صد ۱۳۱ الخاتمہ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان صـ ۱۱۵ برحاشیہ صواعق۔

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صـ ۷۳

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی صـ ۸۰۔ ذکر یزید

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صـ ۹۷ ذکر یزید

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صـ ۳۲۵/۲ باب ۶۰

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صـ /۱۱ نامہ معتضد باللہ

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صـ ۱۲۰

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون صـ ۱۷۹/۱

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی صـ ۱۱۳ ذکر یزید

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر صـ ۱۵۱/۳ صـ ۵۲/۴، ۵۶ سنہ ۵۲

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست صـ ۱۶۵/۱

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صـ ۲۵۸/۲ ذکر یزید

۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفلاح صـ ۱۸۶/۱ ذکر اخبار معاویہ

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال صـ ۲۶۵ ذکر یزید

۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صـ ۱۴۶/۷ سنہ ۵۱ ھ

۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب رسائل ابی بکر خوارزمی صـ ۱۲۹

۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین صـ ۱۷۲ فصل ۹

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صـ ۱۶۴

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صـ ۶۹/۱ سنہ ۶۱ ھ

۲۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صـ ۲۰۴ ذکر معاویہ

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول صـ ۵۱ ذکر حکومت ابن زبیر

۲۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۳۰۰ ذکر حکومت یزید
۲۵- اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص۱۹۶/۲ ذکر الفہد
۲۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ص۳۵۶/۲ سنہ ۶۳ ھ ام ذہبی۔
۲۷- اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص۲۹۴/۵ ذکر یزید
۲۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۲۱/۵ پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم
۲۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص۷۸/۳ ذکر یزید
۳۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص۲۴۰ ذکر یزید
۳۱- اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات ص۶۲۳ باب مناقب قریش
۳۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۶ باب اول
۳۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل ص۲۶/۲ ذکر الحسینؑ
۳۴- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص۱۳۹ ذکر الحسینؑ
۳۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۳۰۹/۲ مبحث ۶
۳۶- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص۹۶/۵ ذکر ابن حنظلہ ص۲۸۳/۴ ذکر معقل
۳۷- اہل سنت کی معتبر المستدرک علی الصحیحین ص۵۲۲/۳ ذکر معقل۔
۳۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص۲۷۵ ذکر عبداللہ بن حنظلہ
۳۹- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص۴۲۶/۳ ذکر معقل
۴۰- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۸۱ کتاب الجہاد
۴۱- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۴۴۰/۴ ذکر یزید
۴۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص۳۶۱/۱۱
۴۳- اہل سنت کی معتبر کتاب وفاء الوفاء ص۱۲۷ فصل ۵ ام السمہودی
۴۴- اہل سنت کی معتبر کتاب التنبیہ و الاشراف ص۲۶۵ ذکر یزید

۴۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معجم البلدان صـ ۲۵۳/۲ ذکر الحرہ

۴۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صـ ۷/۱۳ ذکر خلع یزید

۴۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری صـ ۱۹۹/۱ صـ ۱۷۱ کتاب الفتن

۴۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہادتین صـ ۲۶ ذکر شہادت امام حسنؑ

۴۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ صـ ۲۳۹ ذکر یزید

۵۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جذب القلوب صـ ــــ واقعہ حرہ

۵۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان صـ ۱۷۸ ام از شاہ عبد الحق محدث دہلوی

۵۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ما ثبت بالسنۃ صـ ۳۱ تا صـ ۳۷

۵۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تراجم بخاری کتاب الجہاد۔ قتال روم۔ از شاہ ول

۵۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا صـ ۱۱ تا ۱۶ از مفتی محمد شفیع۔

۵۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک صـ ۴۳۵/۵ شیخ الحدیث محمد ذکریا۔

۵۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ملت صـ ۵۵ حصہ سوم قاضی زین العابدین

۵۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام صـ ۵۶/۲ از مولانا اکبر شاہ خاں

۵۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بہار شریعت صـ ۷۶/۱ از مولانا امجد علی۔

۵۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایۃ الشیعہ صـ ۹۵ از قطب عالم رشید احمد گنگو

۶۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ و استخلاف یزید صـ ۳۱۶ از مولانا لعل شاہ بخا

۶۱۔ اہل سنت کی معتبر خارجی فتنہ صـ ۴۲۸ از مولانا قاضی مظہر حسین

۶۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات شیخ الاسلام صـ ۲۶۷/۱ از مولانا حسین ا

۶۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح شفا صـ ۶۹۴/۱ از ملا علی قاری حنفی

۶۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج منیر شرح جامع صغیر صـ ۳۹۶/۳

۶۵- اہل سنت کی معتبر کتاب حجۃ البالغہ ص۵۰۷ از شاہ ولی اللہ دہلوی

۶۶- اہل سنت کی معتبر کتاب نبراس علی شرح عقائد ص۵۵۳

۶۷- اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص۲۱۰ از مولانا محمد الصبان

۶۸- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص۱۰۱/۵

۶۹- اہل سنت کی معتبر کتاب یزید بن معاویہ ص۳۹ از ابن تیمیہ

۷۰- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات مجدد الف ثانی ص۲۵۱/۱

۷۱- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات ص۲۰۳ از قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔

۷۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الکوکبہ الشہابیہ ص۶۰ از مولانا احمد رضا خاں بریلوی

۷۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الملفوظ ص۱۱۴ از احمد رضا بریلوی

۷۴- اہل سنت کی معتبر کتاب احسن الوعاء ص۵۲ از احمد رضا بریلوی

۷۵- اہل سنت کی معتبر کتاب احکام شریعت ص۸۸/۲ احمد رضا خاں

۷۶- اہل سنت کی معتبر کتاب عرفان شریعت ص۳۱/۲ از احمد رضا قادری

۷۷- اہل سنت کی معتبر کتاب امداد الفتاویٰ ص۵۱/۵ از مولانا اشرف علی تھانوی

۷۸- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ رشیدیہ ص۷ از مولانا رشید احمد گنگوہی

۷۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات شیخ الاسلام ص۲۵۸/۱ از مولانا محمد قاسم نانوتوی

۸۰- اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا اور یزید از مولانا محمد طیب مہتمم دیوبند

۸۱- اہل سنت کی معتبر کتاب امام پاک اور یزید پلید ص۳۳ از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

۸۲- اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات ابن سعد ص۲۸۳ ذکر معقل بن سنان

۸۳- اہل سنت کی معتبر کتاب المحجۃ المؤتمنہ فی اٰیۃ الممتحنہ ص۹۶ از مولانا احمد رضا خاں۔

۸۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص۱۲۰/۱

٨٥- اہل سنت کی معتبر معاویہ اور یزید ص۔ از حافظ علی بہادر خاں

٨٦- اہل سنت کی معتبر کتاب ناصبان ملک عضوض ص۔ از نہال احمد

٨٧- اہل سنت کی معتبر کتاب مولی اور معاویہ ص۔ از علامہ خلیل احمد چشتی

٨٨- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القادری شرح بخاری ص ٣٣٤/١١

٨٩- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی ص ٢١/١ از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

٩٠- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الغین ص ٣٦٨/١ مولانا حیدر علی

٩١- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ٢٤١/٢ ابن واضح

٩٢- اہل سنت کی معتبر کتاب دائرۃ المعارف ص۔ ذکر زینب

٩٣- اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل ص ٢٦ م ابن طلحہ شافعی

٩٤- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ١٣٩ ام مومن شبلنجی

٩٥- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ١٨١/٧ کتاب الجہاد

٩٦- اہل سنت کی معتبر کتاب تمہید ابوشکور سالمی ص ١٥

٩٧- اہل سنت کی معتبر کتاب المسامرہ ص ١٧٣ ام ابن شریف شافعی

٩٨- اہل سنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد ص ٢٤١

٩٩- نواصب کی معتبر کتاب خلافت معاویہ و یزید ص ٣٧٥ ذکر یزید

١٠٠- اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ ص ١٢٦/١ باب پنجم وصل در خصائص نبیؐ

١٠١- اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ص ١١٩/٣

١٠٢- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ١٠/٥

١٠٣- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ٧٢ پارہ ٢٦ سورہ محمد

١٠٤- اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر ص ٨٠/٢ حرف الالف

١٠٥- اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ اور استخلاف یزید ص۔ از لعل شاہ بخاری

البدایہ والنہایہ کی عبادت | طبلہ سرنگی اور طنبورہ و دیگر آلات غنا کے بجانے میں یزید شہرت رکھتا تھا نیز شراب پینے اور شکار کرنے میں اور غلاموں کے استعمال ناجائز میں بھی یزید مشہور تھا اور کتے بندر ریچھ پالنے میں بھی نامور تھا چھترے لڑانے اور ریچھ کتے کی لڑائی میں بھی شوق رکھتا تھا اور ہر صبح شراب کے نشہ میں بے ہوش اٹھتا تھا اور بندر کو زردوزٹوپی پہنا کر گھوڑے کی سواری کرواتا تھا اور اپنے بندروں کی موت پر سوگ مناتا تھا اور یزید کی موت کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنے بندر کو ڈانس کروا رہا تھا کہ بندر نے اس کو کاٹ لیا اور زخم کی خرابی سے یزید مر گیا۔

صواعق محرقہ | معاویہ کے ولی عہد یزید کے کافر ہونے کے بارے اہل سنت علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ نے فرمایا ہے کہ یزید کافر تھا اور ایک نے کہا ہے کہ مسلمان تھا اور فاسق و فاجر تھا ظالم و جابر اور شرابی تھا اس کے فسق پر اتفاق کے بعد پھر علماء اہل سنت نے ایک گروہ نے اس کا نام لے کر اس پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے مانند ابن جوزی اور احمد کے

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے نواصب کا مایہ ناز خلیفہ دیکھا کہ علماء اہل سنت کا اس کے کافر ہونے میں اختلاف ہے اور فاسق ہونے پر اتفاق ہے اور اس کا نام لے کر لعنت کرنے کی بھی بعض علماء اہل سنت کا اجتہاد اجازت دیتا ہے۔

منہاج السنہ کی عبادت | ترجمہ: شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم المعروف با بن تیمیہ نے یزید کی ذیل کے الفاظ میں یوں مذمت کی ہے کہ معاویہ کی طرح اس کا مارشل لا سخت تھا یزید کے پاس تلوار تھی اور کسی کو حکومت میں داخل کرنا یا نکالنا اس کے اختیار میں تھا اور سرکاری خزانہ سے کسی کچھ دینا

یا نہ دینا اور مجرمین کو سزائیں دینا بھی اس کے اختیار میں تھا اور یہی معنیٰ ہے اس کے خلیفہ اور بادشاہ ہونے کا اور یزید کا نیک یا بد ہونا اور اللہ کا فرمان بردار یا نافرمان ہونا یہ الگ بات ہے یزید کا تمام افعال میں عادل ہونا یہ عقیدہ اہل اسلام میں سے کسی کا نہیں ہے مخلص ۔

نوٹ : ارباب انصاف اپنے دیکھ لیا کہ ابن تیمیہ نے بھی عدالت یزید کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ پس اگر تمام افعال میں تمام کردار میں یزید عادل نہیں تھا تو کچھ افعال میں اس کا فاسق ہونا گویا ابن تیمیہ نے بھی قبول کر لیا اور ابن تیمیہ ناصبی کا کچھ مقدار فسق یزید کو قبول کرنا بھی بڑی بات ہے ۔

تطہیر الجنان م
کی عبادت ۱

ترجمہ : ابن حجر مکی اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی پاک نے خواب میں دیکھا کہ بنو امیہ کے ۳۰ افراد آنجناب کے منبر پہ بندروں کی طرح ناچ رہے ہیں یہ دیکھ کر نبی کریم کو اتنا صدمہ ہوا کہ حضورؐ پاک کو وقت وفات تک کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور وہ تیس بنو مروان ہیں اور یزید بن معاویہ ہیں اور یزید ان میں زیادہ بُرا اور زیادہ فاسق تھا بلکہ آئمہ اسلام میں سے ایک جماعت نے ان لوگوں کے کفر کا فتوی دیا ہے اور حضورؐ کا فرمان کہ میرے دین کی بربادی قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہو گی اس کلام سے یزید اور بنو مروان ہی مراد ہیں کیوں کہ یہ لوگ یزید بن معاویہ وغیرہ بہت بڑے فاسق اور ظالم تھے ۔

نوٹ : ابن حجر مکی وہ شخص ہے جس نے معاویہ کی صفائی میں مذکورہ کتاب ہمایوں بادشاہ ہند کی خواہش پر لکھی تھی اور خاندان نبوت کی آپ یہ کرامت سمجھی کہ معاویہ کو اپنے اسی مایہ ناز وکیل کے قلم سے یہ تحفہ ملا ہے کہ اس کے ولی عہد بیٹے یزید کو ابن حجر نے کافر اور فاسق لکھا ہے ۔ پس یزید کا فاسق و فاجر ہونا اہل سنت علماء کا اجماعی مسئلہ ہے ۔

نوٹ : ارباب انصاف ہمیں اس رسالہ کے اختصار کی بھی مجبوری ہے کیا کریں، کس کس کتاب کی عبارت پیش کریں تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ دین رسول کو دو چیزوں نے برباد کیا ہے۔

۱ جنگ صفین میں قرآن نیزوں پر اٹھانے کا معاویہ کو عمرو بن عاص کا مشورہ دینا ۲ اور یزید کو خلیفہ بنانے کا معاویہ کو مغیرہ بن شعبہ کا مشورہ دینا حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ ایک شافعی عالم فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کا فتویٰ ہے کہ یزید پر اشارۃً لعنت کرنا جائز ہے اور ہم شافعی کہتے ہیں کہ صراحۃً یزید پر لعنت کرنا جائز ہے کیوں کہ یزید شرابی تھا شکاری تھا اور شطرنج کھیلتا تھا تاریخ اسلام ذہبی میں لکھا ہے کہ ماؤں، بہنوں سے زنا کرتا تھا۔

تاریخ اسلام کی عبادت } اہل سنت کے علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ نے دمشق سے واپس آکر یہ رپورٹ دی کہ یزید ماؤں بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور ہم نے یزید کے خلاف انقلاب کی کوشش اس لئے کی ہے کہ خاموشی کی وجہ سے ہمیں آسمان سے پتھر برسنے کا ڈر ہے۔

نوٹ : ارباب انصاف یزید کے ہاتھوں اس کی اپنی ماں بہن کی عزت محفوظ نہیں تھی پس اہل مدینہ اصحاب نبی کی ماں بہن سے واقعہ حرہ میں جو سلوک اس کے لشکر نے کیا ہے ایک ہزار مجہول النسب بچہ کی پیدائش اس کا ٹھوس ثبوت ہے اور یہ عذر کہ تاریخ دان یزید کے بارے غلط رپورٹ دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تاریخ کو چھوڑ دیا جائے تو پھر یزید کا ابن ابی سفیان ہونا ہی ثابت نہیں ہے اور یزیدیت کے ہر پہلو پر غور کرنے کے لئے تاریخ کی ضرورت ہے یزید کی تعریف اور مذمت دونوں میں تاریخ کی احتیاج ہے اور دونوں

میں تاریخ کی احتیاج ہے اور دونوں میں تقابل کرکے پھر دیکھنا ضروری ہے کہ وزنی کیا ہے یزید کی مذمت کے مقابلہ میں اس کی تعریف بالکل صفر رہا

الاصابة کی عبادۃ — فوجوه يشرب الخمر و ينكح الحرم فلم يدع شيئا حتى قال فيه

ترجمہ: صحابی رسولؐ معقل نے فرمایا کہ یزید شراب پیتا ہے اور محارم سے زنا کرتا ہے بلکہ ہر برائی کرتا ہے۔

سر الشہادتین کی عبادت — مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ نے یزید کی بیعت اس لئے نہیں فرمائی تھی کہ یزید شرابی تھا فاسق تھا اور ظالم تھا۔

شرفقہ اکبر کی عبادت — اہل سنت کے علامہ ملا علی بن سلطان القاری الحنفی فرماتے ہیں کہ ابن ہمام نے کہا ہے کہ یزید کو کافر کہنے میں اختلاف ہے کچھ علماء اہل سنت نے یزید کو کافر کہا ہے۔ کیونکہ یزید سے منقول ہے کہ وہ شراب کو پینا حلال سمجھتا تھا اور خاندان نبوت کا قتل عام اس نے اپنے کفار مقتولین بدر کے بدلہ میں کیا تھا۔

مروج الذہب کی عبادت — وما اظهر من شرب الخمر و سيره سيرة فرعون بل كان فرعون اعدل منه في رعيته و انصف منه لخاصته و عامته

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ مسعودی فرماتے ہیں یزید سے خلق خدا کی نفرت کی وجہ اس کا علانیہ شراب پینا اور عمل میں سیرت فرعون پر گامزن ہونا ہے۔ بلکہ یزید سے تو فرعون بھی زیادہ عادل تھا اپنی رعایا میں ہر خاص و عام سے انصاف کرنے میں بھی۔

تاریخ خمیس کی عبارت } ثم ان اکابر اھل المدینہ نقضوا بیعۃ یزید لسوء سیرتہ ویشرب الخمر

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ دیار بکری فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے بزرگان دین نے یزید کی بد سیرت ہونے کی وجہ سے اس کی بیعت توڑ دی یزید شراب پیتا تھا۔

مظہری کی عبادۃ } یزید نے شراب پینا حلال سمجھا تھا اور یہ شعر کہا ہے کہ اگر شراب دین احمد میں حرام ہے تو دین مسیح پر بنا رکھتے ہو پیچیئے۔

ابن خلدون کی عبادت } یزید سے اس کے زمانہ حکومت میں فسق و فجور ظاہر ہوا اور کان یعزلہ معاویہ ایام حیاتہ فی سماع الغنا وینھاہ عنہ اور معاویہ اپنی زندگی میں یزید کو راگ سننے پر ملامت کرتا تھا بلکہ منع کرتا تھا۔

نوٹ: خاندان نبوت کی کرامت ہے کہ ابن تیمیہ کی مانند علامہ ابن خلدون نے بھی یزید کے فاسق ہونے کی گواہی دی ہے اور یہ بھی ایک بڑی بات ہے۔

تاریخ کامل کی عبارت } واللہ انہ لیشرب الخمر واللہ انہ لیسکر حتی یدع الصلوٰۃ

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ فرماتے ہیں کہ راوی نے کہا خدا کی قسم یزید شراب پیتا ہے خدا کی قسم وہ نماز چھوڑ دیتا ہے۔

نوٹ: البدایہ میں وکیل معاویہ نے بھی کئی مقامات میں تسلیم کیا ہے کہ یزید تارک الصلوٰۃ اور نماز نہ پڑھنے والا فاسق ہے۔

مقتل الحسین } وکان یزید خرج من یومہ ذالك الی حوران
کی عبارت } موضع من الشام لیتصید هنالك

ترجمہ: مرگ معاویہ کے وقت مقام حوران میں یزید شکار کی خاطر گیا تھا

نوٹ تاریخ کامل اور البدایہ میں بھی یزید کے شکار کھیلنے کا ثبوت موجود ہے اور
شکاری خلیفہ نامنظور ہے۔

تاریخ ابوالفدا } وکان سکیرا خمیرا ابلیس الحریر ویضرب
کی عبارت } بالطنابیر

ترجمہ: امام اہل سنت حسن بصری فرماتے ہیں کہ معاویہ میں چار برائیاں دوزخ
میں داخل کرنے والیاں موجود تھی۔

عـ۱ حکومت اسلامی پر تلوار سے قبضہ عـ۲ زیاد کو بھائی بنانا عـ۳ قتل حجر
اور ان کے ساتھیوں کا عـ۴ اور یزید کو خلیفہ نامزد کرنا۔ یزید ریشم کا لباس پہنتا
تھا اور طنبورہ بجاتا تھا۔

نوٹ: تاریخ کامل اور وفاء الوفا میں بھی لکھا تھا کہ یزید طنبورہ بجاتا تھا
طبلہ نواز کلاونت گلوکار خلیفہ نامنظور ہے۔

یزید بقول علماء اہل سنت بندروں سے کھیلتا تھا

حیات الحیوان } اہل سنت کے علامہ دمیری لغت قرد میں لکھتے ہیں
کی عبارت } ولقد رب قرد لیزید علی رکوب الحمار و

د سابق بہ صبع الخیل کہ یزید کی خاطر ایک بندر کو گدھے کی سواری سکھائی گئی اور اس بندر نے گھوڑ دوڑ کے مقابل میں حصہ لیا۔

نوٹ: علامہ مسعودی لکھتے ہیں کہ یزید کا ایک بندر ابوقیس نامی تھا اور وہ بڑا خبیث بندر تھا اور جب وہ یزید کی محفل شراب میں آتا تھا تو اس کو تکیہ لگا کر بٹھایا جاتا تھا اس کے لئے ایک گدھی رام کی گئی تھی اس بندر کو ریشم کی ایک ٹوپی اور قبا پہنا کر گدھی پر بٹھایا جاتا تھا اور وہ مقابلہ میں اس گدھی کو دوڑاتا تھا اس خبیث بندر کی تعریف میں کسی شاعر نے یہ دو شعر بھی کہے تھے۔

تمسک اَبا قیس بفضل عنانہا — فلیس علیہا ان سقطت ضمان

ترجمہ: اے ابوقیس لگام گدھی کی پکڑے اگر تو گر پڑا تو گدھی ضامن نہیں ہے۔

الا من رأی القرد الذی سبقت بہ — جیاد امیر المومنین اُتان

ترجمہ: کیا کسی نے ایسا بندر دیکھا ہے کہ امیر الفاسقین کے گھوڑوں پر جس کے ذریعہ گدھی سبقت لے گئی ہو۔

یزید بن معاویہ میں علت ابنہ بھی پائی جاتی تھی

قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب البدایہ والنہایہ ص۶۴ ج۹ ذکر عبدالملک بن مروان

وانی واللہ لا اداوی ھذہ الامہ الا بالسیف ولست بالخلیفۃ المستضعف یعنی عثمان ولا الخلیفۃ المداھن یعنی معاویہ ولا الخلیفہ المابون یعنی یذید بن معاویہ

ترجمہ: عبدالملک بن مروان نے حاجیوں کو یہ خطبہ دیا تھا کہ میں اس

امت مسئلہ کا علاج تلوار سے کروں گا ہیں مثل عثمان کمزور اور مثل معاویہ مکار و چالاک
خلیفہ نہیں ہوں اور مثل یزید بن معاویہ علت اُبنہ کا مریض خلیفہ بھی نہیں ہو۔

نوٹ: عالم اسلام کو دعوت فکر ہے کہ وہ اپنے اپنے علماء سے دریافت کریں
کہ بیچ اس مسئلہ کے ان کا اجتہاد کیا کہتا ہے کہ جو شخص مرواتا ہو کیا وہ فاسق ہے یا نہیں
یا وہ امام ہوسکتا ہے یا نہیں یا وہ امام ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اسی البدایہ سے پہلے حوالہ
گزر چکا ہے کہ ان یزید قد اشتہر بالمعازف وشرب الخمر والغنا والصید واتخاذ
الغلمان کہ شکار کھیلتے ہیں راگ گانے میں شراب پینے میں طبلہ طنبورہ سرنگی بجانے
اور لونڈے بازی کرنے کرانے میں یزید بن معاویہ شہرت عام رکھتا تھا پس فخر قوم
لوط خلیفہ قوم معاویہ اور نواصب کو مبارک ہو۔

یزید نماز نہیں پڑھتا تھا

۱- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۳۱/۸ ص ۱۳۰/۸ ص ۲۱۹/۸
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۵۳/۴ ذکر یزید

البدایہ کی عبارت { وکان فیہ ایضا اقبال علی الشہوات وترک بعض الصلوۃ فی بعض الاوقات واماتتہا فی غالب الاوقات۔

ترجمہ: یزید شہوت پرست تھا اور زیادہ تر نماز نہیں پڑھتا تھا۔

کامل کی عبارات { واللہ لیشرب الخمر واللہ انہ لیسکر حتی یدع الصلوۃ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم یزید شراب پیتا ہے اور خدا

کی قسم نماز نہیں پڑھتا تھا نوٹ شرابی اور بے نماز امام المسلمین نہیں ہو سکتا۔

یزید طنبورہ بجاتا تھا

تاریخ ابو الفدا اور کامل کی عبارت: وکان سکیرا خمیرا یلبس الحریر ویضرب بالطنبا بیرونی الکامل لیس لہ دین لیشرب الخمر ویضرب بالطنابیر ولیعزف عندہ القیان ویلعب بالکلاب

ترجمہ: یزید شرابی تھا طنبورہ بجاتا تھا ریشم پہنتا تھا کتوں سے کھیلتا تھا اور لونڈیاں اس کے پاس طبلہ سرنگی پر گاتی تھیں۔ نوٹ۔ اس قماش کا شخص فلمی دنیا کا امام ہونا چاہیے شریعت کا امام نہیں ہو سکتا۔

یزید شطرنج کھیلتا تھا اور چیتوں سے شکار کرتا تھا

حیوۃ الحیوان کی عبارت: ھو المتصید بالفھد ملاعب بالنرد و مومن الخمر

ترجمہ: یزید چیتوں سے شکار کھیلتا اور شطرنج بھی کھیلتا اور شرابی تھا

یزید عادل نہیں تھا

لسان اور میزان کی عبارت: مقدوح فی عدالتہ لیس باھل ان یروی عنہ

ترجمہ : یزید فاسق فاجر تھا اس قابل نہ تھا کہ اس کی روایہ پر اعتماد کیا جائے۔

نوٹ : ارباب انصاف یزید اتنا فاسق تھا کہ اس کی کسی ایک روایت پر اعتماد نہیں ہے۔ اور جس کی ایک روایت قبول نہیں ہے اس کی خلافت بدرجہ اولیٰ قبول نہیں۔

یزید کے کفر اور فسق کا قرآن پاک میں اشارہ ہے

تفسیر مظہری کی عبارت } ومن كفر بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون فيه اشارة الى يزيد بن معاويه حيث قتل ابن نيت رسول الله ومن معه من اهل بيت النبوة واهان عترته وافتخربه وقال هذا يوم بيوم بدر

ترجمہ : سورہ نور کی مذکورہ آیت میں قاضی ثناء اللہ عثمانی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جس نے کفر کیا وہ فاسق ہے اسے مراد یزید بن معاویہ ہے یعنی اس کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ اس نے اولاد رسولؐ اہل بیت نبوت کو قتل کیا ہے اور خاندان نبوت عترت رسول کو قتل کر کے فخر کیا ہے کہ روز عاشورہ کربلا میں بدر کے دن کا بدلہ لیا گیا ہے۔

نوٹ : یہ چیز یزید کی ناصبیت کا ثبوت ہے۔

یزید روزہ نہیں رکھتا تھا

کامل ادر | قال ابن زبیر اما واللہ لقد قتلوہ طویلا باللیل
البدایہ | قیامہ کثیرا فی السھاد صیامہ الخ

امام حسینؑ کی شہادت کے بعد عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا تھا کہ خدا کی قسم فوج
یزید نے ایک ایسے عظیم الشان کو قتل کیا ہے کہ جس کی رات کے وقت عبادت زیادہ
تھی اور دن زیادہ اس کے روزہ میں گزرتے تھے اور وہ تلاوت قرآن کے بدلہ غنا
اور راگ کو اور روزہ کے عوض شراب پینے کو اور مجلس وعظ و ذکر کے بدلہ
کتوں سے شکار کھیلنے کو اختیار نہیں کرتا تھا یعرض فی ذالک بیزید بن معاویہ
ابن زبیر نے اپنے مذکورہ کلام میں یزید بن معاویہ پر طنز کیا ہے۔ روزہ نہ
رکھنا۔ شراب پینا، کتوں سے شکار کھیلنا یہ عادات، یزید میں موجود تھی۔

یزید کو امیر المومنین کہنا گناہ ہے اور اس کی سزا بیس کوڑے ہیں

تہذیب | یحیٰ بن عبدالملک بیان کرتا ہے کہ ہمیں معتبر اور
کی عبارت | ثقاۃ راویوں سے معلوم ہوا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز
کے پاس ایک مرد نے بیٹھ کر یزید کو امیر المومنین کہا عمر نے اس کا سختی سے
نوٹس لیا اور کہا کہ تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے اور پھر عمر نے حکم دیا کہ یزید کے

اس عقیدت مند کو بیس کوڑے مارے جائیں۔ امر بہ فضرب عشرین سوطا
نوٹ: شذرات الذہب لسان المیزان صواعق محرقہ تاریخ الخلفاء اور ینابیع المودۃ میں اسی بات کا ذکر بھی موجود ہے۔

یزید پلید تھا بقول علماء اہل سنت

تحفہ اثناء عشریہ } شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے تحفہ کے
اور فتاوی عزیزیہ } باب گیارہ فصل ۳ روایت گیارہ ص ۳۷
میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ یزید پلید را بر باطل میدانست کہ امام حسینؑ یزید پلید کو باطل پر جانتے تھے۔ نیز اسی تحفہ کے صفحہ ۶ میں ہے کہ شام و عراق کے کمینہ لوگوں نے یزید پلید کے کہنے سے امام حسینؑ کو شہید کیا ہے اور پھر محدث دہلوی اپنے فتاوی عزیزی میں لکھتے ہیں کہ امام حسینؑ کی شہادت پر یزید پلید راضی ہوا پھر صفحہ ۲۲۷ پر لکھتے ہیں کہ مدینہ، مکہ اور کوفہ کے لوگ یزید پلید کے تسلط پر راضی نہ تھے۔

نوٹ: تکمیل الایمان ص ۹۷ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی عبارت میں یزید کے یہ القاب لکھے ہیں۔

یزید پلید۔ شارب الخمر۔ تارک الصلوٰۃ۔ زانی۔ فاسق۔ مستحل محارم مبغوض ترین مردم است نزد ما۔ مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات ص ۱۵ میں فرماتے ہیں کہ یزید بد بخت گروہ فاسقین سے ہے۔

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔ ہیرا پھیری سے کچھ نصیب نہ ہوگا۔ ازالۃ الخفین میں مولوی حیدر علی سنی اور شاہ عبدالعزیز سنی

ان تینوں بزرگوں نے یزید کو پلید اور نجس لکھا ہے اور پلید و نجس وہی انسان ہوتا ہے جو کافر و مشرک ہو پس نتیجہ و فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے یہاں نجاست و پلیدگی سے مراد غسل خیابت والی پلیدگی نہیں بلکہ گناہ والی پلیدگی مراد ہے اور جو گناہ انسان کو پلید کرتا ہے وہ کفر و شرک ہے پس پلید شخص امام المسلمین نہیں ہو سکتا۔

یزید کو رحم اللہ یا رضی اللہ نہ کہا جائے

فتاوی عبد الحی کی عبادت ﴿ ومسلک اسلم آلسنت که ان شقی را مغفرت و ترحم هرگز یاد نه باید کرد۔

ترجمہ: مولانا عبد الحی لکھنوی اپنے ایک فتویٰ میں یزید کی جی بھر کر مذمت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ زیادہ سلامتی والی راہ یہ ہے کہ یزید کمینہ کو رحم اللہ اور رضی اللہ نہ کہا جائے۔

نوٹ: ارباب انصاف قوم معاویہ کے مایہ ناز عالم قاضی ثناء اللہ پانی پتی مستحق لعن است کہ یزید کا کافر ہونا معتبر روایت سے ثابت ہے پس وہ لعنت کا حق دار ہے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا یزید کی بارگاہ میں خراج عقیدت

عرفان الشریعت ﴿ یزید پلید علیہ ما یستحقہ من
کی عبادت ﴿ العزیز الحمید قطعا یقینا باجماع

اہل سنت -

فاسق فاجر جری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق واتفاق

ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف ہے -

نوٹ : اور فاسق و فاجر نبی کریمؐ کا خلیفہ نہیں ہو سکتا -

صدر الشریعہ مولانا امجد علی شاگرد رشید احمد رضا

کا یزید کی بارگاہ میں نظرانہ عقیدت

بہار شریعت ﴿ یزید پلید فاسق و فاجر مرتکب کبائر تھا - آج کل
کی عبادت ﴿ بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے مقابلہ میں کیا دخل

ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے - ایسا بکنے والا مردود خارجی

ناصبی مستحق جہنم ہے ہاں یزید کو کافر اور ملعون کہنے میں اختلاف ہے ہمارے

امام اعظم کا مسلک سکوت ہے یعنی ہم اسے فاسق و فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں

نہ مسلمان - نوٹ پلید اور فاسق امام نواصب کو مبارک ہو -

نوٹ ارباب انصاف موصوف کے استاد گرامی نے اپنی کتاب الملفوظ میں

میں فرمایا ہے کہ یزید کو اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کریں گے اور خود نہ کہیں گے

اور اپنی کتاب الکوکبتہ الشہابیہ ص ۶ میں فرمایا ہے کہ یزید خبیث سے ظلم و فسق

متواتر ہے مگر کفر متواتر نہیں ہے اور اپنی کتاب احسن الوعا ص ۵۲ میں واقعہ

حرہ کے مظالم تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی کا یزید کی جناب میں ہدیہ عقیدت

امداد الفتاوی کی عبارت: یزید فاسق تھا اور فاسق کی ولایت مختلف فیہ ہے
نوٹ: تھانوی صاحب کا فتوی دیوبندیوں کے لئے باعث عبرت ہے۔

مولانا رشید احمد گنگوہی کا یزید کے بارے فتویٰ

فتاوی رشیدیہ کی عبارت: یزید کو کافر کہنے سے احتیاط رکھے مگر فاسق بے شک تھا۔ نوٹ فاسق شخص نبی کریم کا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

بانی دیوبند محمد قاسم نانوتوی کا یزید کے بارے فتویٰ

مکتوبات شیخ الاسلام کی عبارت: الحاصل اہل سنت کے اصول پر یزید کی پہلی حالت بدل گئی بعض کے نزدیک وہ کافر ہو گیا اور بعض کے نزدیک اس کا کفر متحقق نہ ہوا۔

مہتمم دار العلوم دیوبند محمد طیب کا یزید کے بارے میں فتویٰ

شہید کربلا اور یزید کی عبادت

بہر حال یزید کے فسق و فجور پر جب صحابہ کرام سب کے سب ہی متفق ہیں۔ پھر ائمہ مجتہدین بھی متفق ہیں اور ان کے بعد علماء و راسخین محدثین فقہاء نے فسق یزید پر علماء سلف کا اتفاق نقل کیا ہے۔

یزید کے بارے میں مولانا محمد شفیع اکاڑوی کا فتویٰ

کتاب امام پاک اور یزید پلید

یزید نیک نہیں تھا بلکہ فاسق و فاجر اور ظالم و شرابی تھا
نوٹ: حجۃ البالغہ میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ودعاۃ الضلال یزید بالشام والمختار بالعراق کہ گمراہی کی طرف بلانے والے دو تھے شام میں یزید اور عراق میں مختار۔ نوٹ جو گمراہی کی طرف بلائے وہ امام المسلمین نہیں ہوتا۔

تاریخ ملت کی عبادت

آپ نے اپنی جانشینی کے لئے جس شخصیت کو انتخاب کیا تھا وہ واقعی اس کے لئے موزوں نہ تھی اور واقعہ ہے کہ خود امیر معاویہ بھی اسے موزوں نہ سمجھتے تھے امیر تو علیحدہ رہے خود یزید بھی اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے اسے ناممکن سمجھتا تھا۔

نوٹ : معاویہ نے اپنی ناصبیت کی وجہ سے یزید کو خلیفہ نامزد کیا تھا۔

تاریخ اسلام کی عبارت } مولانا اکبر شاہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ کا اپنی زندگی میں یزید کے لئے بیعت لینا ایک سخت غلطی تھی یہ غلطی غالباً محبت پدری کے سبب ہوئی ہے۔

نوٹ : اس غلطی کا بڑا سبب معاویہ کی ناصبیت تھی۔

فتح الباری کی عبارت } وفی ھذا اشارۃ الی ان اول الاغیلمۃ کان فی سنۃ ستین وھو کذالک فان یزید بن معاویہ استخلف فیھا

ترجمہ : فتح الباری صـ۸ـ۱۳ میں ابن حجر عسقلانی نے یہ احادیث لکھنے کے بعد کہ نبی کریم نے فرمایا کہ میری دین کی بربادی قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی ۔ ابوھریرہ کہتے تھے کہ لونڈوں کی حکومت اور سنہ ۶۰ ھ کے حوادثات سے خدایا میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد ابن حجر نے فرمایا کہ دین کو برباد کرنے والے لونڈوں میں پہلا یزید ہے کیوں کہ سنہ ۶۰ ھ میں وہ حاکم ہوا ہے۔

دین کی بربادی یزید جیسے لونڈوں کے ہاتھوں سے ہوگی

عمدۃ القاری کی عبارت } واولھم یزید علیہ ما یستحق وکان غالبا ینزع الشیوخ من امارۃ البلدان الکبار ویولیھا الاصاغر من اقاربہ

ترجمہ : علامہ بدرالدین عینی وکرمانی حدیث ہلاک امتی علی یدی اغیلمۃ

سفہا کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ان لونڈوں میں پہلا یزید ہے جو بزرگوں کو بڑے بڑے شہروں کی حکومت سے ہٹا کر ان کی جگہ اپنے رشتہ دار لونڈے مقرر کرتا تھا۔

نوٹ: جس کے ہاتھوں امت کی ہلاکت ہو وہ امام اور نبیؐ نہیں ہو سکتا۔

مرقات شرح مشکوٰۃ کی عبادت } قولہ علی یدی اغیلمۃ۔ قال المظہر لعلہ ارید بھم الذین کانوا بعد الخلفاء الراشدین مثل یزید وعبد الملک بن مروان

ترجمہ: یہ حدیث کہ دین کی بربادی لونڈوں کے ہاتھوں میں ہے اسے مراد وہ لوگ ہیں جو خلفاء راشدین کے بعد تھے مثلاً یزید بن معاویہ وعبدالملک بن مروان

شرح شفاکی عبادت } والمراد یزید بن معاویہ فانہ لعث الی المدینہ مسلم بن عقبہ

ترجمہ: ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ دین کی بربادی لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی اس سے مراد یزید بن معاویہ ہے جس نے مدینہ کو لوٹنے کی خاطر مسلم بن عقبہ کو روانہ کیا تھا۔

شرح منیر کی عبادت } منھم یزید بن معاویہ واضرابہ من احداث ملوک بنی امیہ فقد کان منھم ماکان من قتل اھل البیت۔

ترجمہ: علامہ علی بن احمد فرماتے ہیں کہ دین کی بربادی قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں میں ہوگی اسے مراد یزید بن معاویہ اور دوسرے لونڈے بنو امیہ کے ہیں۔

اشعۃ اللمعات کی عبادت } شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ کو دین برباد کرنے والے

لونڈوں کے نام معلوم تھے مگر ڈر اور مفسدہ کی وجہ سے ابوھریرہ ان کے نام نہیں بتاتے تھے اور مراد ان سے یزید بن معاویہ اور عبیداللہ بن زیاد وغیرہ ہیں اور حجاج وعبدالملک بن مروان وسلیمان بن عبدالملک۔

یقول من یبدل سنتی رجل من بنی امیہ یقال لہ یزید	مجمع الزوائد وصواعق محرقہ

نوٹ: یزید بن معاویہ نے ہی سنت رسول اللہ کو برباد کیا ہے۔

لایزال امر امتی قائما بالقسط حتی یکون اول من یلیثمہ رجل من بنی امیہ یقال لہ یزید	البدایہ کی عبادت

ترجمہ: نبی پاک نے فرمایا کہ میرے دین کو جو برباد کرے گا وہ ایک مرد ہے بنو امیہ سے اس کا نام یزید ہوگا۔

نوٹ: ارباب انصاف جتنی مذمت کتب اہل سنت میں یزید کی لکھی ہے اتنی مذمت شاید ابلیس کی بھی نہ لکھی ہو اور جتنی گندگی اور کیچڑ یزید پہ موجود ہے نواصب قیامت تک اس کو صاف نہیں کر سکتے۔

یزید کا مدینۃ الرسول کو لٹوانا اور واقعہ حرہ کی پر درد داستان اور دو ہزار خواتین سے فوج یزید کا جبری زنا کرنا

شیخ الحدیث محمد ذکریا فرماتے ہیں کہ یزید کا جو لشکر	اوجز المسالک کی عبادت

مدینے پر حملہ آور ہوا تھا اس میں ستائیس ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادہ تھے تین دن تک قتل و غارت کا بازار گرم رہا دو ہزار خواتین کی آبرو ریزی ہوئی قریش وانصار کے سات سو نمایاں افراد شہید ہوئے غلاموں، عورتوں اور بچوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ پھر مسلم بن عقبہ نے اہل مدینہ کو بیعت یزید پر اس طرح مجبور کیا کہ وہ یزید کے غلام ہیں اور ان کی خرید و فروخت کا یزید کو اختیار ہے اور اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی بھی نہ بچا۔

اہل مدینہ پہلے روز سے حکومت یزید سے نفرت رکھتے تھے انھیں یزید کے فسق و فجور اور شراب نوشی اور گناہ کبیرہ کی معلومات ملیں تو انھوں نے یزید کی حکومت ماننے سے انکار کر دیا۔

عبداللہ بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت اُٹھے جب ڈرنے لگے کہ ہم پر پتھروں کی بارش نہ ہو یہ شخص امہات اولاد سے نکاح کرتا تھا شراب پیتا تھا اور نماز کو ترک کرتا تھا۔ حادثہ حرہ کے بعد کوئی بدری صحابی زندہ نہ رہا۔ ابن عقبہ نے یزید کو لکھا کہ ہم نے دشمنوں کو تہ تیغ کر دیا ہے جو سامنے آیا اسے قتل کیا جو بھاگا اس کو جا لیا اور جو زخمی ہوا اس کا کام بھی تمام کیا

البدیہ کی عبارۃ } نواصب کا دل پسند مورخ عربی النسل دمشقی فرماتے ہیں کہ مسلم بن عقبہ نے تین دن تک مدینہ کو لوٹنے کا فوج کو اذن دیا اور انہ حبلت الف امرأۃ من اہل المدینہ فی تلک الایام من غیر زوج کہ ان دنوں میں ایک ہزار عورت بغیر شوہر کے حاملہ ہوئی اور ہشام بن حسان کہتا ہے کہ ایک ہزار عورت نے اہل مدینہ سے بغیر شوہر کے بچے جنے اور زہری کہتا ہے کہ انصار اور مہاجرین سے جلیل القدر افراد سات سو قتل ہوئے اور دوسری اقوام سے دس ہزار قتل ہوئے ہیں اور یہ واقعہ حرہ ۲۸ ذوالحجہ

سنہ ۶۳ ہجری میں ہوا ہے۔

ابن کثیر دمشقی کا اپنی زبان میں یزید کو خراج عقیدت

البدایہ و النہایہ صـــ۲۲۲ــ میں یہ سنی مورخ فرماتے ہیں کہ تین دن تک مدینہ منورہ کو لوٹنے کا مسلم بن عقبہ کو حکم دینے میں یزید نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور صحابہ کرام اور ان کی اولاد کا قتل عام ہوا یہ اور زیادہ بڑا ہوا اور یہ بھی ذکر ہو چکا ہے کہ یزید نے فرزند نبیؐ امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کو ابن زیاد سے قتل کروایا ہے اور مذکورہ تین دنوں میں مدینہ بنویہ میں ایسی ایسی برائیاں ہوئی ہیں جن کا بیان کرنا بہت مشکل ہے اور یزید اپنی اس کارروائی سے اپنی حکومت کو مضبوط کرنا چاہتا تھا فقصمہ اللہ قاصم الجبابرۃ پس ہر فرعون کی گردن توڑنے والے حقیقی بادشاہ نے یزید کی گردن توڑ دی۔

نوٹ: ایسے ظالم مصر فرعون کی امانت و خلافت نامنظور نامنظور

جو اہل مدینہ کو ڈرائے ملعون ہے

البدایہ صـــ۲۲۳ــ میں لکھا ہے من اخاف اھل المدینہ ظلماً اخافہ اللہ و علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا و لا عدلا۔

ترجمہ: نبی کریم نے فرمایا کہ جس نے ظلم کرتے ہوئے اہل مدینہ کو ڈرایا خدا اس کو ڈرائے گا اور اس شخص پر خدا تعالیٰ اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

نوٹ: یزید نے چونکہ اہل مدینہ کو ڈرایا بلکہ ان کو قتل کرایا تھا اور فرمان نبیؐ کے باعث وہ لعنتی بنتا ہے پس وکیل معاویہ نے یزید کو لعنت سے بچانے کی خاطر ایک عجیب تاویل کی ہے اور اپنی چھپی ہوئی ناصبیت کو ظاہر کیا ہے۔

یزید پر لعنت نہ کرنے کا راز

البدایہ ص ۲۲۳/۸ میں لکھا ہے کہ کچھ علماء نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے۔

لئلا یجعل لعنہ وسیلۃ الی أبیہ أو احد من الصحابۃ
اور روکنے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ یزید پر لعنت کو اس کے باپ یا کسی اور صحابی پر لعنت کا وسیلہ نہ بنایا جائے۔ اور یزید کی برائیوں کی صفائی میں وہ خطائے اجتہادی والے جھرو سے کام لیتے ہیں وقالوا انہ کان مع ذالک اماما فاسقا اور یزید ان برائیوں کے بعد بھی فاسق امام رہا ہے۔ اس کے بعد ابن کثیر نے مسلم بن عقبہ کا جہنم واصل ہونا ذکر کیا ہے اور پھر خود یزید کا مسلم کے بعد خود بخود جہنم میں پہنچنا ذکر فرمایا ہے اس کے بعد فوج یزید کے ہاتھوں مکہ کی بربادی کا ذکر کیا ہے۔ پھر ترجمہ یزید ذکر کیا ہے اور مذمت یزید میں احادیث نقل کی ہیں۔

ارباب انصاف مدینہ منورہ میں واقعہ حرہ اور صحابہ کرام و اہل اسلام کا

قتل عام کروانا اور مکہ مکرمہ میں خانہ خدا پر پتھر برسانا اور کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام کروانا۔

یزید بن معاویہ کے یہ تین وہ سیاہ کارنامے ہیں جن کی وجہ سے عالم اسلام کی گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں اگر مدینہ پاک میں بنو امیہ کا ستر سالہ بڈھا اپنی غلطی سے قتل ہو گیا تھا تو اس کا افسوس کیا جائے اور ہزاروں کی تعداد میں اصحاب رسول کا مدینہ میں قتل عام ہو جائے تو اس کا نام نہ لیا جائے یہ بے انصافی ہے

یزید شقی کا حضرت عائشہ سے شادی کی ارزو کرنا

مدارج کی جلد ۲ صفحہ ۷ در بعض کتب گفتہ اند کہ یزید شقی طمع کرد عبادت در عائشہ صدیقہ

ترجمہ: شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جناب ابوبکر کے داماد حضرت طلحہ نے ام کلثوم بنت ابی بکر سے شادی سے قبل یہ آرزو فرمائی تھی کہ نبی کریم کی وفات کے بعد میں حضرت عائشہ سے شادی کروں گا پس آیت تحریم نازل ہوئی اور بعض کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ یزید شقی نے بھی حضرت عائشہ سے شادی کرنے میں طمع کیا تھا اور اُس کو آیت تحریم سنائی گئی تھی پھر وہ رک گیا۔

نوٹ: یہ ہے نواصب اور خوارج کا چھٹا خلیفہ جس کی بے حیائی اور جہالت کا یہ عالم تھا کہ ماں عائشہ سے بھی شادی کرنے پر تیار ہو گیا تھا۔

قبر یزید کی شان

اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص۶۳ ذکر ایام یزید
وهلك يزيد بحوارين من ارض دمشق و فی ذالك يقول رجل من
عنزة يا ايها القبر بحوارينا ضممت شرالناس اجمعينا

ترجمہ: یزید ۶۴ ہجری ۱۷ صفر ۳۳ سال کی عمر میں نواحات دمشق میں مقام حوارین میں ہلاک ہوا تھا اور جہاں دفن ہوا اس قبر کے بارے ایک شاعر کہتا ہے اے وہ قبر جو مقام حوارین میں ہے جس نے دنیا کے تمام بدکاروں سے بھی بدترین کو اپنے اندر چھپایا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہم نے جو کچھ بھی یزید کے بارے پیش کیا ہے وہ کتب اہل سنت سے پیش کیا ہے اور جو نظریہ علماء اہل سنت کا یزید کے بارے میں ہے کہ یا تو وہ کافر تھا اور یا وہ فاسق تھا اور پھر اس کی تفصیل وار برائیاں اگر دیانت اور انصاف کے ساتھ اس موضوع پر غور کیا جائے تو یزید اس قابل نہیں ہے کہ اس کو سیدنا لکھا جائے یا اس کے نام کے ساتھ رح لکھا جائے اور اگر دعاء مغفرت گناہ گاروں کے لئے ہی ہے تو پھر قاتلان عثمان کو بھی سیدنا اور رحم اللہ علیہ لکھا جائے ارباب انصاف خاندان نبوت کے قاتلوں کے لئے دعا مغفرت کرنا اور قاتلان عثمان پر لعنت کرنا بھی ناصبیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

مدینۃ الرسول میں بحکم یزید مجاورین قبر نبیؐ کا قتل عام

بیانہ چونکہ اختصار بھی اس رسالہ کا مدنظر ہے لہٰذا ثبوت کے لئے محققین درج ذیل کتب اہل سنت کی طرف رجوع کریں۔ (۱) البدایہ والنہایہ (۲) اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ (۳) الاصابہ فی تمیز الصحابہ (۴) الاستیعاب فی اسماء الاصحاب (۵) تاریخ اسلام از ابن عثمان ذہبی یا ان کی مثل دوسری کتب ہم صرف نمونہ کے طور پر چند عدد نامور ہستیوں کا ذکر کرتے ہوئے اور وہ بھی ایک فہرست کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

۱۔ معقل ابن سنان الاشجعی صحابی
۲۔ عبداللہ ابن زید ابن عاصم صحابی
۳۔ حارث بن عبداللہ ابن کعب الانصاری صحابی
۴۔ معاذ ابن الحارث ابو حلیمہ انصاری صحابی
۵۔ واسع ابن حبان مشرف بیعت رضوان صحابی
۶۔ سعد بن حبان مشرف بیعت رضوان صحابی
۷۔ محمد بن ابی الجہم صحابی
۸۔ محمد بن عمرو ابن حزم صحابی
۹۔ محمد ابن ابی ابن کعب
۱۰۔ عبدالرحمٰن ابن ابی قتادہ

۱۱- عبدالرحمٰن ابن عوبطیب ابن عبدالعزیز

۱۲- حبیب ابن ابی السیر

۱۳- یزید ابن ابی السیر

۱۴- محمد بن اسلم ابن بجرہ الانصاری

۱۵- ثابت ابن مخلد صحابی

۱۶- عبداللہ ابن زمعہ صحابی

۱۷- عبدالرحمٰن ابن حاطب صحابی

۱۸- عمران ابن ابی انس صحابی

۱۹- ابوبکر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب

۲۰- یعقوب ابن طلحہ بن عبیداللہ

۲۱- المسور ابن عبدالرحمٰن ابن عوف

۲۲- عمر بن ثابت بن قیس

۲۳- محمد بن ثابت بن قیس

۲۴- یزید بن ثابت بن قیس

۲۵- افلح مولیٰ ابی ایوب انصاری

۲۶- کثیر بن افلح انصاری

۲۷- ام سلمہ زوجہ رسولؐ کے دو نواسے

۲۸- عبداللہ بن مطیع کے سات بیٹے

۲۹- زید بن ثابت کاتب وحی کے سات بیٹے

۳۰- عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ
ان کے آٹھ بیٹے دو برادر تین بھتیجے

نوٹ: جنگ حرہ کی داستان بڑی پُر درد ہے اس جنگ میں فوج یزید نے اہل مدینہ کا قتل عام کیا ہے اور ان کی خواتین سے زنا بالجبر کیا ہے الآن ہمارے معاصر مولانا سید لعل شاہ بخاری نے اپنی کتاب معاویہ اور استخلاف یزید بجواب تحقیق مزید علی خلافۃ معاویہ و یزید میں جنگ حرہ کے مقتولین کی کس قدر تفصیل بیان فرمائی ہے اور اگر سید صاحب کو کچھ خاص مجبوریاں نہ ہوتی تو شہداء جنگ کربلا کی بھی کچھ تفصیل بیان کرتے تاہم اس زمانہ میں کہ جب یزید کی حمایت میں ناصبی علماء نے کھل کر میدان میں کام کرنا شروع کیا ہے سید لعل شاہ کا اور مولانا محمد شفیع اکاڑوی کا اور دیگر علماء اہل سنت کا یزید کی مذمت میں آواز اٹھانا اور یزید کے خلاف رسالے تحریر کرنا یہ ایک اچھا اقدام ہے۔

نواصب اور وکلاء یزید کو دعوت انصاف

ہم نے جن کتابوں سے یزید کے فسق و فجور کے فتاوی نقل کئے ہیں یہ کتابیں بلند پایہ اشخاص کی ہیں اور ان کے مصنفین بھی اہل سنت کے علماء اور امام ہیں معاذ اللہ یہ لوگ شلغم یا گاجر مولی نہیں ہیں اور جب ان علماء اہل سنت نے غزالی کے فتوی کو اور مدینہ قیصر والی حدیث کو یزید کے بارے کوئی اہمیت نہیں دی تو پھر غزالی ناصبی کے فتوی کو اچھالنا اور باقی تمام فتاوی کو فیئہ فاروق کی طرح ہضم کر جانا اور ڈکار بھی نہ لینا یہ دیانت نہیں ہے۔

اگر عالم اسلام کو دعوت انصاف دینا ہے تو نواصب کو چاہیے کہ یزید کے بارے تصویر کے دونوں رُخ پیش کریں ایک طرف یزید کی تعریف میں غزالی کی دلیل ہے تو دوسری طرف یزید کی مذمت میں علماء سنت کا نگارہ بھی ہے۔

اور اگر ایک طرف حدیث مدینہ قیصر ہے تو دوسری طرف قاتل اولاد نبی کے لئے جہنم کا اعلان بھی ہے اور اہل مدینہ کو ڈرانے والے کے لئے لعنت کا طوق بھی ہے۔

گناہ گار تو دنیا میں کئی گزرے ہیں مثلاً بقول نواصب قاتلان عثمان بھی گناہ گار تھے۔ آخر نواصب نے ان بچاروں کے لیئے رحمت کے تمام دریچوں بند کر لئے ہیں وہ بھی کلمہ گو تھے۔ ان کی حمایت میں نواصب کیوں چپ ہیں کیا اس حدیث سے کہ جو لا الہ الا اللہ پڑھے گا اس کے لئے جنت کی بشارت ہے قاتلان عثمان کا جنتی ہونا ثابت نہیں ہوتا نواصب کی تمام ہمدردیوں کا مرکز یزید ہی ہے آخر اس میں راز کیا ہے۔ ہم تو غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس دل میں

خاندان نبوت سے دشمنی موجود ہے وہ اس دشمنی کی آگ کو یزید کی تعریف کر کے بجھاتا ہے اور اگر اس کھجلی کا یہی علاج ہے تو ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک اس کھجلی کو اور زیادہ کرے (آمین)

معاویہ ثانی نے دمشق کے منبر پر اعلان کیا کہ یزید خلافت کے لائق نہ تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۴
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب حیات الحیوان صفحہ ۸۸/۱ الاوز
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صفحہ ۳۰۱/۲ ذکر معاویہ ۲
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۳۲۷/۲ ذکر معاویہ صغیر
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی صفحہ ۲۴۰/۲ 〃
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ صفحہ ۱۸۴/۲ فصل ۱۵

صواعق کی عبادۃ } وان جدی معاویہ نازع الامر اُھلہ ومن ھو احق بہ منہ علی بن ابی طالب ثم قلد ابی الامر وکان غیر اھل لہ ملخص۔

ترجمہ: علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی فرماتے ہیں کہ مرگ یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہ بن یزید تخت نشین ہوا اور اس نے یہ خطبہ دیا کہ خلافت اللہ کی رسی ہے اور میرے دادا معاویہ بن ابی سفیان نے اس خلافت کے بارے اس ذات سے جھگڑا کیا تھا جو خلافت کی زیادہ حق دار اور وہ علی بن ابی طالب

ہے پھر میرے دادا نے ایسے امور کا ارتکاب کیا جو آپ کو معلوم ہیں پھر وہ مر گیا اور قبر میں اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا پھر میرا باپ یزید خلیفہ بنا اور وہ خلافت کے لائق نہ تھا اور فرزند نبیؐ کے ساتھ جھگڑا کیا اور پھر مر گیا اور وہ بھی اپنی قبر میں اپنے گناہ کا رہین ہے پھر معاویہ بن یزید رونے لگا اور کہا یہ ایک بڑی بات ہے کہ ہمیں یزید کے برے انجام کا پتہ ہے تحقیق اس نے عترت رسولؐ کو قتل کیا ہے شراب پینا حلال کیا ہے اور کعبہ کو ویران کیا ہے مجھے اس خلافت کی ضرورت نہیں ہے آپ جانیں اور آپ کا کام، نوٹ اختصار کی مجبوری کے باعث عربی عبارت کم کردی ہے۔

تاریخ خمیس کی عبارت { علامہ دیار بکری فرماتے ہیں کہ مرگ یزید کے بعد اس کے بیٹے معاویہ ثانی نے ایک خطبہ دیا اور اس میں اقرار کیا کہ میرا باپ یزید کان غیر خلیق للخلافۃ علی امۃ محمدؐ کہ وہ امت محمدؐ میں خلیفہ ہونے کے لائق نہ تھا۔

حیوۃ الحیوان کی عبارت { ولقد کان ابی یزید بسوء فعلہ غیر خلیق بالخلافۃ علی امۃ محمد

کہ میرا باپ یزید امت محمدؐ میں خلیفہ ہونے کے لائق نہ تھا

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ یزید بن معاویہ اتنا فاسق و فاجر اور بدکردار تھا کہ اس کے فسق و فجور کی وجہ سے اس کی اولاد کو بھی اس کی حکومت سے نفرت ہو گئی اور اس کے ولی عہد بیٹے معاویہ ثانی نے مجمع عام میں اعلان کیا کہ یزید میرا باپ اپنے فسق و فجور کے باعث امت محمد میں خلافت کے لائق نہ تھا۔

معاویہ کبیر کا خود اقرار کرنا کہ یزید خلافت کے لائق نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۱۸/۸ ترجمہ معاویہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان ص ۵۲ بر حاشیہ صواعق
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص ۳۸ از علامہ محمد بن عقیل شافعی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۶۱ ذکر یزید
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیر اعلام النبلاء ص ۱۰۵/۳ از امام ذہبی

البدایہ کی عبارۃ { وقد اصابتہ لوقۃ فی اخر عمرہ فکان یستر وجہہ ویقول لولا ھوای فی یزید لابصرت رشدی

ترجمہ: خاندان نبوت سے جنگ اور ان پر سب اور یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی وجہ سے) معاویہ کو آخر عمر میں لقوہ ہو گیا تھا اور اس کا منہ ٹیڑھا اور کج ہو گیا اور خود کہتا تھا کہ جو عضو میرا ظاہر تھا اس پر عذاب نازل ہوا ہے اور اگر میری یزید سے محبت نہ ہوتی تو راہ ہدایت مجھے نظر آرہی تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کا مایہ ناز وکیل ابن حجر مکی اس لقوہ پر ان الفاظ میں تبصرہ کرتا ہے فیہ غایۃ التسجیل علی نفسہ بان یزید اعمت علیہ طریق الہدی واوقعت الناس بعدہ مع ذالک الفاسق المارق فی السودی کہ معاویہ کا یہ افسوس کہ لولا ھوای فی یزید اس کلام میں خود معاویہ نے اپنے خلاف گواہی دی ہے کہ یزید کی محبت نے معاویہ کو اندھا کر دیا تھا اور

امت محمد کو اسی محبت کی وجہ سے اس یزید فاسق و فاجر اور گمراہ کے حوالہ کر دیا۔

میرے محترم قارئین یزید کا فاسق و فاجر ہونا اور خلافت کے لائق نہ ہونا وہ بات ہے جس کا اقرار یزید کے باپ معاویہ نے بھی کیا ہے اور اس کے بیٹے معاویہ ثانی نے بھی کیا ہے اور قوم معاویہ اگر طاغیہ شام کی صفائی میں خطا اجتہادی والا طنبورہ بجائیں تو ہم یہ جواب دیں گے کہ مجتہد کے لئے عادل ہونا ضروری ہے اور علماء اہل سنت نے معاویہ کبیر کے فسق کی خود گواہی دی ہے۔

ان انوف ما اخاف شئی عملته فی امرک } سیر اعلام النبلا کی عبادت

ترجمہ: جس چیز کا مجھے زیادہ ڈر ہے وہ اے یزید تجھے خلیفہ نامزد کرنا ہے یہ کام جو میں نے کیا ہے اس کا مجھے زیادہ خطرہ ہے۔

نوٹ: تاریخ مدت ص ۵۵ میں قاضی زین العابدین فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ہے کہ خود امیر معاویہ بھی (یزید) کو موزوں نہ سمجھتے تھے امیر تو علیحدہ رہے خود یزید بھی اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے اسے ناممکن سمجھتا تھا۔

نوٹ: ر ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے افراد خانہ کے حالات ایک دوسرے سے پوشیدہ نہیں ہوتے پس یزید کے حالات اس کے والدین اور اس کی اولاد سے پوشیدہ نہیں تھے۔ اسی لئے تو معاویہ نے یزید کو خلیفہ نامزد کیا تھا تو اس کو ضمیر ملامت کرتا تھا اور وہ اپنی اس فحش غلطی کا اقرار کرتا تھا اور بعض اوقات یزید کو بھی اپنی غلطی سے آگاہ کرتا تھا۔ پھر یزید کے ہلاک ہونے کے بعد چونکہ معاویہ ثانی یزید کا بیٹا اپنے باپ کی خلوت، جلوت سے پوری طرح آگاہ تھا۔ پس اس نے تخت نشین ہوتے ہی یزید کی برائی اور فسق و فجور سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

خلاصۃ الکلام یزید کی ولی عہدی کی اصل وجہ معاویہ کی ناصبیت ہے معاویہ کے دل میں خاندان نبوت کی دشمنی اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ حکومت اسلامیہ خاندان نبوت کے کسی فرد کو ملے۔ اگر معاویہ مخلص ہوتا تو اس کے بعد خاندان نبوت کی حکومت قائم ہو سکتی تھی۔ ہمارا تمام عالم اسلام سے یہ سوال ہے کہ بقول نواصب خاندان نبوت میں کوئی خلیفہ برحق نہیں ہے ہم پوچھتے ہیں کہ خاندان نبوت کیوں بقول نواصب نااہل تھا اس میں حکومت کرنے کی صلاحیت کیوں نہ تھی اور تمام قابلیت اور صلاحیت بنو امیہ میں کیوں جمع ہو گئی تھی کیا معاذاللہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی کے خاندان کو عقل و دانش سے محروم خلق کیا ہے یا دنیاوی حکومت کو حق تعالیٰ نے خاندان نبوت کے لئے شجر ممنوعہ قرار دیا ہے یا مسلمانوں کا قصور ہے کہ ان کی مذہبی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ وہ خاندان نبوت کے کسی فرد کی حکومت کو قبول کریں یا بنو امیہ جیسے ظالم حکمرانوں کا قصور ہے کہ انہوں نے اپنے ظلم و ستم سے مسلمانوں کو بھی دبا دیا اور خاندان نبوت کو بھی برباد کر دیا بہتر یہی ہے کہ خاندان نبوت کی مظلومیت کا بنو امیہ کی ناصبیت کو ذمہ دار قرار دیا جائے

یزید کو خلیفہ نامزد کرنے والی اسمبلی اور اس کا صدر غیر عادل تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مواقف ص۷۴۵ المقصد السابع
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۳۰۷ ج۲ المبحث السابع
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی ص۱۰۰

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایت الشیعہ ص۳۱ از مولانا رشید احمد گنگوہی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ص۱۷۴/۸ قتال اہل بغی

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی ص۲۲۵

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثناعشریہ ص۳۹۴ باب گیارہ مقدمہ ۶

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ص۱۵۶/۲

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق ص۳۳۱/۱ باب مذمت اہل شام

شرح مواقف کی عبادت ↲ والذی علیہ الجمھور من الامۃ وھو ان المخطی قتلۃ عثمان و محاربوا علی لانھما امامان فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا الا ان بعضھم کا قاضی ابی بکر ذھب الی ان ھذہ التخطیہ لا یبلغ حد التفسیق و منھم من ذھب الی التفسیق کالشیعۃ وکثیر من اصحابنا

ترجمہ: جمہور امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قاتلان عثمان حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والے گناہ گار تھے۔ کیوں کہ وہ دونوں امام تھے اور ان کی مخالفت اور قتل حرام تھا اور کچھ امت کا مثل قاضی ابکر وغیرہ کے نظریہ تھا کہ مذکورہ گنہ حد فسق تک نہیں پہنچتا اور بعض لوگوں کا مانند شیعوں کے اور زیادہ اہل سنت کے یہ نظریہ ہے کہ قاتلان عثمان اور حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والے فاسق وفاجر ہو گئے۔

نوٹ: کتاب المواقف قاضی عضد الدین کی مایہ ناز تصنیف ہے اور اس کی ایک بڑی شرح علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی نے کی ہے المتوفی ۸۱۶ اور علامہ جرجانی نے صاف لکھا ہے کہ حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والوں کو اہل سنت کا زیادہ مقدار فاسق اور فاجر جانتی ہے اور معاویہ بن ہند حضرت علیؑ سے جنگ

کرنے والوں میں سرفہرست ہے پس فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں ... فاسق کی تو گواہی بھی قبول نہیں ہے پس اگر وہ کسی کو خلیفہ نامزد کرے تو وہ ... مردود ہے نامنظور ہے۔

یزید کو خلیفہ نامزد کرنے والا ظالم اور فاسق تھا

شرح مقاصد کی عبارت ان ما وقع بین الصحابہ من المحاربات والمشاجرات یدل بظاهره علی ان بعضهم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسه والمیل الی اللذات والشهوات۔

ترجمہ: صحابہ کرام میں جو جھگڑے ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ صحابہ راہ حق سے ہٹ گئے تھے اور ظالم و فاسق ہونے کی حد کو پہنچ گئے تھے اور اس کی وجہ کینہ اور حسد تھا اور لذت پرستی تھی اور طلب ملک، طلب ریاست اور طلب حکومت تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف علامہ سعدالدین تفتازانی نے ایک محتاط انداز میں صاف بتا دیا کہ حضرت علی سے جنگ کرنے والا ظالم تھا فاسق تھا حاسد تھا دنیا کا حکومت کا لالچی تھا۔ اور ایسا شخص خواہ خود خلافت کا دعویٰ کرے یا یزید کو خلیفہ ... دونوں خلافتیں نامنظور، نامنظور۔ اور اسی علامہ نے پھر شرح عقاعد نفسی ... بھی یہ لکھا ہے کہ خلفاء راشدین کے بعد اماموں اور امراء سے ظلم اور فسق ظاہر ہوا ہے اور خلفاء راشدین کے بعد معاویہ کا نمبر آتا ہے اور تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۴

باب[۱۱] میں لکھا ہے جو حضرت علیؓ سے بغض کی وجہ سے جنگ کرے وہ اہل سنت کے نزدیک کافر ہے۔ ارباب انصاف غور کریں۔

سنن الکبری کی عبادت { عن عمارؓ لا تقولوا اکفر اهل الشام ولکن قولوا فسقوا و ظلموا۔

ترجمہ: جناب عمار یاسر فرماتے ہیں کہ تم یہ نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا ہے بلکہ یہ کہو انہوں نے ظلم اور فسق کیا ہے۔

نوٹ: امام اہل سنت ابو بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ نے بھی سنن کبری میں حق بیان کرنے کا حق ادا کر دیا اور حضرت علیؓ سے جنگ کرنے والے کو ظالم اور فاسق قرار دیا ہے۔ (مبارک)

فتاوی عزیزی کی عبادت { سوال: حضرت معاویہ اور مروان کو برا کہنے کے بارے میں اہل سنت کے نزدیک کیا ثابت کیا ہے۔

جواب: اہل بیت کی محبت فرائض ایمان سے ہے نہ کہ لوازم سنت اور محبت اہل بیت سے ہے کہ مروان علیہ اللعنۃ کو برا کہنا چاہیے اور اسے دل سے بیزار رہنا چاہیے علی الخصوص اس نے نہایت بدسلوکی کی حضرت امام حسینؑ اور اہل بیت کے ساتھ اور کامل عداوت ان حضرات سے رکھتا تھا اس خیال سے اس شیطان سے نہایت ہی بیزار رہنا چاہیے۔ لیکن حضرت معاویہ بن ابی سفیان صحابی ہیں۔

آنجناب کے بارے میں علماء اہل سنت میں اختلاف ہے علماء ماوراء النہر اور مفسرین اور فقہا کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے حرکات جنگ و جدل جو حضرت علیؓ مرتضیٰ کے ساتھ ہوئیں وہ صرف خطاء اجتہادی کی بنا پر تھیں۔ محققین اہل حدیث نے بعد تتبع روایات دریافت کیا ہے کہ یہ حرکات شائبہ نفسانی سے خالی نہ تھے اس تہمت سے خالی نہیں کہ جناب ذی النورین حضرت عثمان کے معاملہ میں جو

تعصب امویہ و قرشیہ میں تھا اسی کی وجہ سے یہ حرکات حضرت معاویہ سے وقوع میں آئے جس کا غایت نتیجہ یہی ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ اور بغاوت قرار دیئے جائیں۔ والفاسق لیس باھل اللعن یعنی فاسق قابل لعن نہیں ھے الخ

ماخوذ از سوالات عشرہ شاہ بخارا

نوٹ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے صاف الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ سے جنگ کرنے میں معاویہ نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور فاسق ہوگیا ہے البتہ فاسق پر لعنت نہ کی جائے۔

ھدایت الشیعہ کی عبارت { رشید احمد گنگوہی کا فیصلہ کہ امیر شام عادل نہ تھا صنٓ۳ اور معاویہ کا محاربہ حضرت امیر کے ساتھ جو ہوا ہے تو اہل سنت اس کو کب بھلا اور جائز کہتے ہیں - اور صدہا آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ فسق و گناہ کبیرہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا۔

نوٹ: یہ علامہ اہل سنت جو قطعب عالم مشہور رہے۔ اس نے بھی معاویہ کے فاسق ہونے کا محتاط انداز میں اقرار کیا ہے اور ان مذکورہ علماء اہل سنت کو نواصب کا یہ کہنا کہ یہ تقیہ باز رافضی تھے۔ دین دشمن سبائی تھے متعہ کی پیداوار تھے یہ رویہ نواصب کا نہایت افسوسناک ہے میں عالم اسلام کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا قاضی عضدالدین اور علامہ سعدالدین تقیہ باز رافضی سبائی تھے کیا شاہ عبدالعزیز اور رشید احمد گنگوہی متعہ کی پیداوار تھے۔ اگر یہ بات ہے تو پھر سوائے چند نواصب کے کوئی بھی عالم اہل سنت کا قابل اعتبار نہیں ہے اور یہ سودا اہل اسلام کو بہت مہنگا پڑے گا۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

فتاوی عزیزی کی عبادت } صہ ۱۲۳ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند۔ بہتر ہمیں است کہ این لفظ (سب) را بوظاہر ش جاری باید داشت نہایت کار آنکہ ارتکاب این فعل شنیع یعنی سب یا امر سب از معاویہ بن ابی سفیان لازم خواہد امد و لیس ھذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام چہ مرتبہ سب کمتر از قتل و قتال است لما ردی فی الحدیث الصحیح سباب المسلم فسوق و قتالہ کفر و ھر گاہ قتال و امر بالقتال یقینی الصدور است ازاں گریز نیست بالجملہ اصلح ہمیں است کہ وے را مرتکب کبیرہ باید دانست الخ

ترجمہ: صہ ۲۱۳ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی معاویہ کا سعد بن ابی وقاص کو یہ حکم دینا کہ ابوتراب کو گالیاں دینے سے آپ کو کیا چیز روکتی ہے۔ اس کیس کی صفائی میں شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ اس لفظ (سب) سے اس کا ظاہر معنی سمجھا جائے غایۃ الامر اس کا یہی ہو گا کہ ارتکاب اس فعل قبیح بڑے کام کا یعنی سب (گالیاں) یا حکم سب حضرت معاویہ سے صادر ہونا لازم آئے گا۔

تو یہ کوئی پہلا بُرا کام نہیں ہے جو اسلام میں ہوا ہے اس واسطے کہ درجہ گالیاں کا قتل اور قتال سے بہت کم ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے مومن کو گالیاں دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے اور جب قتال اور حکم قتال کا

صادر ہونا یقینی ہے اس سے چارہ نہیں تو بہتر یہی ہے کہ مرتکب کبیرہ کا جا
چاہیے اور ہر جگہ خطاء اجتہادی کو دخل دینا بیباکی سے خالی نہیں ۔

نوٹ :

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کو جواب دینا ہے ا
خیانت و ہیرا پھیری سے کچھ نصیب نہ ہوگا مذکورہ عبارت میں ہر شخص دیانتدا
سے غور کرے شاہ عبدالعزیز نے دیانت داری سے دو باتوں کو تسلیم کیا ہے
۱۔ معاویہ کا حضرت علیؑ کو گالیاں دینا ۲۔ اور معاویہ کا گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر
اور عالم اسلام میں یہ مسلم ہے کہ آدمی گناہ کبیرہ سے فاسق ہو جاتا ہے ۔

تحفہ اثنا عشریہ } اگر از جماعۃ شام بایقین کسے
کی عبارت } معلوم کینم کہ عداوت و بغض
امیر داشت بے قدرے کہ تکفیر آن جناب یا لعن
سب آن عالی جناب می کرد او را بایقین کافر خواہیم
دانست ۔

ترجمہ : اگر ہمیں یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ اہل شام میں سے
کوئی حضرت علیؑ کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا یا حضرت علیؑ پر لعنت اور گالیا
تھا تو ہم اس کو یقین کے ساتھ کافر جانیں گے ۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف سات عدد کتب اہل سنت کی عبارات سے ہم نے آپ کے
سامنے پیش کر دی ہیں اور ہم نے ان عبارات سے یہی سمجھا ہے کہ معاویہ حضر

علیؑ سے جنگ کرنے کے باعث اور آنجناب کو گالیاں دینے کے باعث فاسق و فاجر ہو گیا تھا اور جس طرح کتب اہل سنت سے اس کا فسق ثابت ہے اس طرح معاویہ کی اس گناہ کبیرہ سے توبہ ثابت نہیں ہے اور کہاوت مشہور ہے کہ یک نہ شد دو شد۔ ہم شیعہ لوگ تو فسق معاویہ سے بحث کرتے ہیں مگر مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کی فتاوی عزیزی اور تحفہ اثنا عشریہ کی دونوں عبارتوں کو ملایا جائے تو معاویہ کا کفر ثابت ہوتا ہے کیوں شاہ صاحب نے فتاوی عزیزی کی عبارت میں تسلیم کیا ہے کہ معاویہ حضرت علیؑ کو سب کرتا تھا گالیاں دیتا تھا۔ تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت میں تسلیم کیا ہے کہ جو شخص حضرت علیؑ پر معاذاللہ لعنت کرتا تھا یا گالیاں دیتا تھا وہ کافر ہے۔ پس ان عبارات کے بعد فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

عالم اسلام کو دوبارہ دعوت انصاف

ہر شخص کو خدا تعالیٰ کے حضور میں جواب دینا ہے ہم نے ایک سو عدد کتب اہل سنت سے یزید بن معاویہ کا بدکردار ہونا، ظالم ہونا، فاسق ہونا و فاجر ہونا ثابت کیا ہے اور اس کے باپ کا بھی فسق و فجور حقوق کے حساب سے ہم نے اسی رسالہ میں کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے اور کتب اہل سنت سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ظالم اور فاسق امام اور خلیفہ نہیں ہو سکتے۔

پس معاویہ اپنے کردار کے باعث نہ ہی خلیفہ تھا اور نہ ہی اسے کوئی حق پہنچتا تھا کہ وہ یزید جیسے فاسق و فاجر کو خلیفہ نامزد کرے۔ پس خلافت معاویہ و یزید قرآن و سنت کی روشنی میں نامنظور اور مردود ہے اور ہمیں کوئی مجبوری

بھی نہیں ہے آج جب کہ تقریباً چودہ سو سال بنو امیہ کی ظالمانہ حکومت کو ختم ہوئے ہو گئے ہیں ہم خاندان نبوت طیب و طاہر اماموں کو چھوڑ کر بنو امیہ کے فساق و فجار لوگوں کی عقیدت کا دم بھریں بنو امیہ خود بھی ناصبی تھے اور ان کے عقیدتمند بھی ناصبی ہیں اور گروہ نواصب کو خاندان نبوت سے دشمنی کے صلہ میں سوائے عذاب النار کے اور کچھ نصیب نہ ہوگا۔ خاندان نبوت زندہ باد اور بنو امیہ مردہ باد، عقیدت اہل بیت زندہ باد اور ناصبیت مردہ باد

امام اور خلیفہ میں عدالت کی شرط لگا کر علماء اسلام نے خلافت معاویہ یزید کی دھجیاں اڑا دی ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالہ الخفاء ص۲۰ ذکر شرائط امامت
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح موافق ص۷۳۱ المقصد الثانی
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۲۷۱ ج۲ الفصل الرابع فی الامامہ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الاحکام السلطانیہ ص۸ للماوردی
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب الاحکام السلطانیہ ص۹ از قاضی ابو یعلی
۶- اہل سنت کی معتبر تحفہ اثنا عشریہ ص۱۷۴ باب ۷ در امامت عقیدہ ۳
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب

ازالہ الخفاء کی عبارت { واز انجملہ آنست کہ عدل باشد یعنی مجتنب از کبائر غیر مصر بر صغائر و صاحب مروت باشد۔ واز انجملہ آنست کہ مجتہد باشد

ترجمہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی سنی خلافت کے شرائط میں بیان فرماتے ہیں کہ خلیفہ کو مرد اور عاقل ہونا چاہیے اور عادل بھی ہونا چاہیے اور عدالت کا مطلب یہ ہے کہ بڑے گناہوں سے وہ دور ہو اور چھوٹے گناہ بار بار نہ کرے اور مجتہد ہو۔

شرح مقاصد کی عبارت { لابد للامۃ من امام ویشترط ان یکون مکلفا مسلما عدلا حرا ذکرا مجتہدا شجاعا

ترجمہ: علامہ سعد الدین عمر تفتازانی فرماتے ہیں کہ امت کے لیے اور اس امام میں ان باتوں کا ہونا ہے کہ وہ عاقل اور مسلمان ہو اور عادل و آزاد ہو اور مرد ہو۔ مجتہد اور بہادر ہو۔

شرح مواقف کی عبارت { نعم یجب ان یکون عدلا فی الظاھر لئلا یجور فان الفاسق ربما یصرف الاموال فی اغراض نفسہ فیضیع الحقوق۔

ترجمہ: عضد الدین اور علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی فرماتے ہیں کہ امام اور خلیفہ کے لیئے عادل ہونا واجب اور ضروری ہے تاکہ وہ ظلم نہ کرے کیوں کہ فاسق کبھی مال کو ذاتی مطلب اور غرض خرچ کرتا ہے۔

کسی خلیفہ کو حق نہیں کہ بغیر شوریٰ کے اپنے بیٹے کو خلیفہ نامزد کرے

نوٹ : امام ماوردی نے الاحکام السلطانیہ صد۸ میں لکھا ہے کہ جب کوئی خلیفہ اپنے بعد کسی اور کو خلیفہ نامزد کرنا چاہے تو فعلیہ ان یجتھد رایہ فی الاحق بھا و الاقوم لشروطھا پس اس خلیفہ کے لیئے ضروری ہے کہ وہ کوشش کرے اور ایسے شخص کو تلاش کرے جو خلافت کا زیادہ حق رکھتا ہو اور شرائط خلافت میں زیادہ مضبوط ہو اور پوری کوشش کے بعد اگر ایسا آدمی مل جائے۔ توفان لم یکن ولداً و لا والداً جاز ان لینفرد لعقد البیعۃ لہ اگر وہ امیدوار خلیفہ کا بیٹا یا باپ نہیں ہے تو اس وقت وہ اس کو بغیر کسی کے مشورہ کے خود ہی ولی عہد بنا سکتا ہے ۔

نوٹ : قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب الاحکام السلطانیہ میں خلیفہ کے شرائط میں لکھا ہے کہ خلیفہ کو قریشی اور عادل ہونا چاہیے ارباب الصاف حکم قرآن بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی عہد کسی ظالم کو نہیں پہنچے گا اور علماء اسلام کا فیصلہ بھی پیش کر دیا گیا ہے کہ کوئی فاسق امام نہیں ہو سکتا اور معاویہ و یزید کے بارے میں تاریخ اسلام سے یہ رپورٹ بھی پیش کر دی گئی ہے کہ یہ دونوں باپ بیٹا غیر عادل تھے پس خود معاویہ کی اپنی خلافت غیر عادل ہونے کے باعث صحیح نہ تھی اور اسی لیئے اسے یہ حق بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے فاسق بیٹے کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرے ۔ وکیل آل محمد کی تمام عالم اسلام سے یہ

اپیل ہے کہ وہ میرے پیش کردہ حوالہ جات پر بھی غور فرماوے اور بعیت یزید کے سلسلہ میں معاویہ نے جو چالاکیاں کی ہیں۔ ان پر بھی غور فرمایئے۔ معاویہ نے اپنی اور اپنے فاسق بیٹے کی خلافت کے بارے جو دھاندلی کی ہے اس کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کرتا اور ان کی خلافت کو شرعی خلافت کا نام دینا تاریخ اسلام سے ناواقفیت ہے اور یا بغاوت ہے۔

بعیت یزید کے وقت بیت المال میں معاویہ نے جو گھپلے مارے ہیں اور مال غربا کو رشوت میں جس طرح بہایا ہے ابن عمر کو لاکھ درم دینا اس کا ٹھوس ثبوت ہے۔

نواصب وکلاء معاویہ بن یزید کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ قرآن حدیث سے وہ کوئی ایک ایسا ثبوت پیش کریں کہ جس سے فاسق اور خائن کی قیادت امامت و خلافت جائز ثابت ہوتی ہو۔ ہاں وہ حدیث کہ امام مسجد فاسق بدکردار ہو سکتا ہے یہ حدیث نہیں ہے تم نے خانہ خدا اور آئمہ مسجد کو رسوا کرنے کی خاطر ایک ہتھکنڈہ بنایا ہوا ہے۔

تحقیق مزید در فسق یزید

یزید نے امام حسنؑ فرزند نبیؐ کو زہر دیا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقائد الاسلام صہ ۲۳۲ از عبدالحق حقانی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عون المعبود شرح سنن ابی داود صہ کتاب اللباس باب فی جلود النمور

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صد ۸۲ باب ۱۰ فصل ۳
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہادتین صد ۲۶ ذکر وفات امام حسنؑ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفدا صد ۱۸۳ ذکر امام حسنؑ
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفا صد ۱۹۲ ذکر وفات امام حسنؑ
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صد ۱۲۳ ذکر وفات امام حسنؑ
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب شواہد النبوۃ صد
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صد ۸۳ ذکر وفات امام حسنؑ

عون المعبود کی عبارت } وکان وفاۃ الحسن بن علیؑ مسموما سمتہ زوجتہ جعدہ باشارۃ یزید بن معاویہ سنۃ تسع واربعین او بعدھا

ترجمہ: مولانا شمس الحق فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات اس طرح ہوئی ہے کہ آنجناب کو ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے یزید بن معاویہ کے مشورہ سے زہر دیا اور امام پاک نے ۴۹ ھجری یا کچھ بعد میں وفات پائی ہے۔

سر الشہادتین کی عبارت } شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات کا سبب یہ تھا کہ آنجناب کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے ان کو زہر دیا تھا۔ اور جعدہ کو یزید بن معاویہ نے گمراہ کیا تھا اور اس کو کہا تھا کہ میں تیرے ساتھ شادی کروں گا جب جعدہ نے امام کو زہر دیا تھا اس کے بعد اس نے یزید سے کہا کہ وعدہ وفا کرو مگر یزید نے بے وفائی کی۔

نوٹ: ارباب انصاف قاتل اولاد نبیؐ یزید بن معاویہ کو اگر نواصب نے درجہ امامت و خلافت دینا ہے تو پھر قاتلان عثمان کو بھی کوئی انعام دینا چاہیئے کیونکہ انہوں نے بھی ایک کارنامہ سر انجام دیا۔

صواعق } ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات کا سبب یہ تھا کہ
کی عبارۃ } آنجناب کی زوجہ جعدہ بنت اشعث کو یزید بن معاویہ نے
گمراہ کیا تھا اور اس عورت کو یہ طمع دیا کہ میں تیرے ساتھ شادی کر دوں گا اور ایک
لاکھ درہم بھی دوں گا اور جب جعدہ نے امام پاک کو زہر دے کر شہید کر دیا تو

نوٹ : ارباب انصاف اسی رسالہ میں بیان گزر چکا ہے کہ جناب امام
حسنؑ کو معاویہ نے زہر دیا تھا مگر بعض علماء نے زہر دینے کی نسبت یزید بن معاویہ
کی طرف دی ہے۔ اور ہم ان تمام حوالہ جات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ امام
پاک کو زہر دینے کے جرم میں معاویہ اور یزید دونوں باپ بیٹا شریک تھے۔

نوٹ ۲ محمود احمد عباسی ناصبی کذاب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ
امام حسنؑ کی وفات تپ دق، ٹی بی سے ہوئی ہے مگر علماء اہل سنت نے اس کذاب
کے جھوٹ کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ مولانا محمد شفیع اوکاڑی سنی نے اپنی کتاب امام
پاک اور یزید پلید میں اور ملک غلام علی نے اپنی کتاب خلافت و ملوکیت پر اعتراضات
کا تجزیہ میں اپنے بزرگ علماء کے ارشادات جمع کئے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات کا
سبب یہ ہے کہ آنجناب کو ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث کے ہاتھوں یزید بن
معاویہ نے زہر دلوایا تھا۔

اعتراض :

نواصب سلقلق ماں کی اولاد نے یہ سوال بھی پیدا کیا ہے کہ عقل تسلیم نہیں
کرتی اور بعید ہے کہ کوئی بیوی اس طرح بدبخت ہو کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے شوہر
کو زہر دے۔ پس نا ممکن ہے کہ یزید نے امام پاک کی زوجہ سے سازباز کی ہو
اور زوجہ نے امام حسن کو زہر دیا ہو۔

جواب : معاویہ اور یزید کے مایہ ناز وکیل حافظ ابو الفدا ابن کثیر

دمشقی اپنی کتاب البدایہ والنہایہ صـ ۲۵۸ میں ذکر حکومت مروان میں عباسی ناصبی کے
روحانی آباؤ اجداد کو یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ مروان کا باپ حکم بن عاص
نبی کریم کا بہت بڑا دشمن تھا اور نبی پاک نے اُسے مدینہ پاک سے نکال کر طائف کی
طرف دفع کر دیا تھا اور خود مروان قتل عثمان کا بہت بڑا سبب تھا اور عثمان کی
طرف سے جھوٹے خط بنا کر لکھتا تھا اور خاندان نبوت پر ہر جمعہ کو لعنت کرتا تھا
اور اپنے بیٹے عبدالملک و عبدالعزیز کے لئے اہل شام سے بیعت لی اور خالد بن
یزید بن معاویہ کو نظر انداز کر دیا کیوں کہ خالد کو مروان خلافت کے لائق نہیں
جانتا تھا۔

ثم ان ام خالد دبرت امر مروان فسقته فیقال وضعت علی
وجهه وهو نائم وسادة فمات مخنوقا ثم ان اعلنت الصراخ

(یزید کے بعد بیوہ یزید عاتکہ نامی عورت سے مروان نے شادی کی تھی پس
اسی عورت ام خالد عاتکہ زوجہ مروان نے تدبیر کی اور عباسی ناصبی کے محبوب خلیفہ
مروان کو زہر دیا اور بعض نے کہا کہ زوجہ مروان نے اس کو یوں ہلاک کیا تھا کہ مروان
سویا ہوا تھا اور اس کی زوجہ نے مروان کے منہ پر تکیہ رکھ دیا اور اس کی سانس
بند ہو گی اور جہنم وصول ہوا۔

پھر وہ زوجہ خود رونے پیٹنے لگی اور علامہ شہاب الدین ابن عبداللہ
اندلسی مالکی نے اپنی کتاب عقد الفرید صـ ۲۶۱/۲ ذکر مروان پر یوں سونے پہ سہاگہ
ڈالا ہے کہ مروان خالد بن یزید سے خطرہ تھا پس مروان نے اس کو ذلیل کرنے کے
لئے اس کی ماں عاتکہ بیوہ یزید سے شادی کی ایک دن بھرے دربار میں خالد کو
گالیاں دی فقال لہ مروان وکان فحاشا یا بن رطبة الاست
مروان بدزبان تھا اور خالد کو کہا کہ مرطوب دبر والی عورت کے بیٹے۔ یہ

کر خالد روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور کہا کہ آج مروان نے لوگوں کے سامنے میری
توہین کی ہے ۔ ماں نے اس کو دلاسا دیا اور کہا اس کے بعد مروان آپ کو کچھ نہیں
کہے گا پھر مروان ام خالد کے پاس آیا اور اس کے پاس سویا زوجہ مروان ام خالد نے
کنیزوں کو حکم دیا کہ مروان کے منہ پر گدہ ڈال کر اس کی سانس بند کر کے ہلاک
کرو پس اسی طرح اس کو جہنم واصل کیا گیا ۔ ثم غطوہن فصحن و شققن ثیا
بھن یا امیر المومنین یا امیر المومنین پھر ام خالد اور وہ
کنیزیں اس حجرہ سے باہر نکلی اور چیخنے لگی اور اپنے کپڑے پھاڑنے لگی اور بین
کرنے لگی (اور اسی موقع سے خود ہی مارا اور خود ہی پیٹا کی کہاوت کا آغاز ہوا)
مروان کے بعد عبدالملک خلیفہ بنا اور فقال لعاتکہ ام خالد لولا ان
یقول الناس انی قتلت بابی امرأۃ لقتلتک کہ لوگوں کے یہ کہنے
کا اگر ڈر نہ ہوتا کہ میں نے ایک عورت کو اپنے باپ کے بدلہ قتل کیا ہے تو آج
میں تجھے اپنے باپ مروان کے بدلہ ضرور قتل کرتا ۔
دعوت انصاف کے وکلاء بنو مروان کا، مروان محبوب خلیفہ ہے اور اس
کو اس کی اپنی بیوی کے ہاتھوں زہر ملنا یہ کیس مروان کے اپنے گھر کا ہے اور
اسی سے معلوم ہوا کہ عورت کا کوئی اعتبار نہیں ہے لالچ یا حسد یا کسی دکھ
کی وجہ سے ممکن ہے کہ بیوی بھی اپنے شوہر کو زہر پلا دے پس جعدہ بنت
اشعث کا امام حسنؑ کو زہر دینا کوئی امر محال نہیں کہ جس کے قبول کرنے سے
وکلاء بنو امیہ کو تکلیف ہوئی ہے در اصل بات یہ ہے کہ اشعث بن قیس
جناب ابوبکر کا بہنوئی تھا اور خاندان نبوت سے یہ شخص مخلص نہیں تھا جنگ
صفین میں اس نے جنگ رکوانے میں معاویہ کی حوصلہ افزائی کی ہے اور
امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کے قتل میں بھی اس کا مشورہ شامل تھا جیسا کہ

قوم معاویہ کے مایہ ناز وکیل ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ صفحہ ۳۶/۳ ذکر شہادت حضرت علیؑ میں لکھا ہے کہ

وبات عبد الرحمٰن بن ملجم تلك الليلة عزم فيها ان يقتل عليا يناجي الاشعث بن قيس الكندي في مسجده حتى كاد ان يطلع الفجر فقال له الاشعث فضحك الصبح فقم عبد الرحمٰن بن ملجم

نے جس صبح حضرت علیؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اسے قبل اسی رات وہ مسجد کوفہ رات بھر اشعث بن قیس سے مشورہ کرتا رہا اور جب طلوع فجر قریب آیا تو اشعث نے عبدالرحمٰن کو کہا کہ اب تم اٹھو صبح طلوع ہو چکی ہے۔

یہ اشعث بد باطن تھا یہ خود حضرت علیؑ کے قتل میں شریک ہے اور اس کی بیٹی نے امام حسنؑ کو زہر دیا ہے اور اس کے بیٹے محمد بن اشعث نے میدان کربلا میں جب خاندان نبوت کا قتل عام بحکم یزید ہوا تو آل رسولؐ کو قتل کرنے میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بخاری شریف میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ کو بھی بیماری کی حالت میں کچھ ازدواج نے کوئی دوا جبراً پلائی تھی اور تفسیر قمی میں ان ازواج کے نام بھی لکھے ہیں کہ جنہوں نے وقت اخیر نبی کریمؐ کو زہر پلایا تھا۔ جب قلم یہاں پہنچا تو اس کا دل پھٹ گیا آگے کیا لکھوں۔

اسی لئے تو وکلاء بنو امیہ شور کرتے ہیں کہ روافض کی کتابوں کو نہ پڑھا جائے مگر ارباب انصاف جو حقائق تاریخ میں آگئے ان سے وکلاء بنو امیہ کا باپ بھی انکار نہیں کر سکتا۔

اعتراض:

اگر اشعث بن قیس ابوبکر کا بہنوئی برا آدمی تھا تو حضرت علیؑ نے اس کو کوفہ میں کیوں رہنے دیا تھا۔

جواب: جرم سے پہلے عدالت اسلامی میں سزا نہیں ہے اسی لئے خدا نے
شیطان کو جرم سے پہلے فرشتوں میں رہنے کی اجازت دے دی تھی۔ اور مدینہ پاک
میں قرآن گواہ ہے کہ منافقین بھی رہتے تھے۔
اور شب عقبہ جن لوگوں نے نبی کریمؐ کی ناقہ ڈرا کر حضور پاک کو قتل کرنے
کا منصوبہ بنایا تھا وہ بھی مدینہ کے باشندہ تھے اور بخاری شریف گواہ ہے کہ کئی
عدد صحابہ کو قتل کرنے کی نبی کریم سے اجازت طلب کی گئی مگر آنجناب نے یہی فرمایا
کہ دنیا کیا کہے گی کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرواتا ہے خلاصۃ الکلام جس طرح
اصحاب کہف نے ایک کتے کو برداشت کیا تھا اسی طرح حضرت نوح اور لوط
نبی نے اپنی دوزخی اور منافق بیویاں برداشت کیں اسی طرح امام حسنؑ نے جعدہ
بنت اشعث کو برداشت فرمایا تھا۔

جعدہ بنت اشعث کا بُرا انجام

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اپنی کتاب امام پاک اور یزید پلید ص ۱۲۳ میں لکھتے
ہیں کہ یزید یہ سمجھتا تھا کہ چونکہ یہ بری طرح ناکام ہوئی ہے اگر زندہ چھوڑ گیا تو یہ اس
راز کو فاش کرے گی۔ پس یزید نے اس کو اپنے اہل کاروں کے ذریعہ سمندر میں
پھنکوا دیا۔

اعتراض:

وکلاء معاویہ نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ اگر جعدہ نے امام حسنؑ کو زہر دیا
تھا تو اس پر مقدمہ کیوں نہیں چلوایا گیا۔
جواب: مقدمہ کس کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اس وقت گورنر مدینہ

کامروان تھا اور کتاب اہل سنت روضہ الشہدا صفحہ ۱۸۶ باب ۶ اور کتاب اہل سنت امام پاک اور یزید پلید صفحہ ۱۲۳ میں لکھا ہے کہ یزید کمینہ نے امام حسنؑ کو اپنے گورنر مروان کے وسیلہ سے اس طرح شہید کیا تھا کہ وہ زہر یزید نے مروان کو بھیجا اور کارروائی کا حکم دیا مروان نے ایک کنیز الیسونیہ رومیہ جو بڑی دلالہ تھی کو بلایا اور پوچھا کہ تو امام حسنؑ کے گھر آتی جاتی ہے اس نے کہا ہاں مروان نے کہا کہ تو ایک کام ہمارا انجام دے میں تجھ کو تین ہزار دینار دوں گا۔ پھر مروان نے اس کو کام بتایا کہ کسی طرح امام حسنؑ کی بیوی جعدہ کو اس طرح بہکاؤ کہ امام حسنؑ تو عورتوں کو طلاق دیتا ہے اور چند روز بعد تم کو بھی طلاق ملنے والی ہے اگر تم چاہتی ہو کہ ملک عرب کی ملکہ بن کر رہو تو معاویہ کے ولی عہد یزید کی ایک خواہش پوری کر دو وہ تم سے شادی کرے گا اور ایک لاکھ درہم بھی دے گا اور تمہیں چاہتا بھی ہے۔ دلالہ نے آنا جانا شروع کر دیا اور جعدہ کو گمراہ کرنے کی خوب کوشش کی گئی ایک دن جعدہ نے پوچھا کہ یزید کی خواہش کیا ہے دلالہ نے کہا کہ اگر تم تیار ہو جاؤ تو میں بتاؤں القصہ کہ چند ملاقاتوں میں اس مکار دلالہ نے جعدہ کو گمراہ کر دیا اور مروان کی طرف سے حفاظت کی ذمہ داری کا یقین بھی دلا کر اس کو بتایا کہ اپنے شوہر امام حسنؑ کو زہر دے کر قتل کر دو پھر وہ مراد پوری ہو گئی بد نصیب جعدہ تیار ہو گئی اور چند مرتبہ کبھی شہد میں اور کبھی کھجوروں میں زہر ملا کر دیا مگر معمولی تکلیف کے بعد شفا ہوتی رہی اور مروان کو برابر حالات کی خبر پہنچتی رہی آخر میں مروان نے تھوڑا پسا ہوا زہر الماس الیسونیہ کو دیا کہ پانی میں ملا کر دو جب وہ پلایا گیا تو اس نے اندر جا کر جگر اور آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور قے آنا شروع ہو گئی اور جگر اور آنتیں کٹ کٹ کے باہر آنے لگیں امام پاک کی شہادت کے بعد مروان نے جعدہ کو اپنے پاس بلایا اور دو غلام اور تین کنیزوں کے ہمراہ اس کو یزید کے پاس دمشق روانہ کر دیا اور یزید کو سارا حال لکھ کر ارسال

کیا اور تاکید کی کہ جعدہ کو پوشیدہ رکھا جائے ورنہ راز فاش ہونے کا خطرہ ہے یزید
کے پاس جعدہ پہنچی تو اس نے شادی سے انکار کر دیا اور تین روز کے بعد چار آدمیوں
کو تیار کیا کہ اس عورت کو جزیرہ فیل لے جاؤ اور اس کو گھوڑے کی دم سے باندھ
کر خوب دوڑاؤ اور پھر سمندر میں پھینک دو پس اسی طرح کیا گیا ۔

دعوت انصاف { ارباب انصاف جب حکومت معاویہ اور یزید نے خود ہی امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کروایا تھا تو بنو ہاشم کس حکومت سے فریاد
کرتے اور کس عدالت میں مقدمہ دائر کرتے ۔ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بعض اہل
تاریخ نے قتل امام حسنؑ کی ذمہ داری معاویہ پر ڈالی ہے اور جب قتل امام پاک کی خبر
دمشق میں معاویہ کے پاس پہنچی تو معاویہ نے سجدہ شکر کیا تھا اور خوشی منائی تھی ۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داود صـ۶۸/۴ کتاب اللباس باب فی جلود النمور
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عون المعبود شرح سنن ابی داود صـ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بذل المجہود شرح سنن ابی داود
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تیسیر الباری ترجمہ و تشریح البخاری صـ از وحید الزمان
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صـ۲۲۵ سعیدی کراچی
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ۱۳۸/۸ ذکر ترجمہ معاویہ
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صـ۲۹۴/۲ ذکر حسنؑ

سنن ابی داود کی عبارت { جناب مقدام بن معدیکرب اور ایک اسدی معاویہ کے پاس آئے ۔ معاویہ نے کہا اے مقدام کیا تمہیں

معلوم ہے کہ حسنؑ بن علیؑ وفات پا گئے ہیں پس مقدام نے انا للہ پڑھا معاویہ نے کہا کہ کیا تو اس امر کو مصیبت سمجھتا ہے مقدام نے کہا میں کیسے اس کو مصیبت نہ سمجھوں نبیؐ پاک نے امام حسنؑ کو گود میں بٹھایا تھا اور فرمایا تھا یہ حسنؑ مجھ سے ہے اور حسینؑ علیؑ سے ہے فقال الاسدی جمرۃ اطفاھا اللہ کہ امام حسنؑ ایک انگارہ تھے جس کو اللہ نے بجھا دیا ہے یہ بات اسدی نے معاویہ کے سامنے کہی تھی ۔

نوٹ : علامہ خلیل احمد چشتی نے اپنی کتاب مولیٰ اور معاویہ صہ ۳۳۲ میں بحوالہ تیسیر الباری ، شرح بخاری لکھا ہے کہ خود معاویہ نے کہا تھا کہ حسنؑ ایک انگارہ تھا جسے اللہ نے بجھا دیا اور ملک غلام علی سنی نے اپنی کتاب خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ صہ ۳۳۸ میں لکھا ہے کہ علامہ وحید الزمان حیدر آبادی نے اپنی کتاب تیسیر الباری کے متعدد مقامات پر لکھا ہے کہ امیر معاویہ کا دل اہل بیعت سے صاف نہ تھا اور فتاوی عزیزی میں شاہ عبد العزیز نے لکھا ہے کہ حرکات او خالی از شائبہ نفسانی نہ بود ۔ کہ معاویہ کی حرکتیں بد باطنی سے خالی نہ تھیں اور ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ صہ ۱۴۰/۸ میں لکھا ہے کہ معاویہ صحابہ کرام اور علماء سے تو تھا مگر ولکن ابتلی بحب الدنیا کہ دنیا کی محبت میں پھنسا ہوا تھا ۔

اور ملک غلام علی نے عون المعبود اور بذل المجہود کی عبارات اپنی کتاب صہ ۳۴۰ میں نقل کی ہیں اور ہم بھی انہیں قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔

عون المعبود کی عبارت } مولانا شمس الحق حقانی فرماتے ہیں والعجب کل العجب من معاویہ کہ معاویہ سے بڑا تعجب ہے فانہ ما عرف قدر اھل البیت کہ اس نے اہل بیت کی قدر و منزلت کو نہ پہچانا حتی قال

قال حتیٰ کہ ایسی بات کہہ دی کیوں کہ امام حسنؓ کی موت یقیناً بہت بڑی مصیبت تھی اور حضرت مقدام کو اللہ جزائے خیر دے کہ کلمۂ حق ادا کرنے میں انہوں نے خاموشی اختیار نہ کی اور مومن مخلص کی یہی شان ہے اور اسدی مرد نے جو کچھ کہا وہ معاویہ کو خوش کرنے کے لئے کہا تھا اور اس کے قریب ہونے کے لئے کہا تھا انما قال الاسدی ذالك القول الشدید السخیف لان معاویہ کان یخاف علی نفسہ من زوال الخلافۃ اس اسدی نے یہ سخت اور گھٹیا بات معاویہ کے سامنے اس لئے کہی تھی کہ (امام حسنؓ کی موجودگی میں معاویہ کو اپنی حکومت کے زوال کا خطرہ تھا

بذل المجھود میں مولانا خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں کہ فقال الاسدی کی عبارت { طلبا لرضاء معاویہ وتقربیاً الیہ الخ کہ اسدی کا یہ کہنا کہ حضرت حسنؓ ایک انگارہ تھے جسے اللہ نے بجھا دیا۔ اس نے یہ بات معاویہ کو خوش کرنے کے لئے اور اس کے قریب ہونے کے لئے کہی تھی جب حضرت مقدام نے معاویہ کی خاطر داری کے لئے اس اسدی کی گستاخی خاندان نبوت کی شان میں سنی تو کہا۔

اما انا فلا ابرح الیوم حتی اغیظك و اسمعك فیہ ما تکرہ کما اسمعتنی ما اکرہ کہ آج میں نہ ہلوں گا جب تک آپ کو غصہ نہ دلاؤں اور آپ کو ایسی بات نہ سناؤں جو آپ کو ناپسند ہے جس طرح کہ آپ نے مجھے ایسی بات سنائی ہے جو مجھے ناپسند ہے پھر حضرت مقدام نے کہا کہ نبیؐ پاک نے ریشم اور سونا پہننے سے مردوں کو منع کیا تھا اور یہ چیزیں تیرے گھر میں تیری اولاد استعمال کرتی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف آج قوم معاویہ توہین صحابہ کے خلاف احتجاج کرتی

ہے اور مرتکب کے خلاف حکومت سے سزا کا مطالبہ کرتی ہے مگر تاریخ بتلاتی ہے کہ حکومت معاویہ خود خاندان بنوت کی توہین کرتی تھی اور لوگ معاویہ کو خوش کرنے کی خاطر اولاد رسول کی ہتک کرتے تھے اور معاویہ سزا کے بجائے خوش ہوتا تھا

البدیہ والنہایہ کی عبادت } قال معاویہ یا عجبا للحسنؑ بن علی شرب شربۃ عسل یمانیہ بماء رومۃ فقضی نحبہ ثم قال لابن عباس لا یسوءک و لا یحزنک اللہ فی الحسنؑ بن علیؑ

ترجمہ : مایہ کے مایہ ناز وکیل ابن کثیر لکھتے ہیں کہ معاویہ نے امام حسنؑ کی موت کی خبر سن کر کہا تھا تعجب ہے کہ امام حسنؑ نے شہد اور آب رومہ کا شربت پیا ہے اور وفات پا گئے پھر ابن عباس سے کہا کہ امام حسنؑ کی موت سے اللہ آپ کو دکھی نہ کرے ۔

نوٹ : یہ بیان مکاری اور عیاری معاویہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تاریخ خمیس کی عبارت اس رسالہ میں ص ہم لکھ چکے ہیں کہ ابن عباس معاویہ کے پاس آئے معاویہ نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے خاندان میں کیا حادثہ ہو گیا ہے۔ ابن عباس نے کہا لا ادری ما حدث الا انی اراک مستبشرا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں کیا حادثہ ہوا ہے مگر میں آپ دیکھ رہا ہوں کہ تو خوش ہے فقال معاویہ مات الحسنؑ اس وقت معاویہ نے کہا کہ حضرت حسنؑ وفات پا گئے ہیں اور اسی رسالہ ص میں شاہ عبد العزیز کا فتویٰ بھی ذکر کیا ہے کہ خاندان بنوت کی مصیبت پر خوشی کرنے والا کافر اور مرتد ہے ۔

نتیجہ بحث قاتل اولادِ نبیؐ کافر اور فاسق ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جواب دینا ہے اور مکاری و عیاری سے مسائل دین کبھی حل نہیں ہوتے علماء اہل سنت نے قتل امام حسنؑ کی ذمہ داری معاویہ اور یزید پر ڈالی ہے اور امام حسنؑ اولاد رسول ہیں آیت آیت مباہلہ آیت تطہیر آیت مودت اور حدیث ثقلین و حدیث سفینہ کے مصداق ہیں اور کرمانی شرح بخاری صہ ۳۰/۱۵ اور عمدۃ القاری صہ ۶۵۵ میں امام حسن اور امام حسینؑ کے بارے علماء اہل سنت نے لکھا مناقبھما لاتعد وفضائلھما لاتحد کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے مناقب کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور ان کے فضائل کی کوئی حد نہیں ہے۔

قوم معاویہ کو دعوت فکر ہے کہ قاتل عمر و عثمان کے بارے میں ان کا کیا نظریہ ہے اگر ان کے قاتل کافر یا فاسق ہیں تو پھر فرزندان نبی کے قاتل جو کہ معاویہ اور یزید ہیں۔ ان کے بارے میں بھی فیصلہ انصاف سے کریں خلاصہ الکلام یزید کے فاسق ہونے میں علماء اسلام کا اتفاق ہے اور اس کے کفر میں اختلاف ہے اور معاویہ کے بارے میں بھی اس کے فسق کا نظریہ علماء اہل سنت میں موجود ہے اور یہ عذر کہ تاریخ والے غلط لکھتے ہیں اس کا جواب حاضر ہے کہ دوسرے الفاظ میں قوم معاویہ مان لے کہ ان کا مذہب ہی جھوٹا اور غلط ہے کیوں کہ جن علماء نے معاویہ اور یزید کو امام حسنؑ کا قاتل لکھا ہے۔ انھیں علماء نے معاویہ خیلوں کو ان کے مذہب کی رپورٹ دی ہے۔

عالم اسلام کو دعوت فکر اور انصاف

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا تعالی کو جواب دینا ہے آج اس دور میں کتابیں ملتی ہیں کوئی مشکل نہیں ہے ہر پڑھے لکھے انسان کا فرض ہے کہ وہ کسی کو امام ماننے سے پہلے تحقیق کرے کہ ایسا شخص امامت کے قابل بھی ہے آج کل پاکستان میں معاویہ اور یزید کو خلیفہ برحق ثابت کرنے کے لئے کچھ بہرا آیا ہوا ہے اور اس دردزہ کے بیمار کئی مساجد میں موجود ہیں اور امام مسجد کے لبادہ میں یہ ناصبی اہل سنت مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور تحفظ ناموس صحابہ کے نام سے انہوں نے کئی انجمنیں قائم کی ہوئی ہیں اور مقصد ان کا معاویہ اور یزید کا پرچار کرنا ہے میں صاف الفاظ میں عرض کر دوں کہ معاویہ وہ شخص ہے جس نے خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے حکومت اسلامی میں تخریب کاری کی ہے اور خون عثمان کو محض بہانہ بنا کر اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے جنگ صفین میں صحابہ کرام کا قتل عام کرایا ہے اور خاندان نبوت کی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر ان کی حکومت میں لوٹ مار اور قتل وغارت کروائی ہے اور منبروں پر خاندان نبوت پر لعنت کروائی ہے اور دنیا سے جاتے وقت اپنے فاسق و فاجر شرابی و کبابی بیٹے کو خلیفہ نامزد کر کے اہل اسلام پر ٹھونس دیا اور اپنے اس مشن کو کامیاب بنانے کی خاطر بیت المال سے لوگوں کو رشوتیں دی ہیں۔ بعض کو ڈرا دھمکا کر بیعت لی ہے اور اسی بیعت کی خاطر حضرت عائشہ کو قتل کیا ہے اور فرزند علیؑ امام حسن کو زہر دیا ہے سعد بن وقاص کو بھی زہر دیا ہے عبدالرحمٰن بن خالد کو بھی زہر دیا ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھی زہر دیا ہے اور اس بیعت سے پہلے مومن کامل حضرت مالک اشتر رحمۃ اللہ علیہ کو بھی زہر دیا گیا

تھا اور محمد بن ابی بکر کو بھی قتل کروایا تھا اور صحابی رسول حضرت حجر بن عدی کو ان کے چھ ساتھیوں سمیت قتل کروایا تھا تفصیل ہماری کتاب خصائل معاویہ میں دیکھیں اور یزید نے صرف تین سال حکومت کی ہے پہلے سال خاندان نبوت کا کربلا میں قتل عام کروایا ہے

دوسرے سال مدینہ منورہ میں صحابہ کرام کا قتل عام کروایا ہے اور خواتین مدینہ سے زنا بالجبر کروایا ہے اور تیسرے سال خانہ کعبہ کی بے احترامی کروائی ہے پس جن لوگوں کے بارے تاریخ میں اس قسم کی رپورٹ آئی ہے وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو امام المسلمین تسلیم کیا جائے اور اگر تاریخ دان تقیہ باز رافضی تھے یا دین دشمن سبائی تھے تو پھر عالم اسلام کے پاس گزرے ہوئے زمانے کے حالات معلوم کرنے کی خاطر اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے۔

یزید نے فرزند نبیؐ امام حسینؑ کو شہید کرایا تھا

یزید کا اپنے گورنر ولید اور ابن زیاد کو حکم دینا کہ امام حسینؑ کو قتل کیا جائے اور دیگر قرائن کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی ص ۸۲ فصل ۹

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۲۲۳ باب ۹۱

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الیعقوبی ص ۲۹۹/۲ ذکر یزید

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص ۲۶/۲ م ابن طلحہ شافعی

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۳۹ م مومن شبلنجی

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۱۹ ذکر سنہ ۶۳ ھجری

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۶۹/۴ ذکر ابن زیاد

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۴۰۸ ذکر ابن زیاد

۹- اہل سنت کی [illegible] اخبار الطوال ص ۳۸۴

۱۰- اہل سن[illegible] تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۵۹ م سبط بن جوزی

۱۱- اہل سنت کی معتبر [illegible] حیوۃ الحیوان ص ۸۸/۲ لعنت [illegible]

۱۲- اہل سنت کی معتبر تاریخ خمیس ص ۳۰۱/۲ ذکر معاویہ بن یزید

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۳۴

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۷۳

۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۶ باب اول

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الغین ص ۳۶۸

۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات ص ۶۲۳/۴ باب مناقب قریش

۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص ۶۹/۱ ذکر سنہ ۶۱

۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۷۱/۳ ذکر یزید

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۲۱/۵ پارہ ۱۳ س ابراہیم

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب عقائد الاسلام ص ۲۳۲ از مولانا عبد الحق حقانی

۲۲- اہل سنت کی معتبر [illegible] یزید پلید ص ۸۸ از مولانا محمد شفیع اکاڑوی

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان صہ از شاہ عبد الحق محدث دہلوی

۲۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی صہ ۱۱۳ ذکر امامت

۲۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد صہ ۳۰۹/۲ مبحث ۶

۲۶- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صہ ۹۷ ذکر الحسینؑ

۲۷- اہل سنت کی معتبر کتاب عرفان شریعت صہ ۲۱/۲ از مولانا احمد رضا قادری

۲۸- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبد الحی صہ ۷۹

۲۹- اہل سنت کی معتبر شہید کربلا صہ ۱۱ تا ۱۶ از مولانا مفتی محمد شفیع

۳۰- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری صہ ۱۷/۱ کتاب الفتن

۳۱- اہل سنت کی معتبر کتاب دائرہ المعارف صہ ۷۹۵/۴ ذکر زینب بنت علیؑ م فرید وجدی

۳۲- اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح الصغیر صہ ۸/۱ حرف الالف

عرفان شریعت کی عبادت } بریلویوں کے پیر رشید احمد رضا قادری فرماتے ہیں کہ یزید نے رسول اللہ کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوںؓ کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا مصطفیٰ کی گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان چور ہو گئے سر انور کہ محمد مصطفیٰ کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محذرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے ملعون ہے وہ شخص جو ان ملعون کی حرکات کو فسق و فجور نہ جانے۔

نوٹ: یزید کو قاتل امام حسینؑ ثابت کرنے کی خاطر اور واقعہ کربلا پر عباسی ناصبی کے دیگر اعتراضات کے دفاع کی خاطر ہم نے ایک رسالہ قول

سدید در جواب وکلاء یزید تحریر کیا ہے شائقین تفصیلات وہاں ملاحظہ فرماویں اس جگہ صرف نمونہ پیش کیا ہے کہ علماء اہل سنت یزید کو قاتل امام حسینؑ جانتے ہیں

یزید کا اپنے گورنر ولید کو قتل امام حسینؑ کا حکم دینا

مقتل الحسینؑ کی عبارت } ثم کتب صحیفة صغیرة کانها اذن فارة فیها اما بعد فخذ الحسین بالبیعة اخذا عنیفا لیست فیه رخصة فان ابی علیك فاضرب عنقه وابعث الی براسه والسلام

ترجمہ: یزید نے ولید حاکم مدینہ کو ایک چھوٹے سے پرزہ پر یہ لکھا کہ سختی کے ساتھ امام حسینؑ سے بیعت لے اور اگر وہ انکار کریں تو ان کا سر کاٹ کر میری طرف روانہ کریں والسلام۔

نوٹ: یہ خط ینابیع المودۃ یعقوبی میں بھی موجود ہے۔

یزید کا اپنے گورنر عبید اللہ بن زیاد کو خط لکھنا کہ امام حسینؑ کو قتل کیا جائے

مطالب السئول کی عبارت } وقد کتب الی یزید بن معاویہ ان لہ

التوسد الوثیر ولا اشبع من الخمیر حتی المحقک بالطیف الخبیر ... والسلام

ترجمہ: ابن زیاد نے امام حسینؑ کو یہ خط لکھا کہ آپ کا کربلا میں وارد ہونا مجھے معلوم ہو چکا ہے اور یزید نے مجھے لکھا ہے کہ نہ ہی میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں اور نہ ہی میں بستر بچھاؤں تا وقتیکہ میں آپ کو قتل نہ کر دوں یا آپ میری اور یزید کی اطاعت قبول کریں۔

نوٹ: یہ خط نور الابصار، سیرت الحسینؑ از صوفی عاشق حسین، سیماب اور نور العین فی مشہد الحسینؑ میں موجود ہے۔

ابن زیاد کا اقرار کہ میں نے بحکم یزید امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

البدایہ والنہایہ } قال ابن زیاد لا جمعت للفاسق کی عبادت } قتل ابن رسول اللہ و غزو الکعبہ

ترجمہ: جب یزید نے ابن زیادہ کو یہ خط لکھا کہ تو ابن زبیر کے ساتھ مکہ میں جا کر جنگ کر تو اس وقت ابن زیاد نے کہا کہ میں اس فاسق کے دو حکموں کی اطاعت کو جمع نہیں کر سکتا میں نے اس کے حکم سے فرزند نبیؐ کو قتل کیا ہے اور اب کعبہ پر چڑھائی نہیں کروں گا۔ نوٹ یہ بات تاریخ کامل اور تاریخ طبری اور اخبار الطوال میں بھی لکھی ہے۔

عبداللہ بن عباس کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

تاریخ کامل { وقد قتلت الحسینؑ وفتیان عبد المطلب
کی عبادت { مصابیح الهدی

ترجمہ : ابن عباس نے یزید کو ایک خط کے جواب میں لکھا کہ تو نے حضرت حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا ہے اور بنو عبدالمطلب کے ان جوانوں کو شہید کیا ہے جو ہدایت کی شمع تھے۔ نوٹ یہ خط تذکرہ خواص الامہ تاریخ یعقوبی اور مقتل الحسین میں بھی موجود ہے۔

عبداللہ بن عمر کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

مقتل الحسینؑ { فکتب ابن عمر الی یزید اما بعد اعظمت الرزیۃ
کی عبادت { بان قتلت اهل بیت نبیک

ترجمہ : عبداللہ بن عمر نے بھی یزید کو ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ ابھی تیرا دل سیر نہیں ہوا کہ تو نے خاندان نبوت کو قتل کیا ہے۔

نوٹ : ہمارے ان حوالہ جات [illegible] ختم ہو گیا کہ یزید

عبداللہ بن عباس کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

تاریخ کامل } وقد قتلت الحسینؑ وفتیان عبد المطلب
کی عبادت } مصابیح الھدی

ترجمہ: ابن عباس نے یزید کو ایک خط کے جواب میں لکھا کہ تو نے حضرت حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا ہے اور بنو عبد المطلب کے ان جوانوں کو شہید کیا ہے جو ہدایت کی شمع تھے۔ نوٹ یہ خط تذکرہ خواص الامہ تاریخ یعقوبی اور مقتل الحسین میں بھی موجود ہے۔

عبداللہ بن عمر کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

مقتل الحسینؑ } فکتب ابن عمر الی یزید اما بعد اُعظمت رضیت
کی عبادہ } بان قتلت اھل بیت نبیک

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے بھی یزید کو ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ ابھی تیرا دل سیر نہیں ہوا کہ تو نے خاندان نبوت کو قتل کیا ہے۔

نوٹ: ہمارے ان حوالہ جات سے نواصب کا یہ اعتراض ختم ہو گیا کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا۔

عنوان معاویہ ثانی کا اقرار کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

حیوۃ الحیوان کی عبادت ⟨ جب مرگ یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہ تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے پہلے خطبہ میں اقرار کیا کہ ہمیں یزید کے برُے انجام کا یقین ہے اس نے خاندان نبوت کو قتل کیا ہے اور شراب کو حلال کیا ہے اور خانہ کعبہ کو خراب کیا ہے ۔

یزید کا اپنا اقرار کہ میں نے خاندان نبوت کو قتل کیا

شرح فقہ کی عبارت ⟨ انی جازیتھم بما فعلوا باشیاخ قریش وصنادید بدر

ترجمہ : امام پاک کے قتل کے بعد یزید نے کہا تھا کہ میرے کفار رشتہ دار جو بدر میں قتل ہوئے تھے میں نے ان کا خاندان نبوت سے بدلہ لیا ہے ۔

شاہ عبدالعزیز کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت ⟨ چو اشقیای شام و عراق بگفتہ یزید پلید

امام ھمام را در کربلا شہید ساختند

کہ یزید پلید کے کہنے سے شام و عراق کے کمینہ لوگوں نے امام حسینؓ کو قتل کیا

شاہ عبدالحق کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؓ ہے

اشعۃ اللمعات } وعجب است ازیں قائل کہ یزید را
کی عبادت } نگفت کہ امر کنندہ ابن زیاد بود
تعجب ہے کہ یہ شخص یزید کو قاتل امام حسینؓ نہیں کہتا حالانکہ وہی قتل کا حکم ابن زیاد کو دینے والا ہے۔

نوٹ: تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ قول سدید ملاحظہ کریں

یزید نے امام حسینؓ کو قتل کر کے فخر کیا تھا

البدایہ والنہایہ } صفحہ ۲۰۴/۸ ذکر راس الحسینؓ میں ابن کثیر لکھتا
کی عبادۃ ملاحظہ ہو } ہے کہ وذکر ابن عساکر فی تاریخہ
فی ترجمۃ ریا حاضنۃ یزید بن معاویہ أن یزید حین وضع رأس الحسینؓ بین یدیہ تمثل بشعر ابن الزبعری۔
یعنی قولہ لیت أشیاخی ببدر شھدوا جزع الخزرج من وقع الاسل الخ
ترجمہ: ابن عساکر نے یزید کی خادمہ ریا کے حالات میں لکھا ہے کہ جب امام حسینؓ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید نے ابن زبعری کا کے اشعار پڑھے کہ کاش ہمارے وہ کافر بزرگ جو بدر میں مارے گئے ہیں آج

موجود ہوتے تو قبیلہ خزرج کی نیزوں سے گھبراہٹ دیکھتے ۔

نوٹ: جنگ احد میں اس کافر نے جو فخریہ اشعار پڑھے تھے یزید نے خاندان نبوت کے قتل کے بعد وہی اشعار فخریہ طور پر پڑھے تھے یزید نے خاندان نبوت کے قتل کے بعد وہی اشعار فخریہ طور پر پڑھے تھے ۔ ہم نے ۲۲ عدد کتب کے حوالہ سے اس امر کو قول سدید میں ثابت کیا ہے ۔

فوج یزید نے خاندان نبوت کی خواتین کے خیمے لوٹے خیام کو آگ لگائی اور بیبیوں کو قیدی بنایا

البدایہ والنہایہ کی عبادت } صہ ۱۸۸ / ۸ ابن کثیر لکھتا ہے وتقاس الناس ما کان من اموالہ وما فی خبائہ حتی ما علی النساء من الثیاب الطاہرۃ کہ فوج یزید نے امام پاک کے قتل کے بعد خیام میں جو مال وسامان تھا آپس میں بانٹ لیا حتیٰ کہ ناموس نبی کے سروں سے چادریں بھی اتار لیں اور حبیب السیر جلد دو جزء ۱ صہ ۳۳ میں لکھا ہے آتش در خیمہائے اہل بیت خاتم الانبیاء زدند کہ فوج یزید نے خاندان کے خیام کو لوگ لگا دیں عقد الفرید صہ ۲۵۴ / ۲ میں لکھا ہے وحمل اہل الشام بنات رسول اللہ سبایا علی احقاب الابل کہ اہل شام نے نبی کی بیٹیوں کو قیدی بنا کر اونٹوں پہ بٹھایا ۔

اعتراض :

خاندان نبوت پر کربلا میں جتنا ظلم ہوا ہے وہ عزیز نے اپنے ہاتھ سے نہیں کیا پس وہ بے قصور ہے ۔

جواب :

قرآن پاک میں فرعون کے بارے آیا ہے کہ وہ یذبح ابناء ھم کہ بنو اسرائیل کے بچوں کو وہ ذبح کرتا تھا ۔ ذبح تو اس کی فوج کرتی تھی مگر اس کے حکم سے اس لئے اس کی ذمہ داری اللہ پاک نے فرعون پر ڈالی ہے اسی طرح اپنی فوج کے مظالم کا وہ ذمہ دار ہے ۔

کتاب اہل سنت ارشاد الساری صفحہ ۱۷۱/۱۰ کتاب الیقین میں لکھا ہے کہ حق یہ ہے کہ امام حسینؑ کے قتل پر یزید کا راضی ہونا اور خوش ہونا اور خاندان نبوت کی توہین کرنا یقینی بات ہے ۔ پس عزیز کے بے ایمان ہونے میں ہمیں کوئی تردد نہیں ہے لعنت ہے خدا کی یزید پر اس کی فوج پر اس کے ساتھیوں پر اسی لئے کتاب اہل سنت تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۰۷ میں سیوطی نے لکھا ہے کہ خدا لعنت کرے قاتل حسین پر اور ابن زیاد پر اور ساتھ یزید پر بھی ۔

یزید کو شہزادہ کہنے والا بکواس کرتا ہے صدر الشریعہ امجد علی کا فتویٰ

بہار شریعت کی عبارت ؎ آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ (یزید اور حسین) کے بارے ہمیں کیا دخل ہے ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی

شہزادے ایسا بکنے والا مردود خارجی مستحق جہنم ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف سیرت یزید کا کچھ نمونہ اور تاریخ اسلام میں اس کا ذکر نہایت دیانت داری سے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ وہ بے نماز روزہ نہیں رکھتا تھا۔ چیتوں سے شکار کھیلتا تھا۔ طبلہ سرنگی طنبورہ راگ رنگ موسیقی کا ماہر تھا۔ بندر اور ریچھ پال کر ان سے کھیلتا تھا اور زانی تھا

تذنیب قاتلان امام حسینؑ کا مذہب کیا تھا اور وہ کون تھے

بیانہ ۱ پہلا قاتل یزید بن معاویہ ہے ۲ دوسرا قاتل عبیداللہ بن زیاد ہے ۳ تیسرا قاتل عمر بن سعد ہے ۴ چوتھا قاتل فوج یزید ہے جس نے بحکم یزید وابن زیاد عمر بن سعد کی قیادت میں خاندان نبوت کے خلاف میدان کربلا میں کارروائی کی تھی۔

ان مذکورہ لوگوں کا قاتل امام حسینؑ ہونا ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی روشنی میں روز روشن کی طرح ثابت ہے مثلاً یزید کے خطوط گورنروں کے نام اور گورنروں کی کارروائی اور بقول مورخ اعظم اہل سنت علامہ طبری کے کہ یزید نے دمشق میں حضرت علی بن الحسین سے کہا تھا ابوك نازعنی سلطانی فصنع اللہ بہ ماقد رایت کہ آپ کے والد امام حسینؑ نے میری حکومت کو قبول نہیں کیا تھا اور اس کا انجام وہی ہوا جو آپکے سامنے ہے۔ امام پاک کی شہادت کا سبب یہی ہے کہ آنجناب نے یزید فاسق وفاجر اور ظالم کی حکومت کو تسلیم نہیں فرمایا تھا۔

سوال : قاتلان حسینؑ کا مذہب کیا تھا ۔

جواب :۔
مذکورہ سوال کا جواب صحیح طور پر تب معلوم ہو سکتا ہے کہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ یزید اور اس کے ساتھ دوسرے قاتل کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور یزید کی خلافت کس فرقہ اور کس مذہب کے نزدیک صحیح ہے ۔

اہل شیعہ نے اس خلافت کو جس کی چھٹی کڑی یزید ہے رد کر دیا ہے

بیانہ : اجماع یا شوری یا قہر و غلبہ اور یا غیر معصوم خلیفہ کا کسی کو نامزد کرنا، ان چار طریقوں سے جو خلیفہ بنے اہل شیعہ ان کو خلیفہ برحق نہیں مانتے اور یہی وجہ ہے کہ جناب ابوبکر اور حضرت عمرؓ و عثمانؓ و معاویہ کو شیعہ خلیفہ برحق مانتے اور اسی سلسلہ کی چھٹی کڑی یزید بن معاویہ کی خلافت ہے پس جب اس قسم کی خلافت کو شیعوں نے دور سے سلام کیا ہے تو ایسے خلیفوں کے مذہب کا شیعوں سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہا اور اگر مزید تسلی کرنی ہے تو ہم شیعہ لوگ یزید اور اس کی حکومت پر لعنت بھیجتے ہیں ۔

یزید کی خلافت کس مذہب والوں کے نزدیک صحیح ہے

جواب : یزید کی خلافت معاویہ خیلوں کے نزدیک صحیح ہے ۔

١- اہل سنت کی معتبر کتاب، فتح الباری صـ ۲۱۴/۱۳ کتاب الاحکام
٢- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صـ ۱۲ باب اول فصل ۳
٣- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صـ ۷۵ ذکر افضل الناس بعد النبیؐ
٤- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صـ ۱۱ ذکر مدۃ خلافت۔
٥- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صـ ۲۹۱ ذکر خلافت حسنؑ
٦- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب منہاج السنہ صـ ۲۴۷/۸ ذکر یزید
٧- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب العواصم من القواصم صـ از قاضی ابن عربی
٨- قوم معاویہ ناز کتاب البدایہ والنہایہ صـ ۱۴۶/۸ ذکر یزید
٩- نواصب کی مایہ ناز کتاب خلافت معاویہ ویزید صـ از محمود احمد عباسی
١٠- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب تاریخ ابن خلدون صـ ذکر یزید

صواعق محرقہ کی عبارت: قال شیخ الاسلام فی فتح الباری کلام القاضی هذا احسن ما قیل فی هذا الحدیث والمراد باجتماعهم انقیادهم لبیعته والذی اجتمعوا علیه الخلفاء الثلاثه ثم علی .. ومعاویه اجتمعوا علیه عند صلح الحسنؑ ثم علی ولده یزید ولم ینتظم للحسینؑ امر بل قتل قبل ذالك۔

ترجمہ: (نبی کریم کا فرمان کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے) اس حدیث کی تشریح میں ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

کہ شیخ اسلام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کا بہترین مطلب قاضی نے بیان کیا ہے کہ بارہ ایسے ہوں گے کہ جن کی بیعت پر اجماع ہوگا اور وہ خلفاء ثلثہ ہیں ثم علیؑ اور واقعہ صلح حسنؑ کے بعد پھر معاویہ ہیں اور معاویہ کے بعد اس کا لڑکا یزید ہے اور اس کے بعد خلفاء بنو مروان کی

گردان ابن حجر نے لکھی ہے۔

نوٹ: اجماعی خلفاء کی خلافت کو جو مذہب صحیح مانتا ہے انہوں نے اپنے خلفاء کی فہرست میں یزید کو بھی ملحق کیا ہے پس ان کے نزدیک یزید کی خلافت صحیح تھی پس یزید کا مذہب بھی وہی ہوگا جو ان لوگوں کا ہے جو اجماع سے خلیفہ بنانا صحیح سمجھتے ہیں۔

شرح فقہ اکبر کی عبارت { فالاثنی عشر هم الخلفاء الراشدون الاربعة و معاویه و ابنه یزید و عبد الملك بن مروان و اولاده الاربعة و بینهم عمر بن عبد العزیز

ترجمہ: قوم معاویہ کے عقیدہ میں یہ بارہ خلفاء ہیں ۱ جناب ابوبکر ۲ جناب عمر ۳ عثمان ۴ حضرت علیؑ امیر المومنین ۵ معاویہ ۶ یزید بن معاویہ ۷ عبدالملک بن مروان ۸ ولید ۹ یزید ۱۰ ہشام ۱۱ سلیمان یہ اولاد عبدالملک ہیں۔ ۱۲ عمر بن عبدالعزیز

نوٹ: اس رسالہ کے اختصار کی مجبوری نہ ہوتی تو ہم دوسری کتابوں کی بھی عبارات پیش کرتے اور عقلمند کو اشارہ کافی ہے کہ مسلمانوں میں جس فرقہ نے یزید کی خلافت کو صحیح تسلیم کیا ہے اور اپنے خلفاء کی فہرست میں اس کے ناپاک نام کو جگہ دی ہے وہی مذہب اور فرقہ یزید کا ہم مذہب ہے۔

ع جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔

شیعہ قوم تو یزید پر لعنت کرتی ہے اور اس کی خلافت پر بھی ہزار لعنت کرتی ہے۔ کیوں کہ وہ امام حسینؑ فرزند نبی کا قاتل ہے پس اس قاتل اولاد نبی کی مدد اور اس کی خلافت کی حفاظت ان لوگوں نے کی جو اس کی اور اس کے باپ کی خلافت کو صحیح مانتے تھے۔ پس قاتلان امام حسینؑ وہی لوگ ہیں کہ یزید جن

کا چھٹا خلیفہ ہے اور انہی لوگوں نے یزید کی عقیدت میں اندھا ہو کر خاندان نبوت
کا کربلا میں قتل عام کیا تھا۔

اہل اسلام کو دعوت فکر و انصاف

کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام اور یزید کی خلافت ۔ یہ دو مسئلے قوم معاویہ
کے لئے مستقل درد سر ہیں اور انھیں سلجھانے کی خاطر قوم معاویہ کے وکلاء بھانت
بھانت بھانت کے اقوال ہر زمانہ میں ایجاد کرتے ہیں کچھ لوگ تحقیق کے میدان میں
اکثر بھٹک جاتے ہیں۔

اور خاندان نبوت پہ کیچڑ اچھال کر اپنی ناصبیت کا ثبوت دیتے ہیں اور
ہمارا دعویٰ ہے کہ ان مسئلوں میں قیامت تک قوم معاویہ کے اپنے درمیان کوئی سمجھوتہ
نہیں ہو گا کیوں کہ یزید کو رگڑ دینا اور اس کے باپ کو بچا لینا اور اپنے ہی بنائے
ہوئے اصول کو اپنے ہاتھوں برباد کرنا یہ ایسا محاذ ہے کہ قیامت تک خود اہل
سنت دوستوں میں اس محاذ پر آپس میں جنگ جاری رہے گی جو مظالم یزید نے
کئے ہیں وہ برائی دوسرے حکام سے بھی ثابت ہے پس کس خلیفہ کے بارے کوئی
نظریہ اور کس کے بارے کوئی نظریہ یہ مسئلہ قوم معاویہ کے لئے میدان تحقیق میں
خاصا پریشان کن ہے ۔

چند عدد تاریخی امور جن سے قاتلان امام حسینؑ مذہب کی کلی کھل جاتی ہے

(۱) کتاب اہل سنت الاخبار الطوال ص ۲۵۵ میں لکھا کہ ابن زیاد نے عمر بن سعد کو خط لکھا کہ امام حسینؑ کا پانی بند کردو اور ایک قطرہ بھی نہ دو کما فعلوا بالتقی. عثمان جس طرح کہ حضرت عثمان کا پانی بند کیا گیا تھا۔

نوٹ: معلوم ہوا ہے کہ قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ تھے جن کو عثمان بن عفان سے ہمدردی تھی اور وہ لوگ عثمان کی خلافت کو صحیح جانتے تھے۔

۲۔ کتاب اہل سنت تاریخ طبری ص ۲۲۷/۶ و دیگر کتب میں لکھا ہے کہ ایک یزیدی نے زہیر بن قین صحابی امام حسینؑ سے کہا کہ تو اہل بیت کا شیعہ نہ تھا انما کنت عثمانیا تو عثمانی تھا۔ زہیر نے کہا کہ میرا کربلا میں امام حسینؑ کی اطاعت میں آنا یہ دلیل ہے کہ میں اہل بیت کا شیعہ ہوں۔

نوٹ: اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ تھے جن کو عثمان سے ہمدردی تھی

۳۔ کتاب اہل سنت تاریخ طبری ص ۲۴۷/۲ ذکر واقعہ کربلا میں لکھا ہے دس محرم الحرام کو جب جنگ شروع ہوگئی تو امام حسینؑ کے صحابی بریر بن حضیر سے یزید بن معقل عثمانی نے کہا تھا کہ اے بریر تو وہی شخص ہے جس نے کہا تھا کہ عثمان اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور معاویہ بن ابی سفیان ضال و مضل ہے یعنی خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے وان امام الھدی والحق علی بن ابی طالب

اور امام برحق حضرت علیؑ ہیں ۔

نوٹ : معلوم ہوا کہ کربلا میں جو لوگ امام پاک سے جنگ کرنے آئے تھے وہ معاویہ اور عثمان کے بڑے ہمدرد تھے ۔

۴ - صحابی امام حسینؑ حضرت بریر کا قاتل کعب بن جابر بن عمرو ازدی بریر کو قتل کرنے کے بعد فخریہ اشعار پڑھتا ہے جن میں ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ امام حسینؑ اور ان کے اصحاب والا میرا دین نہیں ہے میں دین کے معاملہ میں اولاد ابو سفیان پر بھروسہ کرتا ہوں ۔ طبری صہ ملاحظہ ہو ۔

نوٹ : اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتل امام حسینؑ وہ لوگ تھے جو خلافت معاویہ و یزید کو حق سمجھتے تھے ۔

۵ - کتاب اہل سنت تاریخ طبری میں ذکر جنگ کربلا میں لکھا ہے کہ ایک صحابی امام حسینؑ نافع بن ہلال جملی نے یہ شعر جنگ کے وقت پڑھا تھا انا الجملی انا علی دین علیؑ ۔ کہ میں قبیلہ بنی جمل کا فرد ہوں اور حضرت علیؑ کے مذہب پر ہوں نافع کے مقابلہ میں فوج یزید سے مزاحم بن حریث نکلا اور یہ شعر پڑھا انا علی دین عثمان کہ میں عثمان کے مذہب پر ہوں نافع بن ہلال نے کہا انت علی دین شیطان

نوٹ : اس خبر سے بھی معلوم ہوا ۔ کہ امام حسینؑ قاتلان وہ لوگ تھے جو عثمان کی خلافت اور مذہب کو صحیح مانتے تھے اور بنو امیہ کے عقیدت مند تھے ۔

۶ - طبری صہ ۲۴۹ میں لکھا ہے کہ کربلا میں اپنی فوج کو جنگ میں بھڑکانے کے لئے عمرو بن حجاج نے کہا تھا کہ اے سپاہ یزید جو لوگ دین سے خارج ہو گئے ہیں ان کے قتل میں شک نہ کرو انہم خالف الامام ۔ یعنی حسینؑ اور اصحاب حسینؑ نے ہمارے امام یزید کی مخالفت کی ہے ۔

نوٹ : اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ تھے جو یزید کی

خلافت و امامت کو صحیح جانتے تھے اور قوم شیعہ تو یزید اور اس کی خلافت پر ہزار بار لعنت کرتی ہے۔

کتاب اہل سنت تاریخ طبری میں لکھا ہے ذکر جنگ کربلا میں لکھا کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد اس گورنر ابن زیاد نے کوفہ میں یہ خطبہ پڑھا کہ اس خدا کی حمد ہے کہ جس نے حق کو ظاہر کیا ہے امیر المومنین یزید کی مدد کی ہے اور حسینؑ بن علیؑ اور اس کے شیعوں کو قتل کیا ہے۔

نوٹ: اس خبر سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ و خاندان نبوت کے قاتل وہ لوگ تھے جو یزید بن معاویہ کو امیر المومنین مانتے تھے اور شیعہ لوگ یزید کو امیر المنافقین و الفاسقین مانتے ہیں اور بنو امیہ سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

۸ - کتاب اہل سنت البدایہ و النہایہ ص ۱۹۱/۸ میں لکھا ہے زحر بن قیس نے امام حسینؑ کے قتل کی خبر یزید کو ان الفاظ میں سنائی "کہ البشر یا امیر المومنین کہ تجھ کو خوشخبری ہو اے امیر المومنین کہ حسینؑ بن علیؑ ۱۸ بنو ہاشم اور ساٹھ عدد شیعوں کے ہمراہ کربلا میں آئے اور ہم نے ان کو قتل کر دیا ہے۔

نوٹ: اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتلان امام حسینؑ و خاندان نبوت وہ لوگ تھے جو یزید کو امیر المومنین مانتے ہیں اور خلافت یزید کو وہ ناصبی مانتے تھے۔ پس خاندان نبوت کے قتل عام کی ذمہ داری ناصبی لوگوں پر ہے اور نواصب اصول دین اور فروغ دین میں فقہ بنو امیہ پر عمل پیرا ہیں۔ نماز روزہ اسی طرح کرتے ہیں جس طرح بنو امیہ اور ان کے طرف دار کرتے ہیں۔

۹ - کتاب اہل سنت تاریخ طبری میں لکھا ہے ص ۳۸۴/۸ ذکر واقعہ کربلا میں لکھا کہ امام حسینؑ کی شہادت کی خبر ابن زیاد نے حاکم مدینہ عمرو بن سعید کو روانہ کی اس نے مدینہ میں اعلان کروایا۔

کہ امام حسینؑ قتل کر دیئے گئے ہیں یہ اعلان سن کر محلہ بنی ہاشم میں رونے کی آواز بلند ہوئی تو عمرو بن سعید نے یہ شعر پڑھا۔

عجت لنساء بنی زیاد عجۃ کعجیج نسوتنا غداۃ الارنب

کہ بنو زیاد کی عورتیں یوں روئیں جیسے جنگ ارنب کے وقت ہماری عورتیں روئیں تھیں۔ اور پھر عمرو بن سعید نے یہ جملہ کہا ھذہ واعیہ بواعیۃ عثمان کہ یہ رونا خواتین بنو ہاشم کا۔ عثمان بن عفان کی خواتین کے گریہ کے بدلہ میں ہے اور کتاب اہل سنت نصائح الکافیہ صفحہ ۵۹ میں لکھا ہے کہ جب ابن زیاد کی طرف سے خاندان نبوت کے قتل عام کی خوشخبری عمرو بن سعید کو مدینہ میں پہنچی تو اس لعین گورنر نے قبر نبیؐ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یا محمدؐ یوم بیوم بدر فانکر علیہ قوم من الانصار کہ اے محمدؐ یہ جنگ بدر کا بدلہ ہے اس کمینہ کی اس حرکت کو قبیلہ انصار نے ناپسند کیا۔

نوٹ: ارباب انصاف اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ خاندان نبوت کا قتل عام ان لوگوں نے کیا ہے جو عثمان بن عفان کے ہمدرد تھے اور اس کو خلیفہ برحق سمجھتے تھے اور بقول قوم معاویہ شیعہ لوگ تو عثمان کے سخت دشمن تھے۔

خلاصہ الکلام امام حسینؑ کے قاتل وہ لوگ تھے جو عثمان اور معاویہ کی حفاظت کی خاطر انہوں نے خاندان نبوت کا کربلا میں قتل عام کیا ہے اور شیعہ قوم سوائے حضرت علیؑ کی خلافت کے باقی تمام گردان جو ملا علی قاری اور ابن حجر عسقلانی نے خلفہ کے ناموں کی لکھی ہے اس غلط سمجھتی ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

امام حسینؑ اور دیگر خاندان نبوت کے قتل عام کی ذمہ داری اس مذہب پر ہے کہ جس کے علماء نے قاتلان حسینؑ کو مسلمانوں کی لعنت سے بچانے کی خاطر فتوے دیئے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب وفیات الاعیان لابن خلکان ص ۲۸۸/۲ ط بیروت

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوہ ص ۵۲/۴ باب المشی بالجنازہ فصل ۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح قصیدہ امالی ص طبع ۱۳۱۷ھ لاہور

۴۔ اہل سنت کی معتبر احیاء العلوم ص ۱۳۱/۳

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۳/۸ ذکر یزید

۶۔ نواصب کی مایہ ناز کتاب ماہ محرم اور موجودہ مسلمان ص ۵۳

۷۔ اہل سنت کی معتبر صواعق محرقہ ص ۱۳۴ ذکر یزید

۸۔ اہل سنت کتاب حیوۃ الحیوان ص ۱۷۶/۲ لغت فہد

یزید سنی مسلمان تھا

شرح قصیدہ امالی کی عبادت } مذہب اہل سنت و جماعت آں است کہ لعنت بغیر ان کافر مسلمان را نیامدہ است پس یزید کافر نبود بلکہ مسلمان سنی بود۔

ترجمہ: حافظ صلاح الدین یوسف ناصبی اپنے رسالہ ماہ محرم اور موجودہ مسلمان ص۵۴ میں ایک حنفی بزرگ مولانا اخوندرویزہ کی کتاب شرح قصیدہ امالی سے نقل کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ سوائے کافر کے کسی مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے اور یزید کافر نہیں تھا بلکہ سنی مسلمان تھا۔ (مبارک)

نوٹ: ارباب انصاف جب علماء اہل سنت نے خود یزید کو سنی مسلمان تسلیم کر لیا ہے تو اس کے بعد ہم قاتلان امام حسینؑ کے مذہب سے کیا بحث کریں ملا علی قاری حنفی نے اور حجۃ الاسلام غزالی نے اور ابن حجر مکی نے اور ابن کثیر دمشقی نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے پس یہ علماء قاتل امام حسینؑ کی طرفداری کرتے ہیں معلوم ہوا کہ ان کا امام یزید تھا پس یزید کا مذہب ان علماء کے مذہب سے معلوم ہو گیا۔

عمر بن سعد امام حسینؑ کا قاتل قوم معاویہ کا ایک مجتہد تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص۹۳/۴ الفصل الثانی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۱۹۸/۳ حرف العین

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص۴۵۱/۷ حرف العین

مرقات کی عبارۃ ملاحظہ ہو { قال میرک ورواہ النسائی فی الیوم واللیلۃ من طریق عمر بن سعد بن ابی وقاص قال ابن معین فی عمرو بن سعد کیف یکون من قتل الحسین ثقۃ اھ اقول رحمہ اللہ من انصف و العجب ممن یخرج الحدیث فی کتبھم مع علمھم بحالہ تم کلام میرک وفیہ انہ قد یقال انہ لم یباشر قتلہ ولعل حضورہ مع العسکر کان بالرای والاجتہاد اوربما حسن حالہ وطاب مآلہ ومن الذی یسلم من صدور معصیہ ومن ظھور ذلۃ منہ فلو فتح ھذا الباب اشکل الامر علی ذوی الالباب الخ۔

ترجمہ: میرک نے کہا کہ امام اہل سنت نسائی نے اپنی کتاب میں عمر بن سعد سے روایت کی ہے اور ابن معین کہتا ہے کہ عمر بن سعد کس طرح ثقہ اور سچا راوی ہو سکتا ہے اس عمر نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے میں کہتا ہوں کہ انصاف پسند پر خدا رحمت کرے اور تعجب ہے ان لوگوں پر جو اولاد نبیؐ کے قاتل کی حدیث لیتے ہیں میرک کا کلام ختم ہوا۔ آگے اہل سنت ملا علی قاری حنفی لکھتا ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے ہاتھ سے امام حسینؑ کو قتل نہیں کیا اور لشکر یزید میں عمر بن سعد کا حاضر ہونا اس کے اجتہاد کے باعث تھا اور ہو سکتا ہے کہ قتل امام حسینؑ کے باعث عمر بن سعد کا انجام اچھا اور پاک ہو گیا ہو اور گناہ و لغزش سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ اگر تنقید کا در راویوں کے بارے میں کھول دیا جائے تو کام مشکل ہو جائے گا۔

نوٹ : فرعون نے اسرائیل کے بچے اپنے ہاتھ سے ذبح نہیں کئے تھے اپنی فوج کو ذبح کا حکم دیا تھا اور اللہ پاک نے ان بچوں کے قتل کی ذمہ داری فرعون پر ڈالی ہے اسی طرح یزید اور عمر بن سعد نے خاندان نبوت کے قتل عام کا حکم دیا تھا پس آل نبیؐ کے قتل کی ذمہ داری یزید اور عمر بن سعد پر ہے تفصیل کے لئے ہماری کتاب قول سدید در جواب وکلاء یزید ملاحظہ کریں ۔

ملا علی قاری حنفی سنی نے قاتل امام حسینؑ عمر بن سعد کی ہمدردی اور صفائی سے قاتلان امام حسینؑ کے مذہب کے نشان دہی کر دی ہے کہ قاری صاحب اور عمر بن سعد اور یزید بن معاویہ سب ہم مذہب لوگ تھے ان کے نزدیک عثمان اور معاویہ بن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ کی خلافت صحیح تھی ۔

ملا علی قاری یزید کے مذہب پر اور عمر بن سعد کے مذہب پر تھا اور یہ دونوں معاویہ کے مذہب پر تھے اور معاویہ عثمان بن عفان کے مذہب پر تھا اور عثمان مروان کے مذہب پر تھا اور مروان اپنے باپ حکم بن عاص کے مذہب پر تھا اور حکم اپنے باپ عاص بن امیہ کے مذہب پر تھا گویا کہ یہ تمام نواصب تھے ۔

نوٹ ۲

ہمارے شیعہ مفتی محمد قلی رحمہ اللہ علیہ نے تشیید المطاعن میں جو عبارت مرقات شرح مشکوٰۃ کی لکھی ہے اس میں یہ لفظ کان بالرای والاجتہاد موجود ہے کہ واقعہ کربلا اور خاندان نبوت کا قتل عام عمر بن سعد کے اجتہاد کا نتیجہ تھا ۔ مگر نواصب نے مکتبہ امدادیہ ملتان (مغربی پاکستان) سے جو مرقات شرح مشکوٰۃ طبع کی ہے اسے مذکورہ الفاظ نکال دیئے ہیں اور ان کی جگہ لکھا ہے کان باکراہ کہ کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عمر کی مجبوری سے ہوا تھا ۔ مرقات کی عبارت الفصل الثانی بکاء علی المیت میں دیکھیں ۔

نوٹ: صاحب میزان اور تہذیب نے عمر بن سعد کو تابعی اور ثقہ لکھ کر اس کے مذہب کو روشن کر دیا ہے کیوں کہ اہل شیعہ تو عمر بن سعد پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے باپ سعد بن ابی وقاص کو بھی ثقہ نہیں مانتے۔

نوٹ: منہاج السنہ ص ۲۲۳/۲ میں ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ عمر بن سعد ریاست کا طلب گار تھا اگرچہ وہ بدطریقہ سے حاصل ہو اسی لئے اس کو جب (ری) کی ولایت دی گئی تو شرط کی گئی کہ فرزند نبیؐ امام حسینؑ سے جنگ کرنا پڑے گی۔ پس جنگ کربلا میں وہ فوج یزید کا جنرل تھا۔ نیز اس کے شر سے اس کا باپ سعد بن ابی وقاص بھی پناہ مانگتا تھا الخ مسلم شریف ص ۴۰۸/۲ ملاحظہ کریں۔

ارباب انصاف کبوتر کو کبوتر سے اور باز کو باز سے ہمدردی ہوتی ہے اور ناصبی کو ناصبی سے ہمدردی ہے موجود زمانہ میں قاتلان امام حسینؑ کی جو لوگ صفائیاں پیش کرتے ہیں یہ بھی ہمدردی ان کی مذہبی شراکت کا ثبوت ہے۔

قوم معاویہ نے شمر بن ذی الجوشن کے نمازی ہونے کی گواہی دی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۲۸۰/۲ حرف الشین

۲۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص

روی أبوبکر بن عیاش عن أبی أسحاق قال کان شمر یصلی معنا ثم یقول اللھم انک انی تعلم انی شریف فاغفرلی

ترجمہ: امام اہل سنت ابن احمد عثمان الذہبی فرماتے ہیں کہ ابو اسحاق

السبیعی نے شمر سے روایت کی ہے اور شمر بھی قاتلان امام حسین میں شامل ہے اور اہل روایت نہیں ہے مختار نے شمر کو قتل کروایا تھا ابوبکر بن عیاش نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ شمر ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ خدایا مجھے بخش دے کیوں کہ تو جانتا ہے کہ میں شریف ہوں میں نے کہا خدا تجھے کو کس طرح معاف کرے تو نے فرزند رسولؐ کے قتل میں مدد کی ہے شمر نے کہا۔

فکیف نصنع۔ ان اُمراء نا ھولاء اُمرونا بامر فلم نخالفھم ولو خالفنا کنا شرًا من ھذہ الحمر السقاۃ ہم کیا کرتے ہمارے خلیفہ یزید نے ہمیں قتل امام حسینؑ کا حکم دیا تھا پس ہم نے یزید کی مخالفت نہیں کی اور اگر ہم یزید کی مخالفت کرتے تو ہم آب کش گدھوں سے بھی بدتر ہوتے۔

نوٹ: ارباب انصاف دنیا میں گناہ گار تو بے شمار گزرے ہیں مگر قوم معاویہ کی ہمدردیاں یزید اور عمر بن سعد اور شمر کے ساتھ کچھ زیادہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خلوص مذہبی شراکت کے باعث ہے اور پھر بھائی ہونا بھی دنیا میں بڑا رشتہ ہے محدثین قوم معاویہ اور یزید بن معاویہ اور عمر بن سعد و شمر یہ تمام لوگ معاویہ کے شاگردان گرامی ہیں اور عثمان بن عفان کے مرید ہیں۔ مذہب سب کا ایک ہے کیونکہ اس نماز سے مراد جو شمر پڑھ رہا تھا۔ نماز تراویح ہے چونکہ رسالہ کے اختصار کو بھی ملحوظ رکھنا ہے پس چند عدد قاتلان امام حسینؑ کے مذہب کی نشاندہی مزید کر کے اس بحث کو پیدا کیا جاتا ہے۔

جناب ابوبکر کا بھانجا محمد بن اشعث بھی امام حسینؑ کے قاتلوں میں شمار تھے

بیانہ کتاب اہل سنت طبقات ابن سعد ص ۹۵ ج ۵ میں لکھا ہے کہ امہ ام فروہ بنت ابی قحافہ ان محمد بن اشعث کان یدخل علی عائشہ کہ اس کی ماں کا نام ام فروہ بنت ابی قحافہ ہے اور عائشہ کے پاس آتا تھا۔ نوٹ: یہ شخص جناب عائشہ کا پھوپھی زاد بھائی اور حضرت ابوبکر کا بھانجہ ہے کربلا کے میدان میں یہ شخص فوج یزید کا افسر تھا ابن زیاد کا منظور نظر تھا۔ اس کا بھائی قیس بن اشعث بھی قاتلان امام پاک میں شامل ہے اور ان کی بہن جعد بنت اشعث نے امام حسنؑ کو زہر دیا تھا اور ان کا باپ اشعث حضرت علیؑ کے قتل میں شریک تھا۔

تفصیل کی ضرورت نہیں، ان تینوں بہن بھائیوں کا مذہب یقیناً اپنے ماموں والا ہو گا اور ان کا باپ بھی اپنے سالے کے مذہب پر ہو گا۔ اگر قوم معاویہ صرف اسی خاندان کا مذہب سمجھنے میں کامیاب ہو جائے تو ان کو قاتلان امام حسنؑ و امام حسینؑ کا مذہب تلاش کرنا آسان ہو جائے گا اور اگر پھر بھی مشکل پیش آئے، تو عبداللہ بن عمر کا یزید کو خلیفہ سمجھ کر اس کی بیعت کرنا ساتھ ملا لیں اور اس خیال کو چھوڑ دیں کہ ابن عمر نے خوف فتنہ سے یزید کی بیعت کی تھی ورنہ رافضی برادری کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ ابن عمر نے تقیہ کیا تھا پس امام حسنؑ نے بھی معاویہ سے صلح کرنے میں تقیہ کیا تھا۔

امام حسینؑ کے قتل کے وقت قاضی شریح یزید کی طرف سے کوفہ کا قاضی تھا

ارباب انصاف اس قاضی کے حالات کتب اہل سنت میں ملاحظہ کریں جناب مسلم بن عقیل اور ھانی بن عروہ کی شہادت کے وقت اس قاضی نے ابن زیاد کی مدد کی ہے اور خاندان نبوت کی حمایت میں بولنے کی اس کو توفیق نہیں ہوئی۔ اس قاضی کے مذہب سے بھی یزید اور عمرو بن سعد کے مذہب کا پتہ چلتا ہے

کثیر بن شہاب معاویہ کا گورنر رہ چکا تھا

بیانہ۔ کتاب اہل سنت طبقات ابن سعد ص ۱۴۹/۶ میں لکھا ہے کہ اس کثیر کو معاویہ نے ری کے علاقہ میں والی مقرر کیا تھا اور طبری ص نے لکھا ہے جناب مسلم بن عقیل کی مدد سے یہ کثیر لوگوں کو ہٹاتا تھا اور یہ پراپیگنڈا کرتا تھا کہ اے اہل کوفہ ابھی امیر المومنین یزید کی فوج پہنچنے والی ہے تم اپنے گھروں میں بیٹھو مسلم کی مدد نہ کرو یہ کثیر بن شہاب قاتلان خاندان نبوت میں شامل ہے اور یزید کو امیر المومنین کہنے سے اس کے مذہب کا بھی پتہ چل جاتا ہے کیوں کہ اہل شیعہ تو یزید پر لعنت بھیجتے ہیں۔

خالد بن عرفطہ معاویہ خیل کربلا میں فوج یزید کا افسر تھا

بیانہ کتاب اہل تاریخ طبری ص۱ میں لکھا ہے کہ یہ خالد جنگ قادسیہ میں عمر ابن سعد کے باپ ساتھ عسکر فاروقی میں خدمات سر انجام دے چکا تھا اور پھر معاویہ کے زمانہ میں اس کے گورنر زیاد کے ساتھ اصحاب علیؑ کو قتل کرنے میں خصوصاً حضرت حجر بن عدی کے قتل میں اس نے حکومت معاویہ کی خوب خدمت کی ہے اور کتاب اہل سنت الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص۴۰۹ حرف الخاء میں قوم معاویہ کے مایہ ناز محدث ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے زمانہ میں ایک شخص آنجناب کے پاس آیا اور کہا وادی القری میں نے دیکھا ہے کہ خالد بن عرفطہ مرا پڑا تھا آپ اس کے لئے دعا مغفرت کریں حضرت علیؑ نے فرمایا وہ نہیں مرا وہ زندہ رہے گا اور وہ ایک گمراہ لشکر کی قیادت کرے گا۔ اس لشکر کا علم دار حبیب بن حماز ہو گا پس ایک مرد کھڑا ہو گیا اور حضرت علیؑ سے عرض کی کہ حبیب بن حماذ تو میں ہوں اور میں تو آپ کو چاہتا ہوں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تو وہ علم اٹھائے گا اور اس دروازہ مقبل سے داخل ہو گا۔ جب بحکم یزید ابن زیاد نے خاندان نبوت کے قتل عام کی خاطر کربلا میں لشکر روانہ کیا تو فوج یزید کے پہلے دستہ پہ خالد بن عرفطہ افسر تھا اور اس کا علم دار حبیب بن حماذ تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف کربلا میں جتنے لوگ فوج یزید کے افسر تھے وہ معاویہ خیل تھے اور، ان میں ایک عمرو بن حجاج زبیدی تھا جو یزید کو امیر المومنین